مایوس کیوں کھڑا ہے؟

گلدستۂ مغفرت

گناہ معاف کرانے کے نبوی نسخے

تالیف

حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالن پوری

فرزند حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالن پوری

نظر ثانی

حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری

اُستاذ حدیث وفقہ دارالعلوم دیوبند

زمزم پبلشرز

کتاب کا نام ــــــ گلدستۂ مغفرت

تاریخ اشاعت ــــــ مئی ۲۰۰۸ء

باہتمام ــــــ احباب زمزم پبلشرز

کمپوزنگ ــــــ

سرورق ــــــ احباب زمزم پبلشرز

مطبع ــــــ احباب زمزم پبلشرز

ناشر ــــــ زمزم پبلشرز کراچی

شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد، اُردو بازار کراچی

فون: 021-2725673 - 021-2760374

فیکس: 021-2725673

ای میل: zamzam01@cyber.net.pk

ویب سائٹ: http://www.zamzampub.com

ملنے کے دیگر پتے

- مکتبہ بیت العلم نیو ٹاؤن کراچی۔ فون: 2018342
- دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی
- قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
- صدیقی ٹرسٹ، لسبیلہ چوک کراچی۔
- مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور
- **Azhar Academy Ltd.**
  54-68 Little Ilford Lane
  Manor Park London E12 5QA
  Phone: 020-8911-9797
- **ISLAMIC BOOK CENTRE**
  119-121 Halliwell Road, Bolton BI1 3NE
  U S A
  Tel/Fax : 01204 389080

خدایا!

اس کتاب کو میری زندگی کے ہر سانس

کا کفارہ بنا دے! آمین یارب العالمین!

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ
رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (سورۂ زمر آیت: ۵۳)

آپ کہہ دیجئے: اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے اوپر
زیادتیاں کی ہیں کہ تم خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو،
یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا،
واقعی وہ بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔

فہرست مضامین

تقریظ

حضرت مولانا زین العابدین صاحب اعظمی استاذ حدیث مظاہر علوم سہارنپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلاَمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، اَمَّا بَعْدُ:

زیرِنظر کتاب مولانا محمد یونس پالن پوری کی تالیف ہے، انہوں نے مختلف اوقات میں ایسی حدیثوں کو جمع کرلیا جن میں مغفرت کا یا گناہوں کے کفارہ کا ذکر ہے، پھران کو کتابی شکل میں مرتب کردیا ہے میں اس کا نام ''گلدستۂ مغفرت'' رکھتا ہوں۔ میں نے اس کا مکمل مطالعہ کیا کتاب انتہائی مفید ہے اوراس کو گلدستۂ مغفرت کہا جاسکتا ہے، جس میں مغفرت کے پھول کو ریاض الحدیث سے چن چن کر جمع فرمادیا ہے،ا،اس لیے یہ کتاب طالبانِ معرفت و مغفرت کے لیے بے انتہا مفید ہے، اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر سے نوازے اوران کی محنت کو قبول فرمائے۔

طالب دعاء

زین العابدین الاعظمی

٦ ر ربیع الاول سنہ ١٤٢٦ھ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ، وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اللہ جل شانہ کے فضل وکرم اور دعوت وتبلیغ کی محنت وکوشش سے آج بہت سے مسلمان راہ راست پر آرہے ہیں، مگر کچھ لوگ جب اپنی گذشتہ زندگیوں کو دیکھتے ہیں تو یہ سوچ کر مایوس ہوجاتے ہیں کہ ہم نے ماضی جو بڑی بڑی زیادتیاں کی ہیں ان کی مغفرت کیسے ہوگی؟ ان ہی لوگوں کی رہنمائی کے لیے احقر نے یہ کتاب دس سال کے طویل عرصے میں مرتب کی ہے، اس میں پہلے "آیات مغفرت ورحمت" کو مع ترجمہ رکھا گیا ہے، پھر ان احادیث شریفہ کو ترجمہ اور عنوان کے ساتھ جمع کیا گیا ہے جن میں مغفرت ورحمت خداوندی کا تذکرہ ہے۔

اس کتاب کو پہلے مولانا زین العابدین صاحب اعظمی استاذ حدیث مظاہر علوم سہارنپور نے غائرنظر سے دیکھا ہے، پھر مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری استاذ حدیث وفقہ دار العلوم دیوبند نے تصحیح ونظر ثانی سے مزین فرمایا ہے، اور اپنے مکتبہ (الامین کتابستان دیوبند) سے احقر کی اجازت وفرمائش پر شائع کر رہے ہیں۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا

خدایا! اس کتاب کو میری زندگی کے ہر سانس کا کفارہ بنادے! آمین

اللہ کی رضا کا طالب

محمد یونس پالن پوری

۱۰ المحرم الحرام سنہ ۱۴۲۹ھ ۲۰ جنوری سنہ ۲۰۰۸ء

آیات مغفرت ورحمت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ترجمہ:- اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ (سورۂ فاتحہ ۱-۲)

ترجمہ:- سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا، بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۲) فَتَابَ عَلَيۡهِؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ (سورۃ البقرۃ:۳۷)

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳) فَتَابَ عَلَيۡكُمۡؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ (سورۃ البقرۃ:۵۴)

ترجمہ:- پس اس نے تمہاری توبہ قبول کی، وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۴) وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ

(سورۃ البقرۃ:۱۲۸)

ترجمہ:- اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔

(۵) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيۡعَ اِيۡمَانَكُمۡؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ

(سورۃ البقرۃ:۱۴۳)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۶) اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (سورۃ البقرۃ:۱۶۰)

ترجمہ:- مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہوں۔

(۷) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ البقرۃ:۱۷۳)

ترجمہ:- تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

(۸) فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ البقرۃ:۱۸۲)

ترجمہ:- ہاں جو شخص وصیت کرنے والے کی جانب داری یا گناہ کی وصیت کردینے سے ڈرے پس وہ ان میں آپس میں اصلاح کرادے تو اس پر گناہ نہیں، اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۹) فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ البقرۃ:۱۹۲)

ترجمہ:- اگر یہ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۰) ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورہ البقرۃ:۱۹۹)

ترجمہ:- پھر تم اس جگہ سے لوٹو جس جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے طلب بخشش کرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۱) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۲۱۸)

ترجمہ:- البتہ ایمان لانے والے، ہجرت کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں، اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۱۲) وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (سورۃ البقرۃ:۲۲۱)

ترجمہ:- اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے، وہ اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان فرما رہا ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

(۱۳) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (سورۃ البقرۃ:۲۲۲)

ترجمہ:- اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

(۱۴) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۲۲۵)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ان قسموں پر نہ پکڑے گا جو پختہ نہ ہوں ہاں اس کی پکڑ اس چیز پر ہے جو تمہارے دلوں کا فعل ہو، اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بردبار ہے۔

(۱۵) لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ البقرۃ:۲۲۶)

ترجمہ:- جو لوگ اپنی بیویوں سے (تعلق نہ رکھنے کی) قسمیں کھائیں، ان کے لیے چار مہینے کی مدت ہے، پھر اگر وہ لوٹ آئیں تو اللہ تعالیٰ بھی بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۶) وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ

(سورۃ البقرۃ:۲۳۵)

ترجمہ:- تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اشارۃً کنایۃً ان عورتوں سے نکاح کی بابت کہو، یا اپنے دل میں پوشیدہ ارادہ کرو، اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ تم ضرور ان کو یاد کرو گے، لیکن تم ان سے پوشیدہ وعدے نہ کرلو ہاں یہ اور بات ہے کہ تم بھلی بات بولا کرو اور عقد نکاح جب تک کہ عدت ختم نہ ہو جائے پختہ نہ کرو، جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے دلوں کی باتوں کا بھی علم ہے، تم اس سے خوف کھاتے رہا کرو اور یہ بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ بخشش اور حلم والا ہے۔

(۱۷) يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۛ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًاۢ بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ (سورۃ اٰل عمران:۳۰)

ترجمہ:- جس دن ہر نفس (شخص) اپنی کی ہوئی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو موجود پالے گا، آرزو کرے گا کہ کاش! اس کے اور برائیوں کے درمیان بہت ہی دوری ہوتی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے۔

(۱۸) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ اٰل عمران:۳۱)

ترجمہ:- کہہ دیجئے، اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ

تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۹) وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (سورۃ اٰل عمران:۵۸)

ترجمہ:- لیکن ایمان والوں اور نیک اعمال والوں کو اللہ تعالیٰ ان کا ثواب پورا پورا دے گا اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

(۲۰) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۗ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ اٰل عمران:۵۹)

ترجمہ:- مگر جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کرلیں تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲۱) وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ اٰل عمران:۱۲۹)

ترجمہ:- آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے، وہ جسے چاہے بخشے جسے چاہے عذاب کرے، اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

(۲۲) وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ (اٰل عمران آیت:۱۳۳)

ترجمہ:- اور دوڑو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور جنت کی طرف جس کی وسعت ایسی ہے جیسے سب آسمان اور زمین، وہ تیار کی گئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لیے۔

(۲۳) وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (سورۃ اٰل عمران:۱۳۵)

ترجمہ:- جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً

اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔

(۲۴) أُولَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ (سورۃ آل عمران: ۱۳۶)

ترجمہ:۔ انہیں کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے۔

(۲۵) وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّآ أَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيْٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

(سورۃ آل عمران: ۱۴۷)

ترجمہ:۔ وہ یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافر قوم پر مدد دے۔

(۲۶) وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ إِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِإِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ أَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

(سورۃ آل عمران: ۱۵۲)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب کہ تم اس کے حکم سے انہیں کاٹ رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم نے پست ہمتی اختیار کی اور کام میں

جھگڑنے لگے اور نافرمانی کی اس کے بعد کہ اس نے تمہاری چاہت کی چیز تمہیں دکھادی تم میں سے بعض دنیا چاہتے تھے اور بعض کا ارادہ آخرت کا تھا تو پھر اس نے تمہیں ان سے پھیر دیا تا کہ تم کو آزمائے اور یقیناً اس نے تمہاری لغزش سے درگزر فرمادیا اور ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

(۲۷) اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۔

(سورۃ اٰل عمران: ۱۵۵)

ترجمہ:- تم میں سے جن لوگوں نے اس دن پیٹھ دکھائی جس دن دونوں جماعتوں کی مڈبھیڑ ہوئی تھی یہ لوگ اپنے بعض کرتوتوں کے باعث شیطان کے پھسلانے میں آگئے لیکن یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کردیا اللہ تعالیٰ ہے بخشنے والا اور تحمل والا۔

(۲۸) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (سورۃ اٰل عمران: ۱۹۵)

ترجمہ:- پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو اس لیے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذاء دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے، میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کردوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ

کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

(۲۹) اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا　(سورۃ النساء:۱۶)

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۰) وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ النساء:۲۵)

ترجمہ:- اور تم میں سے جس کسی کو آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی پوری وسعت وطاقت نہ ہو تو وہ مسلمان لونڈیوں سے جن کے تم مالک ہو (اپنا نکاح کرلے) اللہ تمہارے اعمال کو بخوبی جاننے والا ہے، تم سب آپس میں ایک ہی تو ہو، اس لیے ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو اور قاعدہ کے مطابق ان کے مہران کو دو، وہ پاک دامن ہوں نہ کہ علانیہ بدکاری کرنے والیاں، نہ خفیہ آشنائی کرنے والیاں، پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو انہیں آدھی سزا ہے اس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے، کنیزوں سے نکاح کا یہ حکم تم میں سے ان لوگوں کے لیے ہے جنہیں گناہ اور تکلیف کا اندیشہ ہو اور تمہارا ضبط کرنا بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔

(۳۱) يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ　(سورۃ النساء:۲۶)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے خوب کھول کر بیان کرے اور

تمہیں تم سے پہلے کے (نیک) لوگوں کی راہ پر چلائے اور تمہاری توبہ قبول کرلے، اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔

(۳۲) وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۖ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا (النساء:۲۷)

ترجمہ:- اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ خواہشات کے پیرو ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم اس سے بہت دور ہٹ جاؤ۔

(۳۳) اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا (سورۃ النساء:۳۱)

ترجمہ:- اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ دور کردیں گے اور عزت و بزرگی کی جگہ داخل کریں گے۔

(۳۴) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (سورۃ النساء:۴۳)

ترجمہ:- اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو اور جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کرلو ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھ مل لو۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

(۳۵) اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِیْمًا (سورۃ النساء:۴۸)

ترجمہ: - یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا۔

(۳۶) وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

(سورۃ النساء:۶۴)

ترجمہ: - ہم نے ہر ہر رسول کو صرف اسی لیے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، آپ کے پاس آجاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے تو یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔

(۳۷) دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

(سورۃ النساء:۹۶)

ترجمہ: - بہت سے درجے جو خدا کی طرف سے ملیں گے اور مغفرت اور رحمت بھی اور اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۸) فَاُولٰٓىِٕكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا (سورۃ النساء:۹۹)

ترجمہ: - بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کرے، اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والا اور معاف فرمانے والا ہے۔

(۳۹) وَمَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ

الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(سورۃ النساء:۱۰۰)

ترجمہ:- جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن کو چھوڑے گا، وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا اور کشادگی بھی اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف نکل کھڑا ہوا پھر اسے موت نے آ پکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۴۰) وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(سورۃ النساء:۱۰۶)

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو! بے شک اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا، مہربانی کرنے والا ہے۔

(۴۱) وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ النساء:۱۱۰)

جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا، مہربانی کرنے والا پائے گا۔

(۴۲) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا۔

(سورۃ النساء:۱۱۶)

ترجمہ:- اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

(۴۳) وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ النساء:۱۲۹)

ترجمہ:- تم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا کہ اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح عدل کرو، گو تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کر لو، اس لیے بالکل ہی ایک طرف مائل ہو کر دوسری کو ادھر لٹکتی ہوئی نہ چھوڑ دو اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے۔

(۴۴) اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا

(سورۃ النساء:۱۴۹)

ترجمہ:- اگر تم کسی نیکی کو علانیہ کرو یا پوشیدہ، یا کسی برائی سے درگزر کرو، پس یقیناً اللہ تعالیٰ پوری معافی کرنے والا اور پوری قدرت والا ہے۔

(۴۵) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(سورۃ النساء:۱۵۲)

ترجمہ:- اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے، یہ ہیں جنہیں اللہ پورا ثواب دے گا اور اللہ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔

(۴۶) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (سورۃ المائدہ:۳)

ترجمہ:- آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا، پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔

(۴۷) لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ (سورۃ المائدہ:۱۲)

ترجمہ:- اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں، اب اس عہد و پیمان کے بعد بھی تم میں سے جو انکاری ہو جائے وہ یقیناً راہ راست سے بھٹک گیا۔

(۴۸) يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (سورۃ المائدہ:۱۵)

ترجمہ:- اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آچکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بکثرت ایسی باتیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے، تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آچکی ہے۔

(۴۹) وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (سورۃ المائدہ:۱۸)

ترجمہ:- یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے دوست ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ پھر تمہیں تمہارے گناہوں کے باعث اللہ کیوں سزا دیتا

ہے؟ نہیں بلکہ تم بھی اس کی مخلوق میں سے ایک انسان ہو وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے، اور جسے چاہے عذاب کرتا ہے، زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

(۵۰) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ المائدہ:۳۴)

ترجمہ:- ہاں جو لوگ اس سے پہلے توبہ کرلیں کہ تم ان پر قابو پالو تو یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔

(۵۱) فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ المائدہ:۳۹)

ترجمہ:- جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا مہربانی کرنے والا ہے۔

(۵۲) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سورۃ المائدہ:۴۰)

ترجمہ:- کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے زمین و آسمان کی بادشاہت ہے؟ جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے معاف کردے، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۵۳) وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (سورۃ المائدہ:۶۵)

اور اگر یہ اہل کتاب ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان کی تمام برائیاں معاف فرمادیتے اور ضرور انہیں راحت و آرام کی جنتوں میں لے جاتے۔

(۵۴) اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَہٗ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

(سورۃ المائدہ:۷۴)

ترجمہ:- یہ لوگ کیوں اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتے اور کیوں استغفار نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ تو بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔

(۵۵) اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

(سورۃ المائدہ:۹۸)

ترجمہ:- تم یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ سزا بھی سخت دینے والا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا بھی ہے۔

(۵۶) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ ۚ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ ؕ عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ

(سورۃ المائدہ:۱۰۱)

ترجمہ:- اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں اور اگر تم زمانۂ نزول قرآن میں ان باتوں کو پوچھو گے تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی، سوالات گذشتہ اللہ نے معاف کردیئے اور اللہ بڑی مغفرت والا بڑے حلم والا ہے۔

(۵۷) وَاِذَا جَآءَکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ ۙ اَنَّہٗ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ سُوْٓءًا بِجَھَالَۃٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِہٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّہٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ الانعام:۵۴)

ترجمہ:- اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو (یوں) کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کرلیا ہے کہ جو شخص برا کام کر بیٹھے جہالت سے پھر وہ اس کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو اللہ (کی یہ شان ہے کہ وہ) بڑی مغفرت کرنے والا ہے بڑی

رحمت والا ہے۔

(۵۸) فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ الانعام:۱۴۵)

پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے۔

(۵۹) وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۚ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الانعام:۱۶۵)

ترجمہ:- اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ تم کو آزمائے ان چیزوں میں جو تم کو دی ہیں۔ بالیقین آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بالیقین وہ واقعی بڑی مغفرت کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔

(۶۰) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ

(سورۃ الانفال:۴)

ترجمہ:- سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

(۶۱) فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ الانفال:۶۹)

ترجمہ:- پس جو کچھ حلال اور پاکیزہ غنیمت تم نے حاصل کی ہے، خوب کھاؤ پیو اور اللہ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ غفور و رحیم ہے۔

(۶۲) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ الانفال:۷۰)

ترجمہ:- اے نبی! اپنے ہاتھ تلے کے قیدیوں سے کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں نیک نیتی دیکھے گا تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تمہیں دے گا اور پھر گناہ بھی معاف فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ہی۔

(۶۳) ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ التوبہ:۲۷)

ترجمہ:- پھر اس کے بعد بھی جس پر چاہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے گا، اللہ ہی بخشش و مہربانی کرنے والا ہے۔

(۶۴) مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ التوبہ:۹۱)

ترجمہ:- ایسے نیکوکاروں پر الزام کی کوئی راہ نہیں، اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت ورحمت والا ہے۔

(۶۵) اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۗ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ التوبہ:۹۹)

ترجمہ:- یاد رکھو کہ ان کا یہ خرچ کرنا بے شک ان کے لیے موجب قربت ہے، ان کو اللہ تعالیٰ ضرور اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔

(۶۶) وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ التوبہ:۱۰۲)

ترجمہ:- اور کچھ اور لوگ ہیں جو اپنی خطا کے اقراری ہیں جنہوں نے ملے جلے عمل کئے تھے، کچھ بھلے اور کچھ برے اللہ سے امید ہے کہ ان کی توبہ قبول فرمائے بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔

(۶۷) اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ

وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (سورۃ التوبہ: ۱۰۴)

ترجمہ:- کیا ان کو یہ خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے میں اور رحمت کرنے میں کامل ہے۔

(۶۸) لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ التوبہ: ۱۱۷)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی جنہوں نے تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا اس کے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق و مہربان ہے۔

(۶۹) حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (سورۃ التوبہ: ۱۱۸)

ترجمہ:- یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہونے لگی اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اسی کی طرف رجوع کیا جائے پھر ان کے حال پر توجہ فرمائی تا کہ وہ آئندہ بھی توبہ کر سکیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا رحم والا ہے۔

(۷۰) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۂ یونس: ۱۰۷)

ترجمہ:- اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور

کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کردے اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے۔

(۷۱) اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ (سورۂ ہود:۱۱)

ترجمہ:- سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگے رہتے ہیں انہی لوگوں کے لیے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا نیک بدلہ بھی۔

(۷۲) وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ ہود:۴۱)

ترجمہ:- نوح نے کہا، اس کشتی میں بیٹھ جاؤ اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، یقیناً میرا رب بڑی بخشش اور بڑے رحم والا ہے۔

(۷۳) قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ

(سورۂ یوسف:۹۲)

ترجمہ:- جواب دیا آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے، اللہ تمہیں بخشے، وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔

(۷۴) قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(سورۂ یوسف:۹۸)

ترجمہ:- کہا اچھا میں جلد ہی تمہارے لیے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا، وہ بہت بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربانی کرنے والا ہے۔

(۷۵) وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ (سورۃ الرعد:۶)

ترجمہ:- اور بے شک تیرا رب البتہ بخشنے والا ہے لوگوں کے بے جا ظلم پر بھی

اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ تیرا رب بڑی سخت سزا دینے والا بھی ہے۔

(۷۶) رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ ابراہیم:۳۶)

ترجمہ:- اے میرے پالنے والے معبود! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ راست سے بھٹکا دیا پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بہت ہی معاف اور کرم کرنے والا ہے۔

(۷۷) نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۂ حجر:۴۹)

ترجمہ:- میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہوں۔

(۷۸) وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ النحل:۱۸)

ترجمہ:- اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۷۹) ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ النحل ۱۱۰)

ترجمہ:- جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا بے شک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے۔

(۸۰) فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ النحل:۱۱۵)

ترجمہ:- پھر اگر کوئی شخص بے بس کر دیا جائے نہ وہ خواہشمند ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو یقیناً اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۸۱) ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ النحل:۱۱۹)

ترجمہ:- جوکوئی جہالت سے برے عمل کر لے پھر توبہ کر لے اور اصلاح بھی کر لے تو پھر آپ کا رب بلا شک وشبہ بڑی بخشش کرنے والا اور نہایت ہی مہربان ہے۔

(۸۲) وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ (سورۃ الکہف:۵۸)

ترجمہ:- اور آپ کا رب بڑی بخشش والا اور رحمت والا ہے۔

(۸۳) فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ (سورۂ حج:۵۰)

ترجمہ:- سو جو لوگ ایمان لے آئے اور اچھے کام کرنے لگے، ان کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی (یعنی جنت) ہے۔

(۸۴) ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ (سورۃ الحج:۶۰)

ترجمہ:- بات یہی ہے! اور جس نے بدلہ لیا اسی کے برابر جو اس کے ساتھ کیا گیا تھا پھر اگر اس نے زیادتی کی تو یقیناً اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد فرمائے گا۔ بے شک اللہ درگزر کرنے والا بخشنے والا ہے۔

(۸۵) وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ حج:۶۵)

ترجمہ:- اور وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اس کی اجازت کے بغیر گر نہ پڑے، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑی شفقت اور رحمت فرمانے والا ہے

(۸۶) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

رَّحِيْمٌ (سورۂ نور:۵)

ترجمہ:- ہاں! جولوگ اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو اللہ تعالیٰ ضرور مغفرت کرنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۸۷) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ (سورۂ نور:۱۰)

ترجمہ:- اگرتم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا کرم نہ ہوتا (توتم بڑی مشقتوں میں مبتلا ہو جاتے) اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور حکمت والا ہے۔

(۸۸) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ النور:۲۰)

ترجمہ:- اگرتم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے۔ (توتم پر عذاب اتر جاتا)

(۸۹) اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ نور آیت:۲۲)

ترجمہ:- کیا تم یہ بات نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کردے، بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

(۹۰) اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (سورۂ نور:۲۶)

ترجمہ:- یہ حضرات اس بات سے پاک ہیں جو یہ (منافق) بکتے پھرتے ہیں، ان حضرات کے لیے (آخرت میں) مغفرت اور عزت کی روزی (یعنی جنت) ہے۔

(۹۱) وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ نور:۳۳)

ترجمہ:- اور جو شخص ان پر زبردستی کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی بے بسی کے بعد بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۹۲) فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ نور:۶۲)

ترجمہ:- پس جب یہ لوگ آپ سے اپنے کسی کام کے لیے اجازت طلب کریں تو آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دے دیا کریں، اور آپ ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کریں، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۹۳) قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۂ فرقان:۶)

ترجمہ:- آپ کہہ دیجئے کہ اس (قرآن) کو تو اس ذات (پاک) نے اتارا ہے جس کو سب چھپی باتوں کی خبر ہے خواہ وہ آسمانوں میں ہوں یا زمین میں، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۹۴) اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۂ فرقان:۷۰)

ترجمہ:- مگر جو (شرک و معاصی سے) توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیں گے، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

(۹۵) اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ نمل:۱۱)

ترجمہ:- ہاں! مگر جس سے کوئی قصور ہو جائے پھر برائی کے بعد نیک کام کر لے تو میں بخشنے والا مہربان ہوں۔

(۹۶) قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (سورۂ نمل:۴٦)

ترجمہ:- صالح علیہ السلام نے فرمایا: ارے بھائیو! تم نیک کام (یعنی توبہ اور ایمان) سے پہلے عذاب کو کیوں جلدی مانگتے ہو، تم لوگ اللہ تعالیٰ سے معافی کیوں نہیں مانگتے؟ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۹۷) قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۂ قصص:١٦)

ترجمہ:- موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! مجھ سے قصور ہو گیا، آپ معاف کر دیجئے تو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بخشنے والے اور مہربانی کرنے والے ہیں۔

(۹۸) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (سورۂ عنکبوت:۷)

ترجمہ:- اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کے گناہ مٹا دیں گے، اور ان کو ان کے اعمال کا زیادہ اچھا بدلہ دیں گے۔

(۹۹) وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ الاحزاب:۵)

ترجمہ:- تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں البتہ گناہ وہ ہے جس کا تم ارادہ دل سے کرو، اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۰۰) لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ الاحزاب:۲۴)

ترجمہ:- تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے گا اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی

مہربان ہے۔

(۱۰۱) قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ الاحزاب:۵۰)

ترجمہ:- ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں (احکام) مقرر کر رکھے ہیں، یہ اس لیے کہ آپ پر حرج واقع نہ ہو، اللہ تعالیٰ بہت بخشنے اور بڑے رحم والا ہے۔

(۱۰۲) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ الاحزاب:۵۹)

ترجمہ:- اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۰۳) لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

(سورۃ الاحزاب:۷۳)

ترجمہ:- (یہ اس لیے کہ) اللہ تعالیٰ منافق مردوں عورتوں اور مشرک مردوں عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں عورتوں کی توبہ قبول فرمائے، اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔

(۱۰۴) يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ (سورۃ سبا:۲)

ترجمہ:- جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے جو آسمان سے اترے اور جو چڑھ کر اس میں جائے وہ سب سے باخبر ہے۔ اور وہ مہربان نہایت بخشش والا ہے۔

(۱۰۵) لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ

(سورۂ سبا:۴)

ترجمہ:- تاکہ وہ ایمان والوں اور نیکو کاروں کو بھلا بدلہ عطا فرمائے، یہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

(۱۰۶) كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ

(سورۂ سبا:۱۵)

ترجمہ:- (ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو یہ عمدہ شہر اور وہ بخشنے والا رب ہے۔

(۱۰۷) اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ (سورۂ فاطر:۷)

ترجمہ:- جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے سخت سزا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔

(۱۰۸) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ

(سورۂ فاطر:۲۸)

ترجمہ:- اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۰۹) لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

(سورۂ فاطر:۳۰)

ترجمہ:- تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور

زیادہ دے، بے شک وہ بڑا بخشنے والا قدر دان ہے۔

(۱۱۰) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌۨ

(سورۂ فاطر: ۳۴)

ترجمہ:- اور کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدر دان ہے۔

(۱۱۱) اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا (سورۂ فاطر: ۴۱)

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہیں کہ وہ موجودہ حالت کو چھوڑ نہ دیں، اور اگر وہ موجودہ حالت کو چھوڑ دیں تو پھر خدا کے سوا اور کوئی ان کو تھام نہیں سکتا، بلا شبہ اللہ تعالیٰ بردبار اور بخشنے والے ہیں۔

(۱۱۲) بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ (سورۂ یٰسین: ۲۷)

ترجمہ:- کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا اور مجھے باعزت لوگوں میں سے کر دیا۔

(۱۱۳) رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ

(سورۂ صٓ: ٦٦)

ترجمہ:- جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، وہ زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۱۴) خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ (سورۃ الزمر: ۵)

ترجمہ:- نہایت اچھی تدبیر سے اس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج چاند کو کام پر لگا رکھا

ہے ہر ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے یقین مانو کہ وہی زبردست اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔

(۱۱۵) لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃ الزمر: ۵۳)

ترجمہ: - تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔

(۱۱۶) اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ

(سورۂ مومن: ۷)

ترجمہ: - عرش کے اٹھانے والے اور اس کے پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے، پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچالے۔

(۱۱۷) تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؗ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ (سورۂ مومن: ۴۲)

ترجمہ: - تم مجھے یہ دعوت دے رہے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ شرک کروں جس کا کوئی علم مجھے نہیں اور میں تمہیں غالب بخشنے والے (معبود) کی طرف دعوت دے رہا ہوں۔

(۱۱۸) نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۔ (سورۂ حم سجدۃ: ۳۲)

ترجمہ: - غفور ورحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے

ہے۔

(۱۱۹) مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ (سورۂ حم سجدۃ:۴۳)

ترجمہ:- آپ سے وہی کہا جاتا ہے جو آپ سے پہلے کے رسولوں سے بھی کہا گیا ہے، یقیناً آپ کا رب معافی والا اور دردناک عذاب والا ہے۔

(۱۲۰) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃ الشوریٰ:۵)

ترجمہ:- قریب ہے آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور تمام فرشتے اپنے رب کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لیے استغفار کر رہے ہیں۔ خوب سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی معاف فرمانے والا رحمت والا ہے۔

(۱۲۱) وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ (سورۃ الشوریٰ:۲۳)

ترجمہ:- جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کیلئے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بہت قدردان ہے۔

(۱۲۲) وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (سورۃ الشوریٰ:۳۰)

ترجمہ:- تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔

(۱۲۳) اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ (سورۂ شوریٰ:۳۴)

ترجمہ:- یا انہیں ان کے کرتوتوں کے باعث تباہ کردے، وہ تو بہت سی خطاؤں سے درگزر فرمایا کرتا ہے۔

(۱۲۴) هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃ الاحقاف:۸)

ترجمہ:- تم اس (قرآن) کے بارے میں جو کچھ کہہ سن رہے ہو اسے اللہ خوب جانتا ہے، میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے وہی کافی ہے، اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۲۵) يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (سورۃ الاحقاف:۳۱)

ترجمہ:- اے ہماری قوم! اللہ کے بلانے والے کا کہا مانو، اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے پناہ دے گا۔

(۱۲۶) وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ الفتح:۱۴)

ترجمہ:- اور زمین اور آسمانوں کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۲۷) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (سورۃ الفتح:۲۹)

ترجمہ:- ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

(۱۲۸) اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ (سورۃ الحجرات:۳)

ترجمہ:- بے شک جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیز گاری کے لیے جانچ لیا ہے۔ ان کے لیے مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے۔

(۱۲۹) وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الحجرات:۵)

ترجمہ:- اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ آپ خود سے نکل کر ان کے پاس آجاتے تو یہی ان کے لیے بہتر ہوتا، اور اللہ غفور ورحیم ہے۔

(۱۳۰) اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الحجرات:۱۲)

ترجمہ:- کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(۱۳۱) قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۗ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۗ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ الحجرات:۱۴)

ترجمہ:- دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے، آپ کہہ دیجیے کہ درحقیقت تم ایمان نہیں لائے لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے (مخالفت چھوڑ کر مطیع ہو گئے۔) حالاں کہ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا۔ تم اگر اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرنے لگو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۳۲) اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۗ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۗ (سورۃ النجم:۳۲)

ترجمہ:- ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے بھی سوائے کسی چھوٹے سے گناہ کے بے شک تیرا رب بہت کشادہ مغفرت والا ہے۔

(۱۳۳) سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

(سورۂ حدید آیت:۲۱)

ترجمہ:- تم اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور ایسی جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کے برابر ہے، وہ ان لوگوں کے واسطے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، یہ اللہ کا فضل ہے، وہ اپنا فضل جس کو چاہیں عنایت کریں اور اللہ بڑے فضل والے ہیں۔

(۱۳۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ الحدید:۲۸)

ترجمہ:- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں نور دے دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۳۵) اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ (سورۃ المجادلۃ:۲)

ترجمہ:- تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (یعنی انہیں ماں کہہ بیٹھے ہیں) وہ دراصل ان کی مائیں نہیں بن جاتی، ان کی مائیں تو وہی ہیں جن

کے بطن سے وہ پیدا ہوئے، یقیناً یہ لوگ ایک نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

(۱۳۶) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ المجادلۃ: ۱۲)

ترجمہ:- اے مسلمانو! جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے، ہاں اگر نہ پاؤ تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۳۷) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (سورۂ حشر: ۱۰)

ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے، اے ہمارے پروردگار! آپ بڑے شفیق و مہربان ہیں۔

(۱۳۸) عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَ اللّٰهُ قَدِیْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ الممتحنہ: ۷)

ترجمہ:- کیا عجیب کہ عنقریب ہی اللہ تعالیٰ تم میں اور تمہارے دشمنوں میں محبت پیدا کر دے اللہ کو سب قدرتیں ہیں اور اللہ (بڑا) غفور رحیم ہے۔

(۱۳۹) وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ الممتحنہ: ۱۲)

ترجمہ:- اور کسی نیک کام میں تیری نافرمانی نہ کریں گی تو آپ ان سے

بیعت کرلیا کریں اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے اور معاف کرنے والا ہے۔

(۱۴۰) يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(سورۃ الصف:۱۲)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۱۴۱) يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(سورۃ التغابن:۹)

ترجمہ:- جس دن تم سب کو جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا اور جو شخص اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۱۴۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ التغابن:۱۴)

ترجمہ:- اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کردو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۴۳) اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ (سورۃ التغابن:۱۷)

ترجمہ:- اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو گے) تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا اللہ بڑا بردبار ہے۔

(۱۴۴) ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا (سورۃ طلاق:۵)

ترجمہ:- یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اسے بڑا بھاری اجر دے گا۔

(۱۴۵) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ التحریم:۱)

ترجمہ:- اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضا مندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۴۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سورۃ التحریم:۸)

ترجمہ:- اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ ہیں رسوانہ

کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۴۷) اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۔ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ (سورة الملک:۲)

ترجمه:- جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے۔

(۱۴۸) اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ (سورۂ ملک:۱۲)

ترجمه:- بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور بڑا ثواب ہے۔

(۱۴۹) یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى (سورۂ نوح:۴)

ترجمه:- تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دے گا۔

(۱۵۰) وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (سورۂ نوح:۷)

ترجمه:- میں نے جب کبھی انہیں تیری بخشش کے لیے بلایا انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا اور اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔

(۱۵۱) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۔ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا (سورة نوح:۱۰)

ترجمه:- اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی

مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔

(۱۵۲) رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا (سورۂ نوح:۲۸)

ترجمہ:- اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہوکر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور کل ایمان دار عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔

(۱۵۳) وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ المزمل:۲۰)

ترجمہ:- اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۵۴) وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ (سورۂ بروج:۱۴)

ترجمہ:- وہ بڑا بخشش کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔

(۱۵۵) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا

(سورۃ النصر:۳)

ترجمہ:- آپ اپنے رب کی پاکی اور حمد وثنا بیان کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

شرک وکفر اور بغض وحسد سے بچئے آپ کے گناہ معاف

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ كُلَّ اثْنَيْنِ وَ خَمِيْسٍ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا مَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيَقُوْلُ تَعَالٰى اُتْرُكُوْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں پھر ہر اس مومن کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو مگر وہ شخص کہ اس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان بغض، دشمنی اور کینہ ہو۔ حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں ان دونوں کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں (یعنی ان کی مغفرت کو صلح پر موقوف رکھو)''

شعبان کی پندرہویں رات میں شرک کرنے والے اور بغض وعداوت رکھنے والے کے سوا سب کے گناہ معاف

(۲) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ يَطَّلِعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى خَلْقِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔ (رواہ الطبرانی و ابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۱۸)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

: ''حق تعالیٰ شانہ شعبان کی پندرہویں رات کو اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتے ہیں، اور اپنی تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتے ہیں سوائے مشرک کے اور بغض و عداوت رکھنے والے کے۔'' (کنز العمال ۳/ ۴۶۷:۴۶۴ ۷)

جوشرک، جادو اور کینہ سے بچا اس کے گناہ معاف

(۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ وَاحِدَۃٌ مِّنْھُنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ مَا سِوٰی ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ : مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلَمْ یَکُنْ سَاحِرًا یَتَّبِعُ السَّحَرَۃَ وَلَمْ یَحْقِدْ عَلٰی اَخِیْہِ۔(اخرجہ الطبرانی کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحہ ۴۶۱، کنز العمال ۱۵/ ۸۴۰ : ۴۳۳۳۷ و عزاہ للطبرانی فی الاوسط و ابن النجار – والحدیث فی المعجم الکبیر ایضا ۱۲/ ۲۴۴ : ۱۳۰۰۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین خصلتیں ایسی ہیں جن میں سے کوئی ایک بھی کسی میں نہ ہوتو اللہ تعالیٰ ان کے علاوہ کی مغفرت فرما دیتے ہیں جس کے لیے چاہیں (۱) جو اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو (۲) جادوگر نہ ہو کہ جادوگروں کے پیچھے پھرتا رہے (۳) اور اپنے بھائی سے کینہ نہ رکھتا ہو۔''

فرشتے دینی مجالس کی تلاش میں رہتے ہیں آپ بھی تلاش کر کے شریک ہو جائیے، گناہ معاف

(۴) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم اِنَّ لِلّٰہِ مَلَآئِکَۃً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَھْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا

قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْ هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ: مَا يَقُوْلُ عِبَادِیْ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَ يُحَمِّدُوْنَكَ، وَيُمَجِّدُوْنَكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَأَوْنِیْ؟ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا، وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ، قَالَ فَيَقُوْلُ : كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ : لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّلَكَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ يَقُوْلُ : فَمَا يَسْاَلُوْنِیْ قَالَ يَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ يَقُوْلُ : وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: لَا ، وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَارَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ : لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ : فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ ، قَالَ يَقُوْلُ : فَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ : لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَارَاَوْهَا، قَالَ يَقُوْلُ : فَكَيْفَ لَوْرَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَ اَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ، قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ : هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ۔(رواہ البخاری باب فضل ذکر اللہ عزوجل رقم : ۶۴۰۸ و رواہ مسلم فی فضل مجالس الذکر ۲/۳۴۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ''فرشتوں کی ایک جماعت ہے جوراستوں میں اللہ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گھومتی پھرتی ہے۔ جب وہ کسی ایسی جماعت کو پا لیتے ہیں جواللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں کہ آؤ یہاں تمہاری مطلوبہ چیز ہے۔اس کے بعد وہ سب فرشتے مل کر آسمانِ دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں —— جب کہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے زیادہ باخبر ہیں —— کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ فرشتے

جواب میں کہتے ہیں: وہ تیری پاکی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: اللہ کی قسم! انہوں نے آپ کو دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ آپ کی تسبیح اور تعریف کرتے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے جنت کا سوال کررہے ہیں؟ ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم اے رب! انہوں نے جنت کو دیکھا تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ جنت دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو اس سے بھی زیادہ جنت کے شوق، تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم اے رب! انہوں نے دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر دیکھ لیتے تو اور بھی زیادہ اس سے ڈرتے اور بھاگنے کی کوشش کرتے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے ''اچھا تم گواہ رہو میں نے ان مجلس والوں کو بخش دیا۔'' ایک فرشتہ ایک شخص کے بارے میں عرض کرتا ہے کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی ضرورت سے مجلس میں آیا تھا (اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا) ارشاد ہوتا ہے ''یہ لوگ ایسی مجلس والے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم نہیں ہوتا۔'' (بخاری ۲/ ۹۴۸، مسلم ۲/۳۴۴)

عالم باعمل بنئے گناہ معاف

(۵)يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالىٰ يَوْمَ القِيَامَةِ : يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ اِنِّىْ لَمْ اَضَعْ عِلْمِىْ فِيْكُمْ اِلَّا لِمَعْرِفَتِىْ بِكُمْ قُوْمُوْا فَاِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.(اخرجه الطيبى فى الترغيب عن جابر)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''اے علماء کی جماعت! میں نے تمہارے سینوں میں صرف اس لیے علم رکھا تھا کہ تمہارے ذریعہ سے اپنی پہچان کراؤں اُٹھو! بے شک میں تم کو معاف کر چکا ہوں۔''

(کنزالعمال ۱۰/۱۷۳:۲۸۸۹۶)

جوعلم دین کی طلب میں لگ گیا اس کے گناہ معاف

(٦) عَنْ سَخْبَرَةَ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى، اَىْ مِنْ ذُنُوْبِهٖ و خَطَايَاهُ. (اخرجه الترمذى فى فضل العلم ٢/٩)

حضرت سَخبَرَہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو علم کی طلب میں لگ گیا اس کے گذشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔''

جوطلب علم کے لیے نکلا اس کے گناہ معاف

(۷) عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم مَا انْتَعَلَ عَبْدٌ قَطُّ وَلَا تَخَفَّفَ (اَىْ لَبِسَ خُفًّا) وَلَا لَبِسَ ثَوْبًا فِىْ طَلَبِ الْعِلْمِ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ حَتّٰى يَخْطُوَ عَتَبَةَ دَارِهٖ.(اخرجه الطبرانى كذا فى الترغيب جلد ١، صفحه ١٠٥)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس بندے نے جوتا پہنا یا چرمی موزہ پہنا یا کوئی لباس پہنا علم کی طلب میں تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں حتی کہ وہ اپنی گھر کی دہلیز پر پہنچے۔''

طالب علم کے احترام میں فرشتے پرواز روک کر کھڑے ہوجاتے ہیں اور عالم دین کے لیے تمام مخلوق مغفرت کی دعا کرتی ہے

(۸) عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَصْنَعُ وَ اِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی الْحِیْتَانِ فِیْ الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوْا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ (اَیْ مِنْ مِیْرَاثِ الْاَنْبِیَاءِ) رواہ ابوداؤد والترمذی و ابن حبان فی صحیحہ والبیھقی و مثلہ عند ابن عبدالبر وَفِیْہِ وَ یَسْتَغْفِرُ لَھُمْ (اَی للعلماءِ و طالبی العلم) کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَ حِیْتَانُ الْبَحْرِ وَھَوَامُّہٗ وَ سِبَاعُ الْبَرِّ وَ اَنْعَامُہٗ۔ و فی روایۃ ابی داؤد و الترمذی و غیر ھم عن طریق ابی الدرداء رضی اللہ عنہ بلفظ وَصَلَّتْ علیہ ملائکۃ السَّمٰوٰتِ وَحِیْتَانُ الْبَحْرِ، کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۹۴)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادیں گے اور اس کے اس عمل سے خوش

ہوکر فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پروں کو رکھدیتے ہیں (یعنی پرواز روک کر کھڑے ہوجاتے ہیں) اور عالم کے لیے آسمانوں کی تمام مخلوق اور زمین کی تمام مخلوق دعائے مغفرت کرتی ہے حتی کہ مچھلیاں پانی میں، اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی فضیلت باقی ستاروں پر، اور تحقیق علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام دینار اور درہم کا کسی کو وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا اورث بناتے ہیں لہذا جس نے علم حاصل کیا اس نے بہت بڑی خیر حاصل کرلی۔'' (الترمذی باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ من کتاب العلم ۲/۹۳)

ابن عبدالبر نے اسی کے مثل حدیث نقل کی ہے اور اس میں یہ ہے ''علماء اور طالب علم کے لیے ہر تر اور خشک چیز دعائے مغفرت کرتی ہے۔ سمندر کی مچھلیاں اور زہریلے جانور، جنگل کے درندے اور چوپائے'' اور ابوداؤد اور ترمذیؒ وغیرہ کی ایک روایت میں جو ابودرداء سے منقول ہے الفاظِ حدیث یوں ہیں ''طالب علم کے لیے آسمان کے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں رحمت کی دعا کرتے ہیں۔''

دن کے شروع اور آخری حصہ میں نیک کام کیجیے درمیان کے گناہ معاف

(۹) مَنِ اسْتَفْتَحَ اَوَّلَ نَهَارِهٖ بِخَيْرٍ وَ خَتَمَهٗ بِالْخَيْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهٖ لَا تَكْتُبُوْا عَلَيْهِ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ۔ (اخرجه الطبرانی و الضياء عن عبدالله بن بُسْر رضی الله عنه كذا فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۴۵۶)

جس شخص نے دن کا آغاز بھلے کام سے کیا اور دن کی انتہا بھلے کام سے کی اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: اس کے درمیانی حصہ کے

گناہوں کومت لکھو۔ (کنز العمال ۱۵/۷۸۱:۴۳۰۸۱)

جس نے آئندہ اچھے کام کئے اس کے پچھلے گناہ معاف

(۱۰) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ اَحْسَنَ فِیْمَا بَقِیَ غُفِرَلَهٗ مَامَضٰی وَمَنْ اَساۤءَ فِیْمَا بَقِیَ اُخِذَ بِمَا مَضٰی وَبِمَا بَقِیَ.(اخرجه الطبرانی باسناد حسن، کنز العمال ۲/۲۴۴ : ۱۰۳۵۷ و عزاه لابن عساکر عن ابی ذر)

حضرت رسول پاک ﷺ کا ارشاد ہے ''جس نے باقی ماندہ زندگی میں اچھے عمل کیے تو ماضی کے گناہوں کی بخشش کردی جائے گی، اور جس نے باقی ماندہ زندگی کو برے اعمال اور غفلت میں گزار دیا تو گذشتہ ایام اور باقی ایام دونوں کا مواخذہ ہوگا۔''

(۱۱) جاءَ رَجُلٌ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم فَقَالَ اَرَأَیتَ مَنْ عَمِلَ الذُّنُوْبَ کُلَّهَا وَلَمْ یَتْرُکْ حَاجَةً (قَطْعُ الطَّرِیْقِ عَلَی الْحُجَّاجِ فی ذِهَابِهِمْ لِلْحَجِّ) وَلَا دَاجَةً (قَطْعُ الطَّرِیْقِ عَلَی الْحَاجِّ فی عَوْدَتِهِمْ مِنَ الْحَجِّ) فَهَلْ لِذٰلِکَ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ لَهٗ صلی الله علیه و سلم فَهَلْ اَسْلَمْتَ؟ قَالَ الرَّجُلُ أَمَّا اَنَا فَأَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ صلی الله علیه و سلم تَفْعَلُ الْخَیْرَاتِ وَ تَتْرُکُ السَّیِّئَاتِ فَیَجْعَلُهُنَّ اللّٰهُ تَعَالیٰ خَیْرَاتٍ کُلَّهُنَّ قَالَ الرَّجُلُ وَغَدَرَاتِیْ وَفَجَرَاتِیْ؟ قَالَ صلی الله علیه و سلم نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ فَمَا زَالَ یُکَبِّرُ حَتّٰی تَوَارٰی. (اخرجه البزار والطبرانی بسند جید کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحه ۱۱۲)

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اس شخص کے بارے میں بھلا مجھے بتایئے کہ جس شخص نے تمام قسم کے گناہ کیے ہوں حاجیوں کے

قافلے کو جاتے ہوئے بھی لوٹا اور واپس لوٹتے ہوئے بھی لوٹا کیا ایسے شخص کے لیے توبہ ہے؟ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کیا تو مسلمان ہو چکا؟'' وہ آدمی کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نیکیاں کرتے رہو اور برائیاں چھوڑتے رہو اللہ تعالیٰ ان تمام کو نیکیاں بنا دے گا۔'' وہ آدمی کہنے لگا بہت سی خیانتیں اور قسم قسم کی بیہودگیوں کو بھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں'' وہ آدمی (فرطِ خوشی) سے کہنے لگا: اللہ اکبر پس وہ مسلسل نعرۂ تکبیر کہے جا رہا تھا حتی کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

نیک کام کرو اور بڑے گناہوں سے بچو چھوٹے گناہ معاف

(۱۲) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ وَأَبِیْ سَعِیْدٍ رضی الله عنهما اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه و سلم قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَامِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ الصَّلٰوَاتِ الْخَمْسَ وَ یَصُوْمُ رَمَضَانَ وَیُؤَدِّی الزَّکٰوةَ وَ یَجْتَنِبُ الْکَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی اِنَّهَا لَتَصْفِقُ (اَیْ مِنْ فَرَاغِهَا) ثُمَّ تَلَا اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَائِرَ مَاتُنْهَوْنَ عَنْهُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ.(اخرجه ابن ماجه و ابن خزیمه و ابن حبان و الحاکم و صححه کنز العمال ۸٦۲/۱۵ میں ''ابواب الجنة'' تک ہے)

حضرت ابوہریرہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ نہیں ہے کوئی بندہ جو پانچوں نمازیں پڑھتا ہو، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔ ساتھ کبائر سے بچتا ہو مگر اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے قیامت کے دن کھول دیئے جائیں گے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت

فرمائی ﴿ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَاتُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ ﴾ جن کاموں سے تم کو منع کیا جارہا ہے اگر تم ان میں سے جو بڑے بڑے گناہ ہیں بچتے رہو گے تو ہم تمہارے چھوٹے چھوٹے گناہ تم سے زائل کردیں گے۔''

جس نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر قرآن پڑھنا سکھایا اس کے گناہ معاف

(۱۳) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ عَلَّمَ ابْنَهُ الْقُرْآنَ نَظْرًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ وَمَاتَاَخَّرَ (كذا فی خصالِ المكفرة للذنوب المتقدمة و المتأخرة لابن حجر عسقلانی صفحه ۱۰۲، هذا طرف من حديث طويل عند الطبرانی فی الاوسط ۲/۵۵۷ : ۱۹۵۶، و هو فی مجمع الزوائد ۷/۱۶۸ و قال "فيه من لم اعرفه" و لفظه غفر الله۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن پڑھایا اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔''

اچھی طرح وضو کیجیے اور نماز پڑھیے، گناہ معاف

(۱۴) عَنْ عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم يَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوءَ هُنَّ وَ صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَلَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُ وَ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔(رواه ابو داؤد باب المحافظة على الصلوات، رقم ۴۲۵)

حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ جو شخص ان نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور انہیں مستحب وقت میں ادا کرتا ہے، رکوع (سجدہ) اطمینان کے ساتھ کرتا ہے اور پورے خشوع سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی ضرور مغفرت فرمائے گا، اور جو شخص ان نمازوں کو وقت پر ادا نہیں کرتا اور نہ ہی خشوع سے پڑھتا ہے تو اس سے مغفرت کا کوئی وعدہ نہیں۔ چاہے مغفرت فرمائے چاہے عذاب دے'' (ابوداؤد)

(۱۵) عَنْ عَبْدِ اللهِ الصُّنَا بِحِیِّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ العَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ فِیْهِ فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ اَنْفِهٖ، فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَیْنَیْهِ، فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ یَدَیْهِ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ یَدَیْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ رَأْسِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَیْهِ۔ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ رِجْلَیْهِ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَیْهِ ثُمَّ کَانَ مَشْیُهٗ اِلَی الْمَسْجِدِ وَ صَلَاتُهٗ نَافِلَةً لَهٗ۔

(رواه النسائی باب مسح الاذنین مع الراس رقم: ۱۰۳ / ۲۹)

وَفِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِیِّ رضی الله عنه و فیه مکان (ثُمَّ کَانَ مَشْیُهٗ اِلَی الْمَسْجِدِ وَ صَلَاتُهٗ نَافِلَةً) فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰی فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰی عَلَیْهِ وَ مَجَّدَهٗ بِالَّذِیْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَ فَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ کَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

(رواه مسلم باب اسلام عمرو بن عبسة رقم ۱۹۳۰ ج ۱ / ص ۲۷۶)

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا ''جب مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اس دوران کلی کرتا ہے تو اس کے منہ کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کی جڑوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ پھر اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا اور نماز پڑھنا اس کے لیے مزید (فضیلت کا ذریعہ) ہوتا ہے۔'' (نسائی)

ایک دوسری روایت میں حضرت عمرو بن عبسہ سلمی فرماتے ہیں کہ اگر وضو کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثنا اور بزرگی بیان کرتا ہے جو اس کی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو تمام فکروں سے خالی کر کے اللہ کی طرف متوجہ رہتا ہے تو یہ شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو۔

(مسلم ۱/۲۷۶)

(۱۶) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ لَا یُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوْءَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَاتَاَخَّرَ۔ (رواہ البزار و رجالہ موثقون و الحدیث حسن ان شاء اللہ مجمع الزوائد ۱/۵۴۲)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جو بندہ کامل وضو کرتا ہے یعنی ہر عضو کو اچھی طرح تین مرتبہ دھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔''

(بزار مجمع الزوائد، البحر الزخار۲/۷۶)

(۱۷)عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا ـــــ شَکَّ سَهْلٌ ـــــ يُحْسِنُ فِيْهِمَا الرُّكُوْعَ وَالْخُشُوْعَ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ لَهٗ. (رواہ احمد و اسنادہ حسن مجمع الزوائد ۲/۵۶۴)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جوشخص اچھی طرح وضوکرتا ہے پھر دورکعت نماز پڑھتا ہے یا چار رکعت، ان میں اچھی طرح رکوع کرتا ہے اور خشوع سے بھی پڑھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو اس کی مغفرت ہوجاتی ہے''

(مسند احمد ۶/۴۵۰، مجمع الزوائد)

(۱۸)عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رضی اللہ عنہ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ عُلَمَاءُ نَا يَقُوْلُوْنَ : هٰذَا الْوُضُوْءُ اَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهٖ اَحَدٌ لِلصَّلٰوةِ.(رواہ مسلم باب صفة الوضوء و کمالہ رقم : ۵۳۸، جلد ۱، صفحہ ۱۲۰)

حضرت حمران جو حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ

حضرت عثمان بن عفان نے پانی منگوایا وضو کے لیے اور وضو کرنا شروع کیا پہلے اپنے ہاتھوں کو (گٹوں تک) تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک صاف کی پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا، پھر بائیں ہاتھ کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا، پھر سر کا مسح کیا پھر دائیں پیر کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پیر کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا: جس طرح میں نے وضو کیا ہے اسی طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے، وضو کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا ''جو شخص میرے اس طریقہ کے مطابق وضو کرتا ہے پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھتا ہے کہ دل میں کسی چیز کا خیال نہیں لاتا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

حضرت ابن شہابؒ نے فرمایا ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ یہ نماز کے لیے کامل ترین وضو ہے۔ (مسلم ۱/۱۲۰)

اگر کسی سے گناہ سرزد ہو جائے تو اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے، اور معافی مانگے گناہ معاف

(۱۹) عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا فَیُحْسِنُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ قَرَءَ ھٰذِہِ الآیَۃَ : وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ(ال عمران ۱۳۵، رواہ ابو داؤد باب الاستغفار رقم : ۱۵۲۱)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اچھی طرح وضو کرے اور اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف

فرمادیتے ہیں۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ﴾ (وہ بندے جن کا حال یہ ہے کہ جب ان سے کوئی گناہ ہوجاتا ہے یا کوئی برا کام کرکے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی انہیں اللہ تعالیٰ یاد آجاتے ہیں پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کے طالب ہوتے ہیں اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا ہے اور برے کام پر وہ اَڑتے نہیں اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ توبہ سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں) (ابوداؤد ا/۲۱۳)

نماز کے لیے اچھی طرح وضو کیجئے سارے گناہ معاف

(۲۰) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ الخَصْلَةَ الصَّالِحَةَ تَكُوْنُ فِي الرَّجُلِ فَيُصْلِحُ اللّٰهُ بِهَا عَمَلَهٗ كُلَّهٗ وَطُهُوْرُ الرَّجُلِ لِصَلَا تِهٖ يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهٖ ذُنُوْبَهٗ وَ تَبْقىٰ صَلَا تُهٗ لَهٗ نَافِلَةً۔(اخرجه ابو یعلی و الطبرانی فی الاوسط و البیهقی و البزار و اسناده حسن الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۱۵۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''کوئی اچھی خصلت کسی بندہ میں ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کے تمام اعمال کو درست فرمادیتے ہیں اور آدمی جب نماز کے لیے وضو کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں اور اس کی نماز مزید انعام کے طور پر باقی رہتی ہے۔''

(۲۱) عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا اُمِرَ وَ صَلّٰى كَمَا اُمِرَ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ۔(رواه النسائی و ابن ماجه و ابن حبان فی صحیحه اِلَّا انّه قال غفرله

ما تقدم من ذنبه كذا في الترغيب جلد ا صفحه ۱۵۹ تا ۱۶۰)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو آدمی وضو کرے جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے اور نماز پڑھے جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے تو اس کے گذشتہ عمل کی مغفرت کردی جائے گی'' اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اس کے گذشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔

(سنن نسائی جلدا، صفحہ ۳۴)

وضو کر کے فوراً درج ذیل دعا پڑھ لے دو۔

وضوؤں کے درمیان جو گناہ کئے وہ معاف

(۲۲) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضى الله عنه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه و سلم يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَا ثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَا ثًا وَ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَا ثًا وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَا ثًا وَمَسَحَ رَاْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَقُوْلَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ و اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ۔(اخرجه ابو يعلىٰ و الدارقطنى كذا فى الترغيب جلد ا ،صفحه ۷۲، مسند ابى يعلى ۱/۱۵۷)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جس آدمی نے وضو کا ارادہ کیا پھر اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار اپنے چہرے کو دھویا اور اپنے دونوں ہاتھ کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا پھر بات کیے بغیر اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ و اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ پڑھے تو اس وضو سے لے کر آئندہ وضو تک

گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔''

رات کو باوضو سویا کرو گناہ معاف

(۲۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ طَهِّرُوْا هٰذِهِ الْاَجْسَادَ طَهَّرَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَبِيْتُ طَاهِرًا اِلَّا بَاتَ مَعَهُ فِيْ شِعَارِهِ مَلَكٌ لَا تَتَقَلَّبُ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فَاِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا۔(رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد جید کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۰۹۔ کنزالعمال ۹/۲۷۷ : ۲۶۰۰۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اپنے جسموں کو پاک رکھا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں پاک رکھے گا کیوں کہ جو بندہ بھی باوضو رات گزارے گا تو اس کے ساتھ اس کے اندرونی کپڑے (یعنی بنیان وغیرہ) میں ایک فرشتہ رات گزارتا ہے۔ رات کی جس گھڑی میں بھی بندہ جب کروٹ لیتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! اپنے اس بندے کی مغفرت فرمادے کیوں کہ اس نے باوضو رات گذاری ہے۔''

جمعہ کے دن غسل کیجئے گناہ معاف

(۲۴) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَيَسِلُّ الْخَطَايَا مِنْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ اِسْتِلَالًا (اَیْ يُخْرِجُهَا مِنْ جُذُوْرِهَا)(اخرجه الطبرانی و رواته ثقات کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۹۶)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ''جمعہ کے دن غسل کرنا گناہوں کو بالوں کی جڑوں سے سونت کر نکال دیتا

ہے۔" (کنزالعمال ۷/۷۵۴:۲۱۳۴۶)

جمعہ کے دن درج ذیل کام کیجئے گناہ معاف

(۲۵) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی الله عنه قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ مَسَّ طِیْبًا اِنْ کَانَ عِنْدَهٗ وَ لَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِهٖ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰی یَاْتِیَ الْمَسْجِدَ فَیَرْکَعُ مَا بَدَالَهٗ، وَلَمْ یُؤْذِ اَحَدًا ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یُصَلِّیَ کَانَ کَفَّارَةً لِمَا بَیْنَهَا وَ بَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی۔(مسند احمد ۵/۴۲۰ رقم الحدیث : ۲۳۶۱۸)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا "جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور جو اچھے کپڑے اسے میسر تھے وہ پہنے اور خوشبو لگائی اگراس کے پاس ہو پھر وہ نمازِ جمعہ کے لیے حاضر ہوا اوراس کی احتیاط کی کہ پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگتا ہوانہیں گیا پھر (سنتوں اور نفلوں) کی اللہ نے توفیق دی وہ پڑھی، پھر جب امام خطبہ دینے کے لیے آیا تو ادب اور خاموشی سے اس کی طرف متوجہ ہوکر خطبہ سنا یہاں تک کہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو اس بندے کی یہ نماز اس جمعہ اوراس سے پہلے والے جمعہ کے درمیان گناہوں اور خطاؤں کے لیے کفارہ ہوجائے گی۔"

(۲۶) عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رسول الله صلی الله علیه و سلم لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ یَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهُوْرِ وَ یُدَهِّنُ مِنْ دُهْنِهٖ وَ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِهٖ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا کُتِبَ لَهٗ ثُمَّ یُنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا بَیْنَهٗ و بَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی۔

(رواہ البخاری و النسائی و فی روایة له)

مَا مِنْ رَجُلٍ یَتَطَهَّرُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ کَمَا اُمِرَ ثُمَّ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِهٖ حَتّٰی یَاْتِیَ

اَلْجُمُعَةَ وَ يُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِىَ صَلاتَهٗ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهٗ مِنَ الْجُمُعَةِ۔

رواه الطبرانی و فی آخره : اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى مَا اجْتُنِبَتِ الْمَقْتَلَةُ (وَهِىَ الْكَبَائِرُ) و ذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ۔ (كذا فی الترغيب جلد ۱ ، صفحه ۴۸۷)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ہو سکے صفائی، پاکیزگی کا اہتمام کرے اور جو تیل خوشبو اس کے گھر میں ہو وہ لگائے پھر وہ گھر سے نماز کے لیے جائے اور مسجد میں پہنچ کر اس کی احتیاط کرے کہ جو دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں نہ بیٹھے پھر جو نماز یعنی سنن، نوافل کی جتنی رکعتیں اس کے لیے مقدور ہوں وہ پڑھے، پھر جب امام خطبہ دے تو توجہ اور خاموشی کے ساتھ اس کو سنے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی اس کی ساری خطائیں ضرور معاف کر دی جائیں گی۔“

اور نسائی کی ایک روایت میں الفاظِ حدیث یوں ہیں۔

”جو بھی آدمی جمعہ کے دن غسل کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا ہے پھر وہ اپنے گھر سے نکلے حتی کے نمازِ جمعہ کے لیے وہ حاضر ہو جائے، پھر توجہ اور خاموشی کے ساتھ خطبہ کو سنے حتی کہ وہ اپنی نماز پوری کر لے تو اس کی یہ نماز گذشتہ جمعہ کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔“

اور طبرانی کی روایت کے آخر میں یوں ہے کہ ”اس بندہ کی نماز اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی ساری خطاؤں کا کفارہ بن جائے گی جب تک کہ کبائر سے بچا رہے اور یہ برکت اس کو ہمیشہ ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔“

جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی

اس کے پچھلے سارے گناہ معاف

(۲۷)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی الله علیه و سلم قَالَ : اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ : آمِیْنَ، وَ قَالَتِ الْمَلَائِکَةُ فِیْ السَّمَاءِ آمِیْنَ، فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔(رواه البخاری، باب فضل التامین رقم: ۷۸۱،ومسلم ۱/۱۷۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب تم میں سے کوئی (سورۂ فاتحہ کے آخر میں) آمین کہتا ہے تو اسی وقت فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں۔ اگر اس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جاتی ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' (بخاری ۱/ ۱۰۸، مسلم ۱/ ۱۷۶)

جس کی تحمید فرشتوں کی تحمید سے مل گئی

اس کے پچھلے سارے گناہ معاف

(۲۸)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه انَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ، فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (رواه مسلم باب التسمیع و التحمید و التامین رقم : ۹۱۳، ۱/۱۷۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب امام (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا

لَکَ الْحَمْدُ کہو۔ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل جاتا ہے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' (مسلم)

چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کیجئے گناہ معاف

(۲۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَ اِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رواه ابن ماجه باب ماجاء فی صلوة الضحی رقم : ۱۳۸۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' (ابن ماجہ، صفحہ ۹۸)

اللہ کو راضی کرنے کے لیے نماز پڑھئے گناہ معاف

(۳۰) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه و سلم خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ : فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ یَا اَبَاذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ : اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّیْ الصَّلٰوةَ یُرِیْدُبِهَا وَجْهَ اللهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ کَمَا یَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔ (رواه احمد ۵/ ۱۷۹)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں سے گر رہے تھے۔ آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں ہاتھ میں لیں ان کے پتے اور بھی گرنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ابوذر'' میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا ''مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ

ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں۔" (مسند احمد)

تہجد کا اہتمام کیجئے گناہ معاف

(۳۱) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّهٗ دَأْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَ هُوَ قُرْبَةٌ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ وَ مَکْفَرَةٌ لِلسَّیِّئَاتِ وَ مَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ۔(رواہ الحاکم و قال هذا حدیث صحیح علیٰ شرط البخاری و لم یخرجاه و وافقه الذهبی ۱/۳۰۸)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تہجد ضرور پڑھا کرو۔ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے، اس سے تمہیں اپنے رب کا قرب حاصل ہوگا، گناہ معاف ہوں گے اور گناہوں سے بچے رہو گے۔" (مستدرک حاکم)

اشراق کی نماز پڑھئے گناہ معاف

(۳۲) عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَعَدَ فِیْ مُصَلَّاهُ حِیْنَ یَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰی یُسَبِّحَ رَکْعَتَیِ الضُّحٰی لَا یَقُوْلُ اِلَّا خَیْرًا غُفِرَلَهٗ خَطَایَاهُ وَ اِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(رواہ ابو داؤد باب صلوۃ الضحی، رقم : ۱۲۸۷)

حضرت معاذ بن انس جُهَنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، خیر کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا پھر دو رکعت اشراق کی نماز پڑھتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی ہوں۔" (ابوداؤد ۱/۱۸۲)

رمضان میں تراویح کا اہتمام کیجئے گناہ معاف

(۳۳)عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔(رواه البخاری باب تطوع قیام رمضان من الایمان رقم :۳۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو رمضان کی رات میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے اجر و انعام کے شوق میں نماز پڑھتا ہے اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔'' (بخاری ۱/۱۰)

جمعہ کے دن خوب دھیان سے خطبہ سنئے دس دن کے گناہ معاف

(۳۴)عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَ اَنْصَتَ غُفِرَلَهٗ مَابَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغٰى۔(رواه مسلم باب فضل من استمع و انصت فی الخطبة رقم : ۱۹۸۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر جمعہ کی نماز کے لیے آتا ہے خوب دھیان سے خطبہ سنتا ہے اور خطبہ کے دوران خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں ـــــ اور جس شخص نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا یعنی دورانِ خطبہ ان سے کھیلتا رہا (یا چٹائی، کپڑے وغیرہ سے کھیلتا رہا) تو اس نے فضول کام کیا۔ (مسلم ۱/۲۸۳)

پیدل چل کر آئیے اور جماعت سے نماز پڑھیے گناہ معاف

(۳۵)عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ اَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ اَوْ فِی الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ (رواه مسلم باب فضل الوضوء و الصلوٰة عقبه،رقم: ۵۴۹ ۱/۱۲۲)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو شخص کامل وضو کرتا ہے پھر فرض نماز کے لیے چل کر جاتا ہے اور لوگوں کے ساتھ یا جماعت کے ساتھ یا مسجد میں نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (مسلم)

گناہوں کو مٹانے والے چند اعمال

(۳۶)عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَا یَمْحُوْ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَ یَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَكَارِهِ وَ كَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَ اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔(رواه مسلم باب فضل اسباغ الوضوء علی المكاره رقم : ۵۸۷ ۱/۱۲۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیا میں تمہیں ایسے عمل نہ بتلاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتے ہیں اور درجے بلند فرماتے ہیں؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتلایئے۔ ارشاد فرمایا ''ناگواری ومشقت کے باوجود کامل وضو کرنا۔ مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا یہی حقیقی

رباط (دشمنانِ دین کی نگرانی کرنا) ہے۔" (مسلم)

بلند آواز سے اذان دیجئے، گناہ معاف

(۳۷)عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه اَنَّ نَبِیَّ اللهِ صلی الله علیه و سلم قال: اِنَّ اللهَ وَ مَلائکتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ وَ یُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَّیَا بِسٍ وَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی مَعَهُ۔(رواه النسائی باب رفع الصوت بالاذان رقم : ٦٤٧)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بلاشبہ اللہ تعالیٰ اگلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں، فرشتے ان کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں، اور مؤذن کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے جو جاندار و بے جان اس کی اذان کو سنتے ہیں اس کی تصدیق کرتے ہیں اور مؤذن کو ان تمام نمازیوں کے برابر اجر ملتا ہے جنہوں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی" (نسائی، ۱/۱۰۶)

پانچوں نمازوں کا اہتمام کیجئے، گناہ معاف

(۳۸)عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی الله عنه اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ یَعْتَمِلُ فَكَانَ بَیْنَ مَنْزِلِهٖ وَ مُعْتَمَلِهٖ خَمْسَةُ اَنْهَارٍ فَاِذَا اَتٰی مُعْتَمَلَهُ عَمِلَ فِیْهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ فَاَصَابَهُ الْوَسَخُ اَوِ الْعَرَقُ فَكُلَّمَا مَرَّ بِنَهْرٍ اغْتَسَلَ مَاكَانَ ذٰلِكَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ فَكَذٰلِكَ الصَّلَاةُ كُلَّمَا عَمِلَ خَطِیْئَةً فَدَعَا وَاسْتَغْفَرَ غُفِرَلَهُ مَا كَانَ قَبْلَهَا. (رواه البزار و الطبرانی فی الاوسط والكبیر و زاد فیه ثُمَّ صَلّٰی صَلَاةً اسْتَغْفَرَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ

مَا كَانَ قَبْلَهَا۔ وفيه : عبدالله بن قريظ ذكره ابن حبان في الثقات و بقية رجاله رجال الصحيح مجمع الزوائد ۳۲/۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''پانچوں نمازیں درمیانی اوقات کے لیے کفارہ ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو صغیرہ گناہ ہوجاتے ہیں وہ نماز کی برکت سے معاف ہوجاتے ہیں۔'' اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ایک شخص کا کوئی کارخانہ ہے جس میں وہ کچھ کاروبار کرتا ہے اس کے کارخانہ اور مکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہیں۔ جب وہ کارخانہ میں کام کرتا ہے تو اس کے بدن پر میل لگ جاتا ہے یا اسے پسینہ آجاتا ہے پھر گھر جاتے ہوئے ہر نہر پر غسل کرتا ہوا جاتا ہے اس بار بار غسل کرنے سے اس کے جسم پر میل نہیں رہتا۔ یہی حال نماز کا ہے کہ جب بھی کوئی گناہ کرلیتا ہے تو دعا استغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ نماز سے پہلے کے تمام گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔''

(۳۹) عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هٰذاَ الْوَرَقُ وَ قَالَ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰاكِرِيْنَ۔(هود : ۱۱۴ وهو جزء من الحديث، رواه احمد ۴۳۷/۵)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گرجاتے ہیں جیسے یہ پتے گر رہے ہیں۔'' پھر آپ نے قرآن کریم کی آیت ﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰاكِرِيْنَ ﴾ تلاوت فرمائی ''آپ دن کے دونوں کناروں اور

رات کے کچھ حصوں میں نماز کی پابندی کیا کیجیے۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہے۔ یہ باتیں مکمل نصیحت کی ہیں ان لوگوں کے لیے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ (مسند احمد)

(۴۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم کَانَ یَقُوْلُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ مَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ۔(رواه مسلم باب فضل الوضوء و الصلوة عقبه رقم ۵۵۲، مسلم ۱/۱۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''پانچوں نمازیں، جمعہ کی نماز پچھلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے پچھلے رمضان تک کے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب کہ ان اعمال کو کرنے والا کبیرہ گناہوں سے بچے۔ (مسلم)

پانچوں نمازوں اور جمعہ کا اہتمام کیجئے

اور جنابت کے بعد غسل کیجئے گناہ معاف

(۴۱) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَاتِ کَفَّارَاتٌ لِمَا بَیْنَهَا، قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَدَاءُ الْاَمَانَةِ؟ قَالَ صلی الله علیه و سلم الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاِنَّ تَحْتَ کُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً۔(رواه ابن ماجه صفحه ۴۴، قال فی الزوائد و اسناده ضعیف و البیهقی و فیه من تکلم فیه و الضیاءُ فی المختاره)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور امانت کا ادا کرنا یہ اپنے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہیں۔'' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! امانت کا ادا کرنا کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنابت کے بعد غسل کرنا، کیوں کہ ہر بال کے نیچے جنابت یعنی نجاست ہوتی ہے۔'' (ابن ماجہ صفحہ ۴۴)

صف میں خالی جگہ ہو تو پُر کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۴۲)عَنْ اَبِیْ حُجَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ سَدَّ فُرْجَةً فِی الصَّفِّ غُفِرَلَهٗ۔ (رواہ البزار و اسنادہ حسن کذا فی مجمع الزوائد ۲/۲۵۱ و طبع آخر ۲/۹۴)

حضرت اَبُوْ حُجَیْفَه رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے صف میں خالی جگہ کو پُر کیا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔''
(بزار مجمع الزوائد)

پانچوں نمازوں کی پابندی کیجئے درمیان کے گناہ معاف

(۴۳)مَامِنْ حَافِظَیْنِ یَرْفَعَانِ اِلَی اللّٰہِ بِصَلَاةِ رَجُلٍ مَعَ صَلَاةٍ اِلَّا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُشْهِدُکُمَا اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ مَا بَیْنَهُمَا۔ (اخرجه البیهقی عن انس)

کِرَاماً کَاتِبِیْن کسی آدمی کی ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز جب اللہ تعالیٰ کی جناب میں پیش کرتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں: ''میں تم دونوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ان دونوں نمازوں کے درمیان میرے بندے سے جو گناہ ہوئے وہ میں نے معاف کر دیئے۔'' (کنز العمال ۷/۲۹۰: ۱۸۹۲۷)

(۴۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم تَحْتَرِقُوْنَ (اَیْ بِارْتِکَابِ الْمَعَاصِیْ) فَاِذَا صَلَّیْتُمُ الصُّبْحَ

غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ غَسَلَتْهَا، ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ غَسَلَتْهَا، ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ غَسَلَتْهَا، ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَنَامُوْنَ فَلَا يُكْتَبُ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَسْتَيْقِظُوْا۔(رواه الطبرانی فی الصغير والاوسط باسناد حسن كذا فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۲۳۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ارتکابِ معاصی سے تم جل رہے ہو اور جب تم صبح کی نماز پڑھ لیتے ہو تو نماز اس کو دھو دیتی ہے اور پھر تم جلنے لگتے ہو، جلنے لگتے ہو، پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے، پھر تم جلنے لگتے ہو، خوب جلنے لگتے ہو۔ اور جب تم عصر کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے۔ پھر تم جلنے لگتے ہو اور خوب جلنے لگتے ہو اور جب تم مغرب کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے۔ پھر تم جلنے لگتے ہو اور خوب جلنے لگتے ہو پھر جب تم عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہو تو یہ اس کو دھو دیتی ہے، پھر تم سو جاتے ہو تو تمہارے خلاف کوئی بات نہیں لکھی جاتی حتیٰ کہ تم بیدار ہو جاؤ۔'' (المعجم الاوسط ۳/۱۱۹: ۲۲۴۵)

(۴۵) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی الله عنه لِيَنْظُرَ مَا اجْتِهَادُهٗ (اَیْ فِی الْعِبَادَةِ) قَالَ فَقَامَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّیْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَكَاَنَّهٗ لم يَرَ الَّذِیْ كَانَ يَظُنُّ (اَیْ مِنْ كَثْرَةِ عِبَادَةِ سَلْمَانَ رضی الله عنه) فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سَلْمَانُ حَافِظُوْا عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَاِنَّهُنَّ كَفَّارَاتٌ لِهٰذِهِ الْجِرَاحَاتِ (اَیْ الصَّغَائِرِ) مَالَمْ تُصِبِ الْمَقْتَلَةَ (اَیِ الْكَبَائِرَ)(رواه الطبرانی فی الكبير موقوفا كذا فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۲۳۶، و فی كنز العمال ۹/۸ : ۲۱۶۳۶)

حضرت طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت سلمان فارسی

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رات گزاری تا کہ آپ کی عبادت میں کوشش کا منظر دیکھیں تو کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی آخری شب میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو گویا انہوں نے وہ منظر نہیں دیکھا جس کا ان کو گمان تھا (یعنی حضرت سلمان کی کثرت عبادت) اور یہ بات حضرت سے عرض بھی کر دی تو آپ نے ارشاد فرمایا ان پانچوں نمازوں کی محافظت کرو کیوں کہ یہ فرض نمازیں چھوٹے چھوٹے گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔''

(۴۶) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم اَلْمُسْلِمُ یُصَلِّیْ وَ خَطَایَاہُ مَرْفُوْعَۃٌ عَلٰی رَاْسِہٖ کُلَّمَا سَجَدَ تَحَاتُّ عَنْہُ (اَیْ تَتَسَاقَطُ) فَیَفْرَغُ مِنْ صَلَاتِہٖ وَ قَدْ تَحَاتَّتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ۔(کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۲۳۷)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں اس کے سر پر رکھی ہوئی ہوتی ہیں جب وہ سجدہ کرتا ہے تو اس کی خطائیں اس سے گر جاتی ہیں جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس حال میں فارغ ہوتا ہے کہ اس کی خطائیں اس سے جھڑ چکی ہوتی ہیں۔'' (کنز العمال ۸/ ۸: ۲۱۶۳۵ وعزاہ لابن زنجویہ)

(۴۷) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ رَکَعَ رَکْعَۃً اَوْ سَجَدَ سَجْدَۃً رَفَعَ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً۔(رواہ احمد و البزار بنحوہ باسناد حسن ھکذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۲۵۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جس آدمی نے اللہ کے لیے رکوع کیا یا سجدہ کیا تو اللہ اس رکوع، سجدہ کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے اور ایک خطا معاف فرمائیں گے۔''

جنگل میں رہنے والا جب اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں

(۴۸) يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ راعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شِظْيَةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَ يُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَ يُقِيْمُ لِلصَّلَاةِ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔(اخرجه احمد و سعيد بن منصور و ابوداؤد و النسائی والكعبی و الطبرانی والبيهقی عن عقبة بن عامر رضی الله عنه)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی بکریاں چرانے والا کسی پہاڑ کی جڑ میں (یا جنگل میں) اذان کہتا ہے اور نماز پڑھنے لگتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اس سے بے حد خوش ہوتا ہے اور تعجب وتفاخر سے فرشتوں سے فرماتا ہے دیکھو جی میرا بندہ اذان کہہ کر نماز پڑھنے لگا یہ سب میرے ڈر کی وجہ سے کررہا ہے۔ میں نے اس کی مغفرت کردی اور جنت کا داخلہ طے کردیا۔'' (کذا فی کنز العمال ۷/۲۹۴ واللفظ لابی داؤد باب الاذان فی السفر ۱/۱۷۰)

نماز کے لیے پیدل آیئے اور جایئے، ہر قدم پر ایک گناہ معاف

(۴۹) عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه و سلم مَنْ رَاحَ اِلٰى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخَطْوَةٌ تَمْحُوْا عَنْهُ سَيِّئَةً وَ خَطْوَةٌ تَكْتُبُ لَهٗ حَسَنَةً ذَاهِبًا وَّ رَاجِعًا۔(رواه احمد باسناد حسن و الطبرانی و ابن حبان فی صحيحه كذا فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۲۰۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ''جو آدمی اس مسجد کی طرف چلے جہاں با جماعت نماز ہوتی ہو تو ہر ایک قدم اس کی ایک خطا کو مٹا دے گا اور دوسرے قدم پر ایک نیکی لکھی جائے گی آتے ہوئے بھی اور جاتے ہوئے بھی۔''

اذان سن کر درج ذیل دعا پڑھئے آپ کے گناہ معاف

(۵۰) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ : وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ و سلم رَسُوْلًا غَفَرَاللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ غُفِرَلَہٗ ذَنْبُہٗ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ غُفِرَلَہٗ۔(رواہ مسلم والترمذی و النسائی و غیرھم کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۱۸۵)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص موذن کی اذان سننے کے وقت (یعنی جب وہ اذان پڑھ کر فارغ ہوجائے) یہ دعا پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

جس نے سجدہ میں تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہا اس کے گناہ معاف

(۵۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ قَالَ وَھُوَ سَاجِدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَبِّ اغْفِرْلِیْ لَمْ یَرْفَعْ (اَیْ رَاْسَہٗ مِنَ

السُّجُوْدِ) حَتّٰی یُغْفَرَلَهٗ۔(رواه ابن مخلد والدیلمی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس آدمی نے سجدہ کی حالت میں تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہا، سجدے سے وہ سر اٹھانہیں پائے گا کہ اس کی مغفرت کردی جائے گی۔''

(کنز العمال ۷/ ۴۶۵: ۱۹۸۰۸)

جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھی اس کے دن کے گناہ معاف

(۵۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ صَلّٰی قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهٗ یَوْمَهٗ ذٰلِکَ۔(رواه ابن عساکر کذا فی البدایة جلد ۱، صفحه ۲۵۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ اس کے اس دن کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔'' (کنز العمال ۷/ ۳۷۵: ۱۹۳۵۶)

جس نے عصر سے پہلے چار رکعت سنت پڑھی اس کے گناہ معاف

(۵۳) عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ یُصَلُّوْنَ هٰذِهِ الْاَرْبَعَ الرَّکْعَاتِ قَبْلَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَمْشِیَ عَلَی الْاَرْضِ مَغْفُوْرًا لَهَا حَقًّا۔(رواه الطبرانی فی الاوسط کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۴۰۴)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''میری امت مسلسل عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتی رہے گی حتی کہ وہ زمین پر اس حال میں چلے گی کہ یقیناً اس کی مغفرت کی جا چکی ہوگی''

(کنز العمال ۷/۳۸۴:۱۹۴۱۱)

جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں اس کے گناہ معاف

(۵۴) عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رضی الله عنه قَالَ رَأَیْتُ حَبِیْبِیْ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم یُصَلِّیْ بَعْدَ المَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ، وَقَالَ: صلی الله علیه و سلم مَنْ صَلّٰی بَعْدَ المَغْرِبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَ اِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(رواہ الطبرانی و الثلا ثة كذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۴۰۴)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے،اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''جو بندہ مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے گا اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

جوظہر وعصر اور مغرب وعشاء کے درمیان

عبادت کرتا رہا اس کے گناہ معاف

(۵۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ اَحْیٰی مَا بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَمَا بَیْنَ المَغْرِبِ والعِشَاءِ غُفِرَلَهٗ وَ شَفَعَ لَهٗ مَلَکَانِ۔ (اخرجه ابو الشیخ و ابن حبان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص ظہر اور عصر کے درمیان اور مغرب اور عشاء کے درمیان جاگتا رہا (یعنی عبادت کرتا رہا) اس کی مغفرت کردی جائے گی اور (بروز قیامت) دو فرشتے اس کے لیے سفارش کریں گے۔''

میاں بیوی ایک دوسرے کو بیدار کریں

اور تہجد پڑھیں دونوں کے گناہ معاف

(۵٦) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ وَ ابی سَعِیْدٍ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا اَوْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جَمِیْعًا کُتِبَا فِی الذَّاکِرِیْنَ اللّٰهَ وَالذَّاکِرَاتِ.(رواه ابو داؤد و اخرجه الطبرانی و لفظه)

عَنْ أَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم مَا مِنْ رَجُلٍ یَسْتَیْقِظُ مِنَ اللَّیْلِ فَیُوْقِظُ اِمْرَاَتَهٗ فَاِنْ غَلَبَهَا النَّوْمُ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَاءَ فَیَقُوْمَانِ فِیْ بَیْتِهِمَا فَیَذْکُرَانِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ سَاعَةً مِنَ اللَّیْلِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا.(کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۴۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب خاوند رات کو اپنی بیوی کو اٹھائے پھر دونوں تہجد پڑھیں تو ان دونوں کو بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے'' (رواہ ابوداؤد)

اور طبرانی نے الفاظِ حدیث یوں نقل کیے ہیں ''جو آدمی رات کو بیدار ہو کر اپنی بیوی کو جگائے جس پر نیند کا غلبہ ہو رہا ہو (اور غلبۂ نیند کی وجہ سے اگر وہ نہ اٹھ سکی) تو

اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا دے دیا، پھر دونوں اپنے گھر میں عبادت کے لیے کھڑے ہوئے اور رات کی ایک گھڑی اللہ عزوجل کا ذکر کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔'' (کنز العمال ۷/۹۳: ۲۱۴۳۹)

صلاۃ التسبیح پڑھئے سارے گناہ معاف

(۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی الله عنه : يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ اَوْقَالَ لَكَ : عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ قَدِيْمَهٗ و حَدِيْثَهٗ خَطَأَهٗ وَعَمَدَهٗ صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ سِرَّهٗ وَ عَلَانِيَتَهٗ (عَشْرُ خِصَالٍ) اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَ اَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَ اَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا (اَیْ قَبْلَ الْقِيَامِ لِلرَّكْعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا) فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ.

اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً۔(اخرجه النسائی و ابوداؤد ۱/۱۸۳ و ۱۸۴ و ابن ماجه و البیهقی فی الدعوات والدارقطنی و ابن حبان و الطبرانی و الحاکم و ابن خذیمه فی صحیحه)

و صححه الحاكم و حسنهٗ جماعة منهم ابن منده والمنذری و ابن الصلاح والنووی و السبکی و ابن حجر رحمهم الله وَقَالَ لَهٗ شَوَاهِدُ تُقَوِّیْهِ، وَقَدْ رَوَاه ابوداؤد مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَمْرٍو رضی الله عنه باسنادٍ لا بأس به و لفظهٗ قَالَ لِی النَّبِیُّ صلی الله علیه و سلم اِئْتِنِیْ غَدًا اَحْبُوْکَ وَ اُثِیْبُکَ وَ اُعْطِیْکَ قَالَ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ یُعْطِیْنِیْ عَطِیَّةً قَالَ صلی الله علیه و سلم اِذَازَالَ النَّهَارُ فَقُمْ فَصَلِّ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ (فَذَکَرَ نَحْوَهٗ) وَ فِیْهِ : فَاِنَّکَ لَوْ کُنْتَ اَعْظَمَ اَهْلِ الْاَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَلَکَ بِذَالِکَ قَالَ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَسْتَطِعْ اُصَلِّیْهَا تِلْکَ السَّاعَةَ۔ قَالَ صلی الله علیه و سلم صَلِّهَا مِنَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اَیْ فِیْ اَیِّ سَاعَةٍ مِنَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ (و اخرجه البیهقی و قال المنذری رواه هذا الحدیث ثقاةٌ)

و رواه الحاکم من حدیث عبدالله بن عمر رضی الله عنهما قَالَ وَجَّهَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رضی الله عنه اِلٰی بِلَادِ الْحَبْشَةِ فَلَمَّا قَدِمَ اِعْتَنَقَهٗ وَ قَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیْهِ ثُمَّ قَالَ صلی الله علیه و سلم اَلَا اَهَبُ لَکَ اَلَا اُبَشِّرُکَ اَلَا اَمْنَحُکَ۔ اَلَا اُتْحِفُکَ قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم تُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ بِالْحَمْدِ وَ سُوْرَةٍ ثُمَّ تَقُوْلُ بَعْدَ الْقِرَاءَ ةِ وَ اَنْتَ قَائِمٌ قَبْلَ الرُّکُوْعِ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ واللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْکَعُ فَتَقُوْلُهُنَّ عَشْرًا تَمَامَ هٰذِهِ الرَّکْعَةِ (اَیْ تَقُوْلُ فِیْ کُلِّ رُکْنٍ مِنْهَا عَشْرًا وَ فِی الْاِعْتِدَالِ مِنَ الرُّکُوْعِ عَشْرًا وَ فِی السُّجُوْدِ عَشْرًا وَ فِی الْجُلُوْسِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ عَشْرًا وَ فِی السَّجْدَةِ الثَّانِیَةِ عَشْرًا وَ قَبْلَ الْقِیَامِ اِلَی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ عَشْرًا) قَبْلَ اَنْ تَبْتَدِءَ بِالرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ تَفْعَلُ فِیْ ثَلَاثِ رَکَعَاتٍ کَمَا وَصَفْتُ لَکَ حَتّٰی تَتِمَّ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ۔(کذا فی الترغیب جلد:۱ صفحة ۴۷۰)

قَالَ الحَاكِمُ هٰذا اسْنَادٌ صَحِيْحٌ لَا غُبَارَ عَلَيْه و تعقّبَ

وَقَالَ الزركشي غَلَطَ ابْنُ الْجَوْزِيّ فِيْ اِخراجِ حَدِيْثِ صَلاة التَّسْبِيْحِ فِيْ الْمَوْضُوْعَاتِ لِاَنَّهُ رُوِيَ مِنْ ثَلاثِ طُرُقٍ وَلَا يَلْزَمُ مِنْ ضُعْفِ بَعْضِهَا كَوْنُ الْحَدِيْثِ مَوْضُوْعًا وَ قَالَ الشَّوْكَانِيُّ وَ تُحْفَةُ الذَّاكِرِيْنَ قَالَ السُّبْكِيُّ صَلَاةُ التَّسْبِيْحِ مِنْ مُهِمَّات مَسَائِلِ الدِّيْنِ وَلَا تَغْتَرُّ بِمَا فُهِمَ مِنْ بَعْضِهِمْ مَنْ رَدَّهَا وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ اِنَّ طُرُقَهُ كُلَّهَا ضَعِيْفَةٌ وَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما يَقْرُبُ مِنَ الْحَسَنِ وَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ : صَلَاةُ التَّسْبِيْحِ مُرَغَّبٌ فِيْهَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّعْتَادَهَا فِيْ كُلِّ حِيْنٍ وَلَا يُتَغَافَلُ عَنْهَا وَ فِيْ رِوَايَةٍ لابْنِ الْمُبَارَكِ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً قَبْلَ قِرَاءَةِ الفاتِحَةِ وَالسُّوْرَةِ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ القِرَاءَةِ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِيْ الرُّكُوْعِ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي الرَّفْعِ مِنْهُ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي السُّجُوْدِ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فَهٰذِهِ خَمْسٌ وَ سَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَالَ السُّبْكِيُّ وَجَلَالَةُ ابْنِ الْمُبَارَكِ : تَمْنَعُ مِنْ مُخَالَفَتِهِ وَ اِنَّمَا اُحِبُّ الْعَمَلَ بِمَا تَضَمَّنَهُ حَدِيْثُ ابْنِ عباسٍ رضی الله عنهما تَارَةً وَ بِحَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ تَارَةً اُخْرىٰ، اِنْتَهٰى مِنَ الدِّيْنِ الْخَالِصِ۔(و قد اطال الكنانی فی كتابه "تنزيه الشريعة" الدفاع عن اسانيد هذا الحديث مما يشفى الصدور فارجع اليه قال ابن تيميه "حديثٌ موضوعٌ" ولم يصب فی هذا بل هو حديث ضعيف)

حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباس سے فرمایا ''اے میرے چچا کیا میں تمہیں ایک عطیہ کروں؟ ایک بخشش کروں؟ ایک چیز بتاؤں؟ تمہیں دس چیزوں کا مالک بناؤں؟ جب تم اس کام کو کرو گے تو حق تعالیٰ شانہ تمہارے سب گناہ پہلے پچھلے پرانے اور نئے، غلطی سے کیے ہوئے اور جان بوجھ کر کیے ہوئے چھوٹے اور بڑے، چھپ کر کیے ہوئے اور کھلم کھلا کیے ہوئے سب ہی

معاف فرمادے گا وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نفل (صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھ کر) پڑھو اور ہر رکعت میں جب الحمد اور سورت پڑھ چکو تو رکوع سے پہلے کھڑے ہوئے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ مرتبہ پڑھو، پھر جب رکوع کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو، پھر جب رکوع سے کھڑے ہو تو دس مرتبہ پڑھو۔ پھر جب سجدہ کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو، پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھو تو دس مرتبہ پڑھو پھر جب دوسرے سجدہ میں جاؤ تو دس مرتبہ اس میں پڑھو، پھر جب دوسرے سجدہ سے اٹھو تو (دوسری رکعت میں) کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو۔ ان سب کی میزان ۷۵ ہوئی۔ اسی طرح ہر رکعت میں ۷۵ دفعہ ہوگا۔ اگر ممکن ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ تو پڑھ ہی لو۔

ابوداؤد نے الفاظِ حدیث یوں نقل کیے ہیں۔

ایک صحابی کہتے ہیں کہ مجھ سے حضور ﷺ نے فرمایا ''کل صبح کو آنا تم کو ایک بخشش کروں گا، ایک چیز دوں گا، ایک عطیہ کروں گا۔'' وہ صحابی کہتے ہیں میں ان الفاظ سے یہ سمجھا کہ کوئی (مال) عطا فرمائیں گے (جب میں حاضر ہوا) تو فرمایا: ''جب دوپہر کو آفتاب ڈھل چکے تو چار رکعت نماز پڑھو۔'' اسی طرح سے بتایا جو پہلی حدیث میں گزرا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ ''اگر تم ساری دنیا کے لوگوں سے زیادہ گنہگار ہو تو تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔'' میں نے عرض کیا: اگر اس وقت میں کسی وجہ سے نہ پڑھ سکوں؟ تو ارشاد فرمایا کہ ''جس وقت ہو سکے دن میں یا رات میں پڑھ لیا کرو۔''

حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمر کی حدیث کے الفاظ یوں نقل کیے ہیں۔

حضورِ اقدس ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت جعفر کو حبشہ بھیج دیا تھا جب

وہ وہاں سے واپس مدینہ طیبہ پہنچے تو حضور ﷺ نے ان کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا پھر فرمایا "کیا میں تم کو ایک چیز نہ دوں؟ کیا میں تم کو ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ کیا میں تم کو بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو تحفہ نہ دوں؟" انہوں نے عرض کیا ضرور۔ حضور ﷺ نے فرمایا "چار رکعت نماز پڑھو" پھر اسی طریقہ سے بتائی جو اوپر گذرا اس حدیث میں ان چار کلموں کے ساتھ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بھی آیا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کا یہ طریقہ نقل کیا گیا ہے کہ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ پڑھنے کے بعد الحمد شریف پڑھنے سے پہلے پندرہ دفعہ ان کلموں کو پڑھے پھر اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر الحمد شریف اور پھر کوئی سورت پڑھے۔ سورت کے بعد رکوع سے پہلے دس مرتبہ پڑھے، پھر رکوع میں دس مرتبہ، پھر رکوع سے اٹھ کر، پھر دونوں سجدوں میں اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھے یہ ۷۵ ہوگئی (لہٰذا دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر پڑھنے کی ضرورت نہیں رہی) علامہ سبکیؒ فرماتے ہیں کہ یہ نماز بڑی اہم ہے۔ بعض لوگوں کے انکار کی وجہ سے دھوکہ میں نہ پڑنا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ صلاۃ التسبیح کی ترغیب دی گئی ہے اس کا عادی بننا مستحب ہے اس سے غفلت نہیں برتنی چاہیے۔

مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھے سارے گناہ معاف

(۵۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ لَمَّا فَرَغَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنْ بِنَاءِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سَأَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهٗ و مُلْكًا لَا يَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ وَلَايَاْتِیَ هٰذَا الْمَسْجِدَ اَحَدٌ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ فِيْهِ اِلَّاخَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم اَمَّا اثْنَتَانِ فَقَدْ

اُعْطِیَهُمَا وَاَرْجُوْا اَنْ یَکُوْنَ قَدْ اُعْطِیَ الثَّالِثَةَ۔(رواہ احمد و النسائی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۲۱۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ سے یہ تین دعائیں مانگیں:

(۱) ایسا فیصلہ عطا فرما جو حکم الٰہی کے موافق ہو۔

(۲) اے اللہ مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے سوا کسی اور کے لیے مناسب نہ ہو۔

(۳) جو بھی بندہ اس مسجد میں صرف نماز پڑھنے کی غرض سے حاضر ہو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے جس طرح ماں سے پیدائش کے دن تھا (یعنی کچھ بھی گناہ باقی نہ رہیں۔)'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بہر حال پہلی دو دعائیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبول کر لی گئیں اور مجھے اللہ کی ذاتِ عالی سے امید ہے کہ ان کی تیسری دعاء بھی قبول فرمالی گئی۔'' (النسائی فی کتاب المساجد ۱۱۲/۱، بالفاظ متقاربۃ)

جمعہ کے دن فجر کی نماز باجماعت پڑھے گناہ معاف

(۵۹) عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم مَا مِنَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ صَلَاةٌ اَفْضَلَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْ الْجَمَاعَةِ وَ مَا اَحْسَبُ مَنْ شَهِدَهَا مِنْکُمْ اِلَّا مَغْفُوْرًا لَهٗ۔

(رواہ البزار و الطبرانی)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جمعہ کے دن فجر کی نماز باجماعت پڑھنے سے کوئی نماز افضل نہیں ہے، اور میرا

گمان یہ ہے کہ جو آدمی فجر کی نماز با جماعت پڑھے گا اس کی ضرور بالضرور مغفرت کردی جائے گی۔'' (کنز العمال ۷/۳۶۹:۱۹۳۱۵)

شب قدر میں خوب نماز پڑھو اور

رمضان میں روزے رکھو گناہ معاف

(۶۰) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (اِحْتِسَابًا ای يطلب الاجر من الله وحده) (رواه البخاری فی كتاب الایمان صفحه ۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت) کے لیے کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، اور جو شخص رمضان المبارک کا روزہ رکھے ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے تو اس کے گذشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔''

مغرب اور عشاء کے درمیان نماز

پڑھے دن بھر کے گناہ معاف

(۶۱) عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِيْمَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ (وَهُمَا الْمَغْرِبُ وَالعِشَاءُ) فَاِنَّهَا تُذْهِبُ بِمُلَاغَاةِ النَّهَارِ (اَیْ تُذْهِبُ بِآثَارِهَا وَتَمْحُوْهَا۔ أخرجه الديلمی، كنز

العمال ۷/۳۸۷ : ۱۹۴۲۵)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کو لازم پکڑو کیوں کہ یہ دن بھر کے گناہوں اور بیہودگیوں کو صاف کر دے گی۔''

جس نے رضائے الٰہی کے لیے مسجد بنائی

یا کنواں کھودا اس کے گناہ معاف

(۶۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ بَنىٰ مَسْجِدًا يَرَاهُ اللّٰهَ (اَیْ خَالِصًا لِوَجْهِهٖ) بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِیْ الْجَنَّةِ فَاِنْ مَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ غُفِرَلَهٗ وَمَنْ حَفَرَ بِئْرًا يَرَاهُ اللّٰهَ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِیْ الْجَنَّةِ فَاِنْ مَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ غُفِرَلَهٗ.(رواہ الطبرانی فی الأوسط کنز العمال ۷/۶۵۵ : ۲۰۷۶۳ و فیہ" ومن حفر قبرًا" مکان بئرًا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے خالص اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنائی تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے اگر اسی دن مر گیا تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی، اور جس نے اللہ کی رضا کے لیے کنواں کھودا تو اس کے لیے اللہ جنت میں گھر بنائیں گے اگر وہ اسی دن مر گیا تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔''

دس مرتبہ اللہ اکبر دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ کہیے:

اے اللہ میری مغفرت فرما دے، آپ کے گناہ معاف

(۶۳)عَنْ سَلْمٰى اُمِّ بَنِىْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مَوْلىٰ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ

عليه وسلم انّها قالَتْ:يا رَسُوْلَ اللهِ! اَخبِرْنِی بِکَلِمَاتٍ وَلا تُکْثِرْ عَلَیَّ، قال قُوْلِیْ : اللّٰهُ اَکْبَرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ یَقُوْلُ اللّٰهُ : هٰذَا لِیَ وَ قُوْلِیْ، سُبْحَانَ اللهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ، یَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا لِیَ وَ قُوْلِیْ:اللّٰهُمَّ اغفِرْلِیْ، یَقُوْلُ قَدْ فَعَلْتُ: فَتَقُوْلِیْنَ عَشْرَ مِرَارٍ، یَقُوْلُ قَدْ فَعَلْتُ۔(رواه الطبرانی و رجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۹)

حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے چند کلمات بتادیجیے مگر زیادہ نہ ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس مرتبہ اللہ اکبر کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لیے ہے۔ دس مرتبہ سبحان اللہ کہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے لیے ہے، اور کہو اَللّٰهُمَّ اغفِرْلِی ''اے اللہ! میری مغفرت فرمادے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں نے مغفرت کردی، تم اس کو دس مرتبہ کہو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ فرماتا ہے میں نے مغفرت کردی۔'' (طبرانی و مجمع الزوائد)

تیسرے کلمہ کا ورد کیجیے گناہ معاف

(۶۴)عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم: قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ واللّٰهُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ فَاِنَّهُنَّ الْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ وَهُنَّ یَحْطُطْنَ الْخَطَایَا کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا، وَهُنَّ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ۔(رواه الطبرانی باسنادین فی احد هما عمر بن راشد الیمامی و قد وثق علی ضعفه و بقیة رجاله رجال الصحیح مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۴ (۱۰/۹۳)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہا کرو، یہ باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) ہیں، اور یہ گناہوں کو

اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح درخت سے (سردی کے موسم میں) پتے جھڑتے ہیں اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔" (طبرانی و مجمع الزوائد)

مندرجہ ذیل دعا کیجئے گناہ معاف

(٦٥)۔عَنْ بلال بن يسار بن زَيْدٍ مولى النبي صلى الله عليه و سلم قال حدثني أبي عن جدي رضي الله عنه اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَلَهُ وَ اِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ.(رواه ابوداؤد باب في الاستغفار رقم : ١٥١٧، و رواه الحاكم من حديث ابن مسعود و قال صحيح على شرط مسلم الا انه قال يَقُوْلُهَا ثَلاَثًا ووافقه الذهبي ١١٨/٢)

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے اس کی مغفرت کردی جائے گی اگر چہ وہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہو۔" ایک روایت میں ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہیں، قائم رکھنے والے ہیں اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔" (ابوداؤد، مستدرک حاکم)

آپ کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں

تو مندرجہ ذیل کلمات کہئے سارے گناہ معاف

(٦٦)عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ يَقُوْلُ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا باللهِ اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خطاياهُ ولَوْ كانَتْ مثل زَبَدِ البَحْرِ۔(رواه الترمذی و قال هذا حديث حسن غريب باب ماجاء فی فضل التسبيح والتكبير و التحميد رقم ۳۴۶۰ و زاد الحاكم سُبْحَانَ اللهِ وَالحَمْدُ لِلّٰهِ و قال الذهبی : حاكم ثقة و زيادته مقبولة ۵۰۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ''زمین پر جو شخص بھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھتا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔(ترمذی ۲/۱۸۴)

ایک روایت میں یہ فضیلت سُبْحَانَ اللهِ وَالحَمْدُ لِلّٰهِ کے اضافہ کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔(مستدرک حاکم)

سو مرتبہ سبحان اللہ کہئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ایک ہزار گناہ معاف

(۶۷)عَنْ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه و سلم فقال: اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ : كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَ تُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ۔(رواه مسلم باب فضل التهليل و لتسبيح والدعاء رقم : ۶۸۵۲)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے ارشادفرمایا ''کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟'' آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی نے پوچھا

کہ ہم میں سے کوئی آدمی ایک ہزار نیکیاں کس طرح کما سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو شخص سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے گا اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے ایک ہزار گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“

(مسلم ۲/ ۳۴۵)

بازار میں مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر قدم رکھیے دس لاکھ گناہ معاف

(۶۸)عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْیءٍ قَدِیْرٌ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَ مَحَاعَنْہُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ۔(رواہ الترمذی و قال ھذا حدیث غریبٌ باب مایقول اذا دخل السوق : رقم ۳۴۲۸)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس شخص نے بازار میں قدم رکھتے ہوئے یہ کلمات پڑھے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْیءٍ قَدِیْرٌ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں، اور اس کی دس لاکھ خطائیں مٹا دیتے ہیں، اور دس لاکھ درجے اس کے بلند کر دیتے ہیں۔“ (ترمذی)

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہئے آپ کے گناہ معاف

(٦٩)اِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ خَرَقَتِ السَّمٰوٰتِ حَتّٰى تَقِفَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ فَيَقُوْلُ اُسْكُنِىْ فَتَقُوْلُ كَيْفَ اَسْكُنُ وَلَمْ يُغْفَرْ لِقَائِلِىْ فَيَقُوْلُ مَا اَجْرَيْتُكِ عَلٰى لِسَانِهٖ اِلَّا وَ قَدْ غُفِرَ لَهٗ۔(اخرجه الديلمی عن انس)

جب مسلمان بندہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو یہ کلمہ آسمانوں کو چیرتا ہوا اللہ کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں "ٹھہر جا۔" وہ عرض کرتا ہے کہ کیسے ٹھہر جاؤں حالانکہ میرے پڑھنے والے کی مغفرت نہیں ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں "میں نے اس کی مغفرت کرنے کے لیے ہی تجھ کو اس کی زبان پر جاری کیا تھا۔ (کنز العمال ١/ ٤٨: ١٣٥)

(٧٠) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ فِىْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا طُمِسَتْ مَا فِىْ صَحِيْفَتِهٖ مِنَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى تُسْكَنَ اِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْحَسَنَاتِ۔(رواه ابو يعلى، مسند ابو يعلى ٣/٤٤٥ : ٣٥٩٩۔ و فيه عثمان بن عبدالرحمن و هو متروک مجمع الزوائد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو بھی بندہ کسی وقت بھی دن میں یا رات میں لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں سے برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔"

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہئے آپ کے گناہ معاف

(٧١)اِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اللّٰهُ يَا مَلَائِكَتِىْ عَلِمَ عَبْدِىْ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ رَبٌّ غَيْرِىْ، اُشْهِدُ كُمْ اَنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ۔ (اخرجه ابن

عساکر عن انس رضی اللہ عنہ)

جب بندہ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ کہتا ہے تو حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ''اے میرے فرشتو! میرے بندے نے جان لیا کہ میرے علاوہ اس کا کوئی رب نہیں ہے اور میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی۔''

(کنز العمال ۱/ ۴۸: ۱۳۶)

سونے والا جب کروٹ بدلے درج ذیل کلمات کہے گناہ معاف

(۷۲)اِذَا نَامَ الْعَبْدُ عَلٰی فِرَاشِہٖ اَوْ عَلٰی مَضْجَعِہٖ مِنَ الْاَرْضِ الَّتِیْ ھُوَ فِیْھَا فَانْقَلَبَ فِیْ لَیْلَۃٍ عَلٰی جَنْبِہِ الْاَیْمَنِ اَوْجَنْبِہِ الْاَیْسَرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْیءٍ قَدِیْرٌ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلَائِکَۃِ: اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ لَمْ یَنْسَنِیْ فِیْ ھٰذَا الْوَقْتِ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ رَحِمْتُہٗ وَ غَفَرْتُ لَہٗ۔(اخرجہ ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلۃ و ابن النجار عن انسٍ رضی اللہ عنہ)

جب بندہ اپنے بستر پر یا زمین پر سونے کے لیے لیٹتا ہے پھر رات کو دائیں جانب یا بائیں جانب کروٹ لیتا ہے پھر وہ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْیءٍ قَدِیْرٌ پڑھتا ہے تو حق تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں ''میرے بندے کو دیکھو اس وقت بھی میرا بندہ مجھے بھولا نہیں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس پر رحمت نازل کی اور اس کی مغفرت کر دی۔''

(کنز العمال ۱۵/ ۳۴۵: ۴۱۳۱۵)

سچے دل سے کلمہ پڑھئے آپ کے گناہ معاف

(۷۳) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَ ھِیَ تَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ یَرْجِعُ ذٰلِکَ اِلیٰ قَلْبِ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَاللّٰہُ لَہٗ (اخرجہ احمد و النسائی و ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص اس حال میں مرے کہ لَا اِلٰہَ اَلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہُ کی صدق دل کے ساتھ گواہی دیتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔''

(رواہ ابن ماجہ فی فضل لا الہ الا اللہ صفحہ ۱۶۹، اشرفی)

فجر کی نماز کے بعد سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھئے سارے گناہ معاف

(۷۴) عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ سَبَّحَ اللہَ فِیْ دُبُرِ صَلَاۃِ الغَدَاءِ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ وَ ھَلَّلَ مِائَۃَ تَھْلِیْلَۃٍ غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبدِ الْبَحْرِ۔ (رواہ النسائی، کذا فی کنز العمال ۱/ ۴۶۴ : ۲۰۱۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے صبح کی نماز کے بعد سو (۱۰۰) مرتبہ سبحان اللہ اور سو (۱۰۰) مرتبہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ پڑھا تو اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ، ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اور ایک بار درج ذیل دعا پڑھئے سارے گناہ معاف

(۷۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَا ثًا وَّ ثَلَا ثِیْنَ وَ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلَا ثًا وَّ ثَلَا ثِیْنَ وَ كَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَا ثًا وَّ ثَلَا ثِیْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ ثُمَّ قَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَلَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَ اِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(اخرجه مسلم و غیره کنز العمال /۱۲۹ : ۳۴۶۰ و عزاه لمسلم و احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ اور الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ پڑھے یہ ۹۹ ہو گئے پھر ۱۰۰ کو پورا کرنے کے لیے کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔‘‘

درج ذیل دو کام کیجئے سارے گناہ معاف

(۷۶) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم خَصْلَتَانِ لَا یُحْصِیْهِمَا عَبْدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ هُمَا یَسِیْرٌ وَمَنْ یَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِیْلٌ یُسَبِّحُ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَیَحْمِدُهٗ عَشْرًا وَیُكَبِّرُهٗ عَشْرًا فَتِلْكَ مِئَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ بِاللِّسَانِ (اَیْ عَقِبَ الْخَمْسِ الصَّلَوٰتِ) وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ مِئَةٍ فِی الْمِیْزَانِ (لِاَنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرَةِ اَمْثَالِهَا) وَ

إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ يَحْمِدُ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ مِئَةٌ بِاللِّسَانِ وَ أَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : وَ أَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِيْ يَوْمِهٖ وَ لَيْلَتِهٖ أَلْفَيْنِ وَ خَمْسَ مِأْةِ سَيِّئَةً ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَعْقِدُهُنَّ بِيَدِهٖ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ لَا يُحْصِيْهَا؟ قَالَ صلى الله عليه و سلم : يَأْتِيْ أَحَدَ كُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا وَيَأْتِيْهِ عِنْدَ مَنَامِهٖ فَيُنَوِّمُهٗ (أَيْ حَتّٰى لَا يَأْتِيْ بِهٰذِهِ الْأَذْكَارِ فِيْ مَوَاطِنِهَا) (رواه ابوداؤد و الترمذی و قال حدیث حسن صحیح و النسائی و ابن ماجه و ابن حبان فی صحیحه و اللفظ له کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۴۵۳، ترمذی باب بلا ترجمة بعد باب التسبیح و التکبیر و التحمید عند المنام ۱۷۷/۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جوان پر عمل کرے وہ جنت میں داخل ہو، اور وہ دونوں بہت سہل ہیں یعنی آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں (۱) تم میں سے کوئی آدمی ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ کہے اور دس مرتبہ الحمدللہ کہے اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے یہ پڑھنے میں تو ۱۵۰ ہوئیں لیکن اعمال کے ترازو میں پندرہ سو (۱۵۰۰) ہوں گی۔ (۲) یہ کہ سوتے وقت سبحان اللہ الحمدللہ ۳۳، ۳۳ مرتبہ پڑھے اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھے تو یہ پڑھنے میں سو (۱۰۰) مرتبہ ہوئیں اور ثواب کے اعتبار سے ایک ہزار ہوئیں۔'' (اس لیے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گناہ ملتا ہے) پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اور تم میں سے کون شخص دن رات میں پچیس سو (۲۵۰۰) گناہ کرے گا؟

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان تسبیحات کو اپنی انگلیوں پر شمار فرماتے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ کسی نے

پوچھا: یا رسول اللہ! یہ کیا بات ہے کہ ان پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نماز کے بعد شیطان آتا ہے اور کہتا ہے فلاں ضرورت ہے، فلاں کام ہے، اور جب سونے کا وقت ہوتا ہے وہ ادھر ادھر کی ضرورتیں یاددلاتا ہے جس سے پڑھنا رہ جاتا ہے۔''

نماز کے بعد درج ذیل تسبیح پڑھئے گناہ معاف

(۷۷) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ قَالَ دُبُرَ الصَّلَاۃِ : سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَامَ مَغْفُوْرًا لَہٗ۔(رواہ البزار، کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۵۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص نماز کے بعد کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وہ شخص اس حال میں کھڑا ہوگا کہ اس کی مغفرت ہوچکی ہوگی۔''

جمعہ کی نماز سے فارغ ہوکر سبحان اللہ العظیم وبحمدہ سو مرتبہ کہا کرو

آپ کے ایک لاکھ اور والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف

(۷۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ : مَنْ قَالَ بَعْدَمَا یَقْضِیُ الْجُمُعَۃَ (اَیْ یُصَلِّیْھَا) سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ اَلْفِ ذَنْبٍ وَلِوَالِدَیْہِ اَرْبَعَۃً وَّ عِشْرِیْنَ اَلْفَ ذَنْبٍ۔(رواہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ صفحہ ۱۶۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے جمعہ کی نماز سے فارغ ہوکر ''سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ'' سو

(۱۰۰) مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک لاکھ گناہ معاف فرمادیں گے اور اس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف فرمادیں گے۔''

صبح وشام سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھئے سارے گناہ معاف

(۷۹) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ اِذَا اَمْسٰی مِأَةَ مَرَّةٍ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ وَ اِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(اخرجه الحاکم و صححه و ابن ابی الدنیا وَیَأتی بعد ذلک نحوه من ابی الدرداء کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۴۵۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص صبح کو سو (۱۰۰) مرتبہ اور شام کو سو (۱۰۰) مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ پڑھے اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔'' (کنز العمال ۱/۲/۴۷۲: ۲۰۵۲ وعزاہ حب ک عن ابی ہریرہ)

(۸۰) عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم لَا یَدَعُ رَجُلٌ مِنْكُمْ اَنْ یَعْمَلَ لِلّٰهِ كُلَّ یَوْمٍ اَلْفَیْ حَسَنَةٍ حِیْنَ یُصْبِحُ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ مِئَةَ مَرَّةٍ فَاِنَّهَا اُلْفَا حَسَنَةٍ وَاللهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَنْ یَّعْمَلَ فِیْ یَوْمِهٖ مِنَ الذُّنُوْبِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ یَكُوْنُ مَا عَمِلَ مِنْ خَیْرٍ سِوٰی ذٰلِكَ وَافِرًا۔(هکذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۴۵۲، رواه الطبرانی و اللفظ له و احمد و عنده الف حسنةٍ، کنز العمال ۲/۲۳۶ : ۳۹۰۸)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس بات کو نہ چھوڑے کہ وہ دو ہزار نیکیاں کرلیا کرے۔ صبح کے وقت اور شام کے وقت سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ سو (۱۰۰) مرتبہ کہہ لیا کرے تو

اس کے لیے دو ہزار نیکیاں ہو جائیں گی اتنے گناہ ان شاء اللہ روزانہ کے ہوں گے بھی نہیں، اور اس تسبیح کے علاوہ جتنے نیک کام کیے ہوں گے ان کا ثواب علیحدہ نفع میں ہے۔"

صبح وشام درج ذیل کلمات دس مرتبہ کہا کرو دس گناہ معاف

(۸۱) عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ غُدْوَةً (ای صَبَاحًا) لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَاعَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَ كُنَّ لَهٗ قَدْرَ عَشْرِ رِقَابٍ وَ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ مَنْ قَالَهَا عَشِيَّةً كَانَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (هكذا في الترغيب جلد ۱، صفحه ۴۵۵، رواه احمد و النسائی و ابن حبان فی صحیحه)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے صبح کے وقت لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ دس مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھیں گے اور اس کی دس خطاؤں کو معاف فرما دیں گے، اور یہ کلمات اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس کو شیطان سے پناہ میں رکھے گا اور جس شخص نے کلماتِ مذکورہ کو رات کے وقت پڑھا تو بھی مذکورہ فضیلت حاصل ہوگی۔"

اللہ کے پسندیدہ چار کلمے

(۸۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی الله عنهما اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله

عليه و سلم قال اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنَ الْكَلام اَرْبَعًا : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰه وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَمَنْ قَالَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَ حُطَّتْ عَنْهُ عِشْرُوْنَ سَيِّئَةً وَمَنْ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ، وَمَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ كُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً وَ حُطَّتْ عَنْهُ ثَلَاثُوْنَ سَيِّئَةً۔ (كنز العمال ۱/ ۴۶۱ : ۱۹۹۹)

حضرت ابوہریرہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اللہ رب العزت نے چار کلمے چن لیے ہیں سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پس جس نے کہا سُبْحَانَ اللهِ اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور بیس خطائیں معاف کی جائیں گی اور جس نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور جس شخص نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اس کے لیے بھی اتنا ثواب ہے اور جس شخص نے اخلاص سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی تیس خطائیں معاف ہوں گی۔''

مصافحہ کے وقت دونوں يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ اور مزاج پرسی کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہیں دونوں کے گناہ معاف

(۸۳) عَنِ الْبراءِ ابْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَ حَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا۔ (رواه ابو داؤد باب فى المصافحة رقم : ۵۲۱۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں (یعنی مصافحہ کے وقت يَغْفِرُ

اللّٰہُ لنا وَلَکُمْ اور مزاج پرسی کے وقت اَلحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے ہیں) تو ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔" (ابوداؤد ۲/ ۷۰۸)

کھانے کے بعد اور کپڑا پہنتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھئے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف

(۸۴) عَنْ سَھْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ : مَنْ اَکَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ۔ (رواہ ابوداؤد باب مایقول اذا لبس ثوبًا جدیدًا رقم : ۴۰۲۳ ابوداؤد ۲/ ۵۵۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ : تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اور جس نے کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَ رَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ : تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ نصیب فرمایا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔"

(ابوداؤد ۲/ ۵۵۸)

مندرجہ ذیل دعا کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۸۵)اِنَّ اللّٰہَ تعَالیٰ لیَعْجَبُ مِنَ العَبْدِ اِذْ قَالَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ عَبْدِیْ عَرَفَ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُوَ یُعَاقِبُ۔(اخرجه ابن السنی والحاکم عن علیؓ)

اللہ رب العزت بہت خوش ہوتا ہے جب بندہ یہ کہتا ہے ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی۔ بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ پس تو میری مغفرت فرمادے کیونکہ گناہوں کو صرف تو ہی معاف کرسکتا ہے۔'' حق تعالیٰ شانہ فرماتا ہے ''میرے بندے نے جان لیا کہ اس کا ایک رب ہے جو مغفرت کرتا ہے اور سزا دیتا ہے۔'' (کنزالعمال ۱/۴/۷۴:۳۱۹۳)

حضور ﷺ کی دعا کی برکت سے ظالم کے گناہ معاف

(۸۶) عَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم دَعَا لِاُمَّتِہٖ عَشِیَّۃَ عَرَفَۃَ فَاُجِیْبَ : اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ مَاخَلَا الظَّالِمَ فَاِنِّیْ اٰخِذٌ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْہُ قَالَ صلی اللہ علیہ و سلم اَیْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَیْتَ الْمَظْلُوْمَ الْجَنَّۃَ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ یُجِبْ عَشِیَّۃَ عَرَفَۃَ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَۃِ اُعَادَ فَاُجِیْبَ اِلیٰ مَاسَاَلَ قَالَ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ رضی اللہ عنہما بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ اِنَّ ھٰذِہٖ لَسَاعَۃٌ مَاکُنْتَ تَضْحَکُ فِیْھَا فَمَا الَّذِیْ اَضْحَکَکَ؟ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم : اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰہَ قَد اسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَغَفَرَلِاُمَّتِیْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ یَحْثُوْہُ عَلیٰ رَأْسِہٖ وَ

يَدْعُوْا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِيْ مَارَاَيْتُ مِنْ جَزْعِهٖ.(رواه ابن ماجه باب الدعاء بعرفة صفحه ۲۱۶، و اخرجه البيهقى مثله و لفظهٗ)

اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم دَعَا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ لِاُمَّتِهٖ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ فَاَكْثَرَ الدُّعَاءَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنِّيْ فَعَلْتُ اِلَّا ظُلْمَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا وَ اَمَّا ذُنُوْبُهُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ فَقَدْ غَفَرْتُهَا فَقَالَ صلى الله عليه و سلم يَا رَبِّ اِنَّكَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ تُثِيْبَ هٰذَا الْمَظْلُوْمَ خَيْرًا مِنْ مَظْلِمَتِهٖ وَتَغْفِرَ لِهٰذَا الظَّالِمِ فَلَمْ يُجِبْهُ تِلْكَ الْعَشِيَّةَ فَلَمَّا كَانَ غَدَاةُ الْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَاَجَابَهُ اللّٰهُ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ لَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ يَا رَسُوْلَ اللهِ تَبَسَّمْتَ فِيْ سَاعَةٍ لَمْ تَكُنْ تَتَبَسَّمُ؟ فَقَالَ صلى الله عليه و سلم تَبَسَّمْتُ مِنْ عَدُوِّ اللهِ اِبْلِيْسَ اِنَّهٗ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ لِيْ فِيْ اُمَّتِيْ اَهْوٰى يَدْعُوْا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ وَيَحْثُوْا التُّرَابَ عَلٰى رَأْسِهٖ.(كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۲۰۳)

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو عرفات کے میدان میں اپنی امت کی مغفرت کی دعا مانگی جو قبول کرلی گئی ارشاد ہوا کہ سب کی مغفرت کردی گئی مگر ظالم کو معاف نہیں کروں گا، مظلوں کے لیے ظالم سے بدلہ لوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا اے رب اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو جنت دے کر راضی کرلیں اور ظالم کی مغفرت فرمادیں۔ عرفہ کی شام آپ کی یہ دعا قبول نہ ہوئی، مزدلفہ کی صبح کو پھر آپ نے اس دعا کو دہرایا چنانچہ آپ کی یہ دعا بھی قبول ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یا مسکرا دیئے۔ حضرت ابوبکر اور عمر نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان اس قسم کے اوقات میں آپ ہنستے نہیں پھر کون سی وجہ ہنسی پر اُبھار رہی ہے؟ اللہ آپ کو ہنستا رکھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے دشمن ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا

کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی اور (ظالمین کو شامل کرتے ہوئے) میری امت کی مغفرت فرمادی تو وہ آہ وواویلا سے چلانے لگا اور اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا۔ اس کی بے صبری کو دیکھ کر مجھے ہنسی آگئی۔''

بیہقی کے الفاظِ حدیث یوں ہیں۔

حضور اقدس ﷺ نے عرفہ کی شام کو عرفات کے میدان میں امت کی مغفرت کی دعا مانگی اور بہت الحاح وزاری سے دیر تک دعا مانگتے رہے، رحمت الٰہی جوش میں آئی اور اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہوا کہ میں نے تمہاری دعا قبول کر لی اور جو گناہ بندوں نے میرے لیے کئے ہیں وہ معاف کر دیئے البتہ جو ایک دوسرے پر ظلم کیے ہیں ان کا بدلہ لیا جائے گا (حضور ﷺ نے پھر درخواست کی اور بار بار یہ درخواست کرتے رہے) کہ یا اللہ تو اس پر بھی قادر ہے کہ مظلوم کے ظلم کا بدلہ تو عطا فرمادے اور ظالم کے قصور کو معاف فرمادے۔ عرفہ کی شام یہ دعا قبول نہ ہوئی پھر مزدلفہ کی صبح کو آپ ﷺ نے یہ دعا پھر دہرائی۔ مزدلفہ کی صبح کو اللہ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی۔ اس وقت حضور ﷺ نے تبسم فرمایا، صحابہ نے عرض کیا: آپ نے ایسی حالت میں تبسم فرمایا کہ ایسے وقت تبسم کی عادت شریفہ نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ جل شانہ نے میری دعا قبول فرمائی اور شیطان کو اس کا پتہ چلا تو آہ وواویلا سے چلانے لگا اور مٹی اپنے سر پر ڈالنے لگا تو میں یہ منظر دیکھ کر مسکرایا۔''

اختتام مجلس پر درج ذیل دعا پڑھئے گناہ معاف

(۸۷) عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ فَقَالَھَا فِیْ مَجْلِسِ ذِکْرٍ کَانَ کَالطَّابِعِ یُطْبَعُ عَلَیْہِ وَمَنْ قَالَھَا فِیْ مَجْلِسِ لَغْوٍ کَانَ کَفَّارَۃً لَہٗ۔(اخرجہ النسائی و الطبرانی

والحاکم و صححه، کنز العمال ۹/۱۴۲ : ۲۵۴۱۹ بزیادة "سبحان الله و بحمده" فی اوله)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے اختتام مجلس پر کہا: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ تو اگر یہ ذکر کی مجلس تھی تو اس مجلس پر مہر لگا دی جائے گی اور اگر یہ بیہودہ اور لایعنی مجلس تھی تو یہ کلمات ان مجلس کا کفارہ بن جائیں گے۔"

جب نماز کے لیے گھر سے نکلو درج ذیل دعا پڑھئے

ستر ہزار فرشتے آپ کے لیے استغفار کریں گے

(۸۸) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ اِلَی الصَّلَاةِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَ بِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا اِلَیْکَ فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بِوَجْهِهٖ وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ۔ (اخرجه ابن ماجه و ابن خزیمه بسند صحیح کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۲۱۵، اخرجه ابن ماجه فی المساجد باب المشی الی الصلوة صفحه ۵۷، کنز العمال ۱۵/۳۹۶: ۴۱۵۳۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے نماز کے لیے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھی "اے اللہ میں تجھ سے مانگتا

ہوں بواسطہ اس حق کے جو مانگنے والوں کا تجھ پر ہے اور بطفیل میرے اس چلنے کے جو آپ کی طرف ہے آپ کو معلوم ہے کہ نہ نخوت اور تکبر اور دکھاوے اور نہ ہی سنانے کے شوق میں اپنے گھر سے نکلا ہوں، میں تو اپنے گھر سے نکلا ہوں تیری ناراضگی سے بچنے کے لیے اور تیری خوشنودی ڈھونڈنے کے لیے (یعنی حاصل کرنے کے لیے) اور تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو مجھے دوزخ سے اپنی رحمت کی پناہ میں لے لے اور میرے گناہوں کو معاف فرمادے کیوں کہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا'' تو حق تعالیٰ شانہٗ نظر رحمت سے اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کریں گے۔'' (یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوجائے۔)

فجر اور عصر کی نماز کے بعد درج ذیل

دعا پڑھئے دس بڑے گناہ معاف

(۸۹) عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ صَلَاۃِ الْفَجْرِ وَھُوَ ثَانٍ رِجْلَیْہِ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ : لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کَتَبَ اللّٰہُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحَاعَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَہٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ کَانَ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ کُلَّہٗ فِیْ حِرْزٍ مِّنْ کُلِّ مَکْرُوْہٍ وَحِرْسٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ وَلَمْ یَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ اِلَّا الشِّرْکُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔ (رواہ الترمذی باللفظ و قال حدیث حسن غریب صحیح و النسائی و زاد فیہ وَکَانَ لَہٗ بِکُلِّ وَاحِدَۃٍ قَالَھَا عِتْقُ رَقَبَۃٍ مُؤْمِنَۃٍ : و رواہ النسائی ایضاً من حدیث معاذ رضی اللہ عنہ و زاد فیہ قَالَھُنَّ حِیْنَ یَنْصَرِفُ

مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اُعْطِیَ مِثْلَ ذٰلِکَ فِیْ لَیْلَتِه۔ (کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۳۰۳) وَ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْریٰ عِنْدَهُ وَعِنْدَ الترمذی مِنْ حَدِیْثِ عُمَارَةَ بْنِ شَبِیْبٍ رضی اللہ عنہ وَفِیْهَا کَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ ای الجنة وَالثَّوَابَ وَ مَحَاعَنْهُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ (ایْ مُهْلِکَاتٍ) وَکَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ۔ (کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۳۰۴)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص فجر کی نماز کے بعد اسی ہیئت پر بیٹھے ہوئے بولنے سے قبل دس مرتبہ یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا ساتھی نہیں ہے اسی کا سارا ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھتے ہیں اور اس کے دس گناہوں کو مٹاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند فرماتے ہیں اور تمام دن یہ ہر قسم کی مکروہات سے حفاظت میں رہے گا اور شیطان سے پناہ میں رہے گا اور اس دن کوئی گناہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا سوائے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے۔'' اور امام نسائی نے الفاظِ حدیث میں اتنا اضافہ کیا ہے ''اور ہر کلمہ کے بدلے جو اس نے کہا ایک مومن غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔'' اور امام نسائی نے حضرت معاذ سے بھی حدیث نقل کی ہے اور اس میں اس قدر اضافہ ہے ''جس شخص نے نمازِ عصر سے فارغ ہوکر ان کو پڑھا تو مذکورہ فضیلت رات بھر اسکو حاصل رہے گی۔'' اور امام نسائی کے نزدیک ایک دوسری روایت میں اور امام ترمذی کے نزدیک عمارہ بن شبیب کی حدیث میں یوں ہے ''اللہ رب العزت ان کلمات کی وجہ سے اس کے لیے ایسی دس نیکیاں لکھیں گے جو واجب کرنے والی ہیں یعنی جنت اور ثواب کو اور مٹادیں گے اللہ رب العزت دس ایسے

گناہوں کو جو اس کو تباہ کرنے کو کافی ہیں اور اس کے لیے دس مومن غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ہوگا۔" (کنز العمال ۲/ ۱۴۷: ۳۵۲۸)

فجر اور عصر کی نماز کے بعد درج ذیل

دعا پڑھیے سارے گناہ معاف

(۹۰) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم يَقُوْلُ مَنْ قَالَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ أَتُوْبُ اِلَيْهِ كُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ وَ اِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔(رواه ابن السنی فی کتابه۔ کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۳۰۷)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "جو شخص فجر کی نماز کے بعد تین مرتبہ اور عصر کے بعد تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ أَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھے تو اس کے گناہوں کی بخشش ہو جائے گی خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔" (کنز العمال ۲/ ۱۵۰: ۳۵۳۶)

جمعہ کے دن فجر کی نماز سے پہلے درج ذیل

دعا کیجئے سارے گناہ معاف

(۹۱) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ صَبِيْحَةَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ثلاث مَرَّاتٍ غفرَ اللّٰهُ لهٗ ذُنُوْبَهٗ وَلَوْ کانتْ مثل زَبَدِ البَحر(رواه ابن السنی کذا فی عمل الیوم و اللیلة حدیث ۸۳، صفحه ۳۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن فجر کی نماز سے پہلے تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیں گے خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔"

صبح وشام درج ذیل دعا پڑھا کرو گناہ معاف

(۹۲) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَوْ یُمْسِیْ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُکَ وَ اُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِکَ وَ مَلَائِکَتَکَ وَ جَمِیْعَ خَلْقِکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَ مِنْ ذَنْبٍ فِیْ یَوْمِهٖ ذٰلِکَ فَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰی غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَ فِیْ لَیْلَتِهٖ تِلْکَ.(اخرجه الترمذی جلد ۲، صفحه ۱۸۸، والطبرانی فی الاوسط کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۴۵۲، قال الترمذی هذا حدیث غریب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص صبح اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُکَ وَ اُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِکَ وَ مَلَائِکَتَکَ وَ جَمِیْعَ خَلْقِکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ تو اللہ تعالیٰ ان گناہوں کی مغفرت فرما دے گا جو اس دن اس سے سرزد ہوئے اور جو شام کے وقت اس دعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ ان گناہوں کی مغفرت فرما دیں گے جو اس رات میں اس سے سرزد ہوئے۔"

صبح وشام درج ذیل کلمات کہا کرو گناہ معاف

(۹۳) عَنْ اَبَانَ الْمُحَارِبِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰى رَبِّيَ اللّٰهُ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلَّا غُفِرَلَهٗ ذُنُوْبُهٗ حَتّٰى يُمْسِيَ وَ كَذٰلِكَ اِنْ قَالَهَا اِذَا اَصْبَحَ (رواه البزار و غيره كذا في الترغيب جلد ۱، صفحه ۴۵۹)

حضرت ابان المحاربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان بندہ جب صبح کرے اور شام کرے تو رَبِّيَ اللّٰهُ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔"

لیٹتے وقت درج ذیل کلمات پڑھو سارے گناہ معاف

(۹۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ (وَ فِيْ رِوَايَةٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ) وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ اَوْخَطَايَاهُ وَ اِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ وَلَوْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ. (أخرجه النسائي و ابن حبان في صحيحه رواه النسائي في عمل اليوم و الليلة بزيادة يسيرة ۲۴۰. حديث نمبر ۸۱۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

المُلکُ وَلَهُ الحَمدُ وهُوَ علیٰ کُلِّ شَیٍٔ قدیرٌ وَلا حَول ولا قُوَّةَ اِلَّا باللہ العَلیِّ العَظِیم سُبحَانَ اللہ والحَمدُ للّٰہ اور ایک روایت میں ہے (سُبحانَ اللہ و بحمدِہٖ) وَلا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ واللّٰہُ اکبرُ پڑھے تو اس کے گناہوں اور خطاؤں کی مغفرت کردی جائے گی۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں'' اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے ''خواہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔''

لیٹتے وقت درج ذیل دعا تین مرتبہ پڑھئے سارے گناہ معاف

(۹۵) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَأوِیْ اِلیٰ فِراشِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَ اِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَاِنْ کَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَ اِنْ کَانَت عَدَد رَمْلٍ عَالِجٍ (جبال بالحجاز) وَاِنْ کَانَتْ عَدَدَ اَیَّامِ الدُّنْیا۔ (رواہ الترمذی کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحہ ۴۱۶۔ ترمذی ۱۷۵/۲، کنز العمال ۳۳۴/۱۵ : ۴۱۲۷۵)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے ہوئے تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے تو اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، خواہ درخت کے پتوں کے شمار کے موافق ہوں خواہ تہہ بہ تہہ ریت کے ذروں کے برابر ہوں خواہ دنیا کے دنوں کے عدد کے موافق ہوں۔''

بیدار ہوتے ہی درج ذیل دعا پڑھئے گناہ معاف

(۹۶) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و

سلم قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ (ای استيقظ) فَقَالَ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهُ فَاِنْ تَوَضَّا ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلاتُهُ۔(رواه البخاری و ابوداؤد وغيرهما كذا فی عمل اليوم والليله صفحه ۲۷۳، و فی الترغيب جلد ۱، صفحه ۴۲۱)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے بیدار ہوتے ہی یہ دعا پڑھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور پھر اس نے یوں کہا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ یا اور کوئی دعاء مانگی تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے،اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہوگی۔''

رات کو کروٹ لیتے وقت درج ذیل کلمات

کہو ہر برائی اور گناہ سے محفوظ رہو گے

(۹۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَتَحَرَّكُ مِنَ اللَّيْلِ بِسْمِ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ عَشْرًا وَفِيْ كُلِّ ذَنْبٍ يَتَخَوَّفُهُ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهُ اِلىٰ مِثْلِهَا۔(رواه الطبرانی فی الاوسط، مجمع البحرين ۷/ ۳۴۹ : ۴۵۷۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا ''جو شخص رات کو کروٹ لیتے وقت دس مرتبہ بسم اللہ اور دس مرتبہ سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) اور دس مرتبہ اٰمَنْتُ باللہ و کفرْتُ بالطّاغوْت (میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے باطل معبودوں کا انکار کر دیا) پڑھے وہ ہر اس چیز سے محفوظ رہے گا جس سے وہ ڈرتا ہے اور کسی بھی گناہ تک رسائی نہ ہوگی۔

درج ذیل دعا کیا کرو سارے گناہ معاف

(۹۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ لِعَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ وَ رضی اللہ عنہ : اَلَا اُعَلِّمُکَ بِکَلِمَاتٍ اِذَا دَعَوْتَ بِھِنَّ ثُمَّ کَانَ عَلَیْکَ مِثْلَ صَدَاءٍ (مَکَانٌ بِالْیَمَنِ) ذُنُوْبٌ غَفَرَ لَکَ بِھِنَّ فَقَالَ رضی اللہ عنہ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللہِ فَقَالَ لَہٗ صلی اللہ علیہ و سلم تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِلاَ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَسْئَلُکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ۔(رواہ الطبرانی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا ''اے علی! میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ اگر ان کی بدولت تم دعا مانگو پھر تم پر صداء (یمن میں ایک مقام کا نام ہے) کے برابر گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کی وجہ سے تمہاری مغفرت فرما دیں گے۔'' حضرت علی نے عرض کیا، ہاں یارسول اللہ! (ضرور سکھائیے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات کہتے رہو ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِلاَ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَسْئَلُکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ۔''

اللہ کی رضا کے لیے سورۂ یٰسٓ پڑھے گناہ معاف

(۹۹) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و

سلم مَنْ قَرَأَ یٰسٓ فِیْ لَیْلَةٍ اِبْتِغاءَ وَجْهِ اللهِ غُفِرَلَهٗ۔(رواه ابن حبان ورجاله ثقات ۳۱۲/۶)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے سورۂ یٰس کسی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھی تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔'' (ابن حبان، طبع ۱۴۰۷ھ، صفحہ ۱۲۱، جلد ۴)

(۱۰۰)عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ : اَلْبَقَرَةُ سَنَامُ الْقُرْآنِ وَ ذُرْوَتُهٗ نَزَلَ مَعَ كُلِّ آيَةٍ مِّنْهَا ثَمَانُوْنَ مَلَكًا، وَاسْتُخْرِجَتْ "اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ، فَوُصِلَتْ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَ يٰسٓ قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَقْرَأُهَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَالدَّارَ الْآخِرَةَ اِلَّا غُفِرَلَهٗ وَاقْرَؤُوهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ۔(رواه احمد ۲٦/۵ وفيه "عن رجل" مبهمًا : ۲۰۳۱۵)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' قرآن کریم کا کوہان یعنی سب سے اونچا حصہ سورۂ بقرہ ہے۔اس کی ہر آیت کے ساتھ اسّی (۸۰) فرشتے اُترے ہیں اور آیت الکرسی عرش کے نیچے سے نکالی گئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص خزانہ سے نازل ہوئی ہے۔ پھر اس کو سورۂ بقرہ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے یعنی اس میں شامل کرلیا گیا ہے ـــــ اور سورۂ یٰسٓ قرآن کریم کا دل ہے اس کو جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی نیت سے پڑھے گا تو یقیناً اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ لہٰذا اس سورت کو اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو (تاکہ روح کے نکلنے میں آسانی ہو۔)'' (مسند احمد)

سورۂ ملک پڑھ لیجئے گناہ معاف

(۱۰۱)عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه و سلم

قَالَ : اِنَّ سُوْرَةَ فِیْ الْقُرْآنِ ثَلَا ثُوْنَ آیَةً شُفِعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَلَهٗ وَهِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ.(رواه الترمذی و قال هذا حدیث حسن باب ماجاء فی فضل سورة الملک، رقم : ۲۸۹۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ''قرآن کریم میں ایک سورت تیس (۳۰) آیت کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے وہ سورۂ ''تبارَکَ الَّذِیْ'' ہے۔(ترمذی ۲/۱۱۳)

فجر کی نماز کے بعد سومرتبہ سورۂ اخلاص

پڑھیے ایک سال کے گناہ معاف

(۱۰۲) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَرَءَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ اَنْ یَتَکَلَّمَ غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ ذَنْبَ سَنَةٍ.(اخرجه ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلة صفحه ۶۳)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ''جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی پھر بولنے سے پہلے سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) تو اللہ پاک اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت فرمادیں گے۔'' (کنزالعمال ۲/۱۵۲:۳۵۶۴)

جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کیجئے گناہ معاف

(۱۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله

عليه و سلم مَنْ قَرَأَسُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَطَعَ لَهُ نُوْرٌ تَحْتَ قدمه إِلىٰ عَنَانِ السَّمَاءِ (يعنى يضئ له يوم القيامة) وَ غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ۔(رواه ابن مردويه باسنادٍ لا بأس به كذا في الترغيب جلد ۱، صفحه ۵۱۳، كنز العمال ۱/۵۷۶ : ۲۶۰۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جوشخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا اس کے قدم سے لے کر آسمان کی بلندی تک نور ہوجائے گا جو قیامت کے دن روشنی دے گا، اور گذشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک کے اس کے سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔'' (صغیرہ گناہ مراد ہیں۔)

جمعہ کی رات میں حم الدخان پڑھے گناہ معاف

(۱۰۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم مَنْ قَرَأَ (سُوْرَةَ) حٰمٓ الدُّخَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ۔(كذا في الترغيب جلد ۱، صفحه ۵۱۳، كنز العمال ۱/۵۸۱ : ۲۶۳۲، رواه الترمذى فى ابواب فضائل القرآن و ضعفه ۲/۱۱۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حٰمٓ الدُّخَانَ کو شبِ جمعہ میں پڑھا تو اس کی مغفرت کردی جائے گی۔''

جمعہ کی رات میں سورۂ یٰس پڑھے گناہ معاف

(۱۰۵) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ يٰس فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَهُ (اخرجه الاصبهانى كذا فى الترغيب جلد ۱، صفحه ۵۱۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے شب جمعہ میں سورۂ یٰس پڑھی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔''

جمعہ کی نماز کے بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور معوذتین

سات سات مرتبہ پڑھے سارے گناہ معاف

(۱۰۶) عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ قَرَأَ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعَاذَهُ اللّٰهُ بِهَا مِنَ السُّوْءِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى (وَأَيُّ سُوْءٍ أَشَدُّ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ إِرْتِكَابِ الْمَعَاصِيْ) (أخرجه ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلة جلد ۱، صفحه ۱۴۵)

و فِیْ رِوَایَةٍ عند القشیری بلفظٍ:

مَنْ قَرَأَ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ اَنْ یُثْنِیَ رِجْلَیْهِ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سَبْعًا سَبْعًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مَنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ وَ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ کُلِّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔(کذا فی الخصالِ المکفرة للذنوب المتقدمة وَ المُتَاخِّرَةِ لابن حجر عسقلانی صفحه ۹۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جوشخص جمعہ کی نماز کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سات سات مرتبہ پڑھے تو اللہ رب العزت آئندہ جمعہ تک برائی سے پناہ میں رکھیں گے۔'' (معاصی کے ارتکاب سے بڑھ کر آدمی کے لیے کون سی برائی ہوسکتی ہے۔)

اور قشیری کی روایت میں الفاظِ حدیث یوں ہیں۔

''جو شخص جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد اسی ہیئت پر بیٹھے ہوئے سورۃ الفاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سات سات مرتبہ پڑھے تو اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی اور جتنے لوگ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ان کے عدد کے بقدر اس کو اجر عطا کیا جائے گا۔''

سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے سارے گناہ معاف

(۱۰۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ قَرَاَ آخِرَ سُوْرَةِ الْحَشْرِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَاتَأَخَّرَ۔(ابو اسحق الثعلبی فی تفسیرہ ھکذا فی الخصالِ المکفرۃ لا بن حجر عسقلانی صفحہ ۱۰۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے سورۂ حشر کی آخری تین (۳) آیات پڑھیں تو اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔''

ہر روز دو سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے پچاس سال کے گناہ معاف

(۱۰۸) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَىْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ۔(رواہ الترمذی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۴۸، ترمذی فضائل القرآن ۲/۱۱۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے ہر روز دو سو (۲۰۰) مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھی تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے مگر یہ کہ اس پر قرض ہو۔''

گناہ پر شرمندگی کا اظہار کیجیے، گناہ معاف

(۱۰۹)عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم قَالَ مَنْ اَخْطَأَ خَطِیْئَةً اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا ثُمَّ نَدِمَ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ۔(رواه البیهقی فی شعب الایمان ۵/۳۸۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے کوئی غلطی کی یا کوئی گناہ کیا پھر اس پر شرمندہ ہوا تو یہ شرمندگی اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ (بیہقی)

''اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں''

تین مرتبہ کہنے سے گناہ معاف

(۱۱۰)عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلیٰ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وسلم فَقَالَ وَاذُنُوْبَاهُ وَاذُنُوْبَاهُ فَقَالَ: هٰذَا الْقَوْلَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم : قُلْ:اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجیٰ عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ فَقَالَ قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ(رواه الحاکم و قال حدیث رواته عن

آخرهم مدنیون لا یعرف واحد منهم بجرح و لم یخرجاه و وافقه الذهبی ۱/ ۵۴۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا ''ہائے میرے گناہ!! ہائے میرے گناہ!! اس نے یہ دو یا تین مرتبہ کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا'' کہو: اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجیٰ عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں'' اس شخص نے یہ کلمات کہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر کہو، اس نے پھر کہے، آپ نے ارشاد فرمایا: پھر کہو: اس نے تیسری مرتبہ بھی یہ کلمات کہے اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا ''اُٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔'' (مستدرک حاکم)

ندامت کے ساتھ اپنے گناہ کا اقرار کیجئے اور معافی مانگئے گناہ معاف

(۱۱۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی الله علیه وسلم قَالَ: اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ : رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْلِیْ ، فَقَالَ رَبُّهٗ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُبِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَکَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَاْخُذُبِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَکَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثَلَاثًا فَلْیَفْعَلْ مَاشَاءَ.(رواه البخاری باب قول الله تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام الله، رقم : ۷۵۰۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد

فرماتے ہوئے سنا'' کوئی بندہ جب گناہ کرلیتا ہے پھر (نادم ہوکر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو گناہ کر بیٹھا اب تو مجھے معاف فرمادے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے: کیا میرا یہ بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اوران پر پکڑ بھی کرسکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی ـــــ پھر وہ بندہ جب تک اللہ چاہے گناہ سے رکا رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہوکر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی معاف کردے۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر پکڑ بھی کرسکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی ـــــ پھر وہ بندہ جب تک اللہ چاہے گناہ سے رکا رہتا ہے۔ اس کے بعد پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو (نادم ہوکر) کہتا ہے: میرے رب! میں تو ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی معاف فرمادے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے، اور اس پر پکڑ بھی کرسکتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندے کی تیسری مرتبہ بھی مغفرت کردی بندہ جو چاہے کرے'' (بخاری ۲/ ۱۱۱۷)

آپ کے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں تو معافی مانگئے، گناہ معاف

(۱۱۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ : قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالیٰ: یَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلیٰ مَاکَانَ فِیْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَا اُبَالِیْ۔ (رواہ

الترمذی و قال هذا حديث حسن غريب، باب الحديث القدسی، يا ابن ادم انک مادعوتنی رقم : ۳۵۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: آدم کے بیٹے! بیشک تو جب تک مجھ سے دعا مانگتا رہے گا اور (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا چاہے کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور مجھ کو اس کی پروانہ ہوگی یعنی تو چاہے کتنا ہی بڑا گنہگار ہو تجھے معاف کرنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پروا نہیں ہوگی۔'' (ترمذی ۲/۱۹۳)

(۱۱۳) وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ اَخْطَأْتُمْ حَتّٰی تَمْلَأَ خَطَايَاكُمْ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْ تُمُ اللّٰهَ لَغَفَرَ لَكُمْ (وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْلَمْ تُخْطِئُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُخْطِئُوْنَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ) وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ. (احمد، ابو يعلی عن ابی سعيد الخدری، مابين القوسين فی كنز العمال ۴/۲۴۴ : ۱۰۳۶۱ و عزاه ل (حم ن ع عن انس)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم سے اس قدر گناہ اور خطائیں سرزد ہوجائیں جن سے آسمان وزمین بھر جائیں اور پھر تم اللہ سے مغفرت چاہو تو اللہ ضرور مغفرت فرمادے گا، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر تم خطا نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا فرمائیں گے جو گناہ اور خطائیں کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادیں گے۔

ساری زمین آپ کے گناہوں سے بھر گئی ہے

پھر بھی معافی مانگئے اور شرک سے بچئے گناہ معاف

(۱۱۴)عَنْ اَبِیْ ذرّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ: یَا عَبْدِیْ! مَا عَبَدْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ فَاِنِّیْ غَافِرٌ لَکَ عَلیٰ مَاکَانَ فِیْکَ وَ یَاعَبْدِیْ اِنْ لَقِیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً مَالَمْ تُشْرِکْ بِیْ لَقِیْتُکَ بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً.(رواہ احمد ۱۵۴/۵ : ۲۱۶۹۶)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے! بے شک جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا، اور مجھ سے (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنی ہی برائیاں کیوں نہ ہوں۔ میرے بندے! اگر تو زمین بھر گناہ کے ساتھ بھی مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں بھی زمین بھر مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا یعنی بھرپور مغفرت کردوں گا۔‘‘ (مسند احمد)

جو مغفرت خداوندی پر کامل یقین رکھتا ہے اس کے گناہ معاف

(۱۱۵)قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ : مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْقُدْرَۃٍ عَلیٰ مَغْفِرَۃِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَہٗ وَ لَا اُبَالِیْ مَالَمْ یُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا.(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و الحاکم عن ابن عباسٍ رضی اللہ عنہما کذا فی کنز العمال ۶۸/۱ : ۲۵۳ و فی جامع الترمذی عن ابی ذر ۷۲/۲)

اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ’’جس آدمی نے یہ یقین کرلیا کہ میں گناہوں کی مغفرت پر قادر ہوں تو میں اس کی مغفرت کردوں گا۔ مجھے کوئی پروا نہیں، جب تک وہ میرے ساتھ شرک نہ کرے۔‘‘ (ترمذی عن ابی ذر ۷۲/۲)

استغفار کرتے رہئے گناہ معاف

(۱۱۶)قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ : اَنَا اَكْرَمُ وَ اَعْظَمُ عَفْوًا مِنْ اَنْ اَسْتُرَ عَلىٰ عَبْدٍ مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اَفْضَحَهُ بَعْدَ اِذَا سَتَرْتُهُ وَلَا اَزَالُ اَغْفِرُ لِعَبْدِىْ مَا اسْتَغْفَرَنِىْ۔ (اخرجه الحكيم الترمذی عن الحسن رحمه الله مرسلاً و العقيلى عَنْ انس رضى الله عنه۔ كذا فى كنزالعمال ۴:۵ ۱۰۲۱۵)

اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ''میں بہت ہی کریم ہوں اور بہت ہی عظیم ہوں معاف کرنے کے لحاظ سے کہ مسلمان بندے کی دنیا میں ستاری کی پھر عیب پوشی کے بعد اس کو رسوا کردوں؟ جب تک بندہ مجھ سے مغفرت طلب کرتا رہتا ہے میں بھی اس کو معاف کرتا رہتا ہوں۔''

کثرت سے استغفار کرتے رہو ہر تنگی سے

نجات اور قیامت کے دن مسرت ہوگی

(۱۱۷) مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ وَمَنْ اَكْثَرَ مِنْهُ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا۔(ابوداؤد نسائى ابن ماجه ابن حبان عن ابن عباس، ۲۱۳/۱، فى حديث طويل و ليس فيه ''ومن اكثر منه'' و كذا ابن ماجه ۲۷۱)

جو شخص استغفار میں لگا رہے گا یعنی جو شخص کثرت سے استغفار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمادے گا۔

(۱۱۸) مَنْ اَحَبَّ اَنْ تَسُرَّهُ صَحِيْفَتُهُ فَلْيُكْثِرْ فِيْهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ۔ (طبرانى فى الاوسط ۲۶۵/۱ : ۸۴۳ عن الزبير)

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ (قیامت کے دن) اس کا نامۂ اعمال اس کو خوش کرے تو کثرت سے استغفار کرے۔

رات دن گناہ کرنے والو! اللہ سے معافی مانگتے رہو، گناہ معاف

(۱۱۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ يَا عِبَادِىْ! اِنِّىْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلىٰ نَفْسِىْ وَجَعَلْتُهٗ مُحَرَّمًا بَيْنَكُمْ فَلَا تَظَالَمُوْا، يَا عِبَادِىْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِىْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِىْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعَمُوْنِىْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِىْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِىْ اُكْسِكُمْ يَا عِبَادِىْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِىْ اَغْفِرْلَكُمْ يَا عِبَادِىْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّىْ فَتَضُرُّوْنِىْ؟ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِىْ فَتَنْفَعُوْنِىْ يَا عِبَادِىْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَ اِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ كَانُوْا عَلىٰ اَتْقىٰ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَازَادَ ذٰلِكَ فِىْ مُلْكِىْ شَيْئًا يَا عِبَادِىْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَ اِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلىٰ اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِىْ شَيْئًا يَا عِبَادِىْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَ اِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ قَامُوْا فِىْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلُوْنِىْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِىْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا دَخَلَ فِىْ الْبَحْرِ يَا عِبَادِىْ اِنَّمَا هِىَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔(اخرجه مسلم باب تحريم الظلم ۳۱۹/۲ و ابو عوانه و ابن حبان و الحاكم عن ابى ذر رضى الله عنه)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”میرے بندو! ظلم کو میں نے اپنے اوپر حرام کرلیا اور تم پر بھی میں نے ظلم کو حرام قرار دے دیا۔ پس تم آپس میں ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں، پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔

اے میرے بندو! تم بھوکے ہو مگر جس کو میں کھانا کھلاؤں، تم مجھ سے کھانا مانگو

میں تم کو کھانا دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں کپڑا پہناؤں، پس تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔

اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا رہتا ہوں لہٰذا تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا اے میرے بندو! تم ہرگز میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے ضرر دے سکو اور ہرگز میرے نفع کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نفع دے سکو۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے انسان اور جنات تم میں سب سے زیادہ متقی آدمی جیسے ہو جائیں تو میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے تمہارے انسان اور تمہارے جنات تم میں سب سے زیادہ فاجر آدمی کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے انسان اور جنات ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگنے لگیں اور میں ہر ایک کو ہر ایک کی مانگ کے مطابق دے دوں تو میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی واقع نہیں ہوگی جتنی کہ سمندر میں سوئی کو ڈبویا جائے اور اس کی نوک پر جو پانی لگ جانے سے کمی واقع ہوتی ہے۔

اے میرے بندو! یہ ہیں تمہارے اعمال جن کو میں شمار کر رہا ہوں پھر ان کی میں پوری پوری جزا دوں گا، پس جو خیر پائے اسے چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے اور جو اس کے علاوہ پائے (یعنی شر پائے) پس وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔“

(مسلم شریف ۲/۳۱۹)

گناہوں سے توبہ کیجئے گناہ معاف

(۱۲۰) قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اذا هَمَّ عَبْدِیْ بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا فَاکْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ یَعْمَلْ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاکْتُبُوْهَا سَیِّئَةً، فَاِنْ تَابَ مِنْهَا فَامْحُوْهَا عَنْهُ واذا هَمَّ عَبْدِیْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا فَاکْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاکْتُبُوْهَا لَهُ بِعَشْرَةِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِأَةِ ضِعْفٍ. (اخرجه ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه کذا فی کنز العمال)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" (اے فرشتو!) جب میرا بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے اور اس کو کرے نہیں تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو، اور اگر کر لے تو ایک گناہ لکھ دو، پھر اگر وہ توبہ کرے تو اس سے گناہ کو مٹا دو، اور جب میرے بندے نے کسی نیکی کا صرف قصد کیا، پھر عمل نہیں کیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو، اور اگر وہ اس نیکی پر عمل بھی کرے تو اس کے لیے اس جیسی دس سے سات سو گنا تک نیکیاں لکھو۔" (کنز العمال ج ۴/ ۲۳۵ بحوالہ صحیح ابن حبان)

(۱۲۱) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِذا تَابَ الْعَبْدُ اَنْسَی اللّٰهُ الْحَفَظَةَ ذُنُوْبَهٗ وَ اَنْسٰی ذٰلِکَ جَوَارِحَهٗ وَ مَعَالِمَهٗ مِنَ الْاَرْضِ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَ لَیْسَ عَلَیْهِ شَاهِدٌ مِّنَ اللهِ بِذَنْبٍ. (اخرجه ابن عساکر، کنز العمال ۴/۲۰۹ : ۱۰۱۷۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب بندہ توبہ کر لیتا ہے تو رب العزت کراماً کاتبین کو اس کے گناہ بھلا دیتے ہیں اور اس کے اعضاء اور جوارح کو بھی بھلا دیتے ہیں حتی کہ زمین کے ٹکڑوں کو بھی اللہ تعالیٰ بھلا دیتے ہیں حتی کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے خلاف اللہ تعالیٰ کی جناب میں کوئی گواہ نہیں ہوگا۔"

(۱۲۲) عن ابی موسی رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه و سلم قال انَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا (اخرجه مسلم و النسائی کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحه ۸۸، مسلم ۳۵۸/۲ کتاب التوبة)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حق تعالیٰ شانہ رات کے وقت اپنا دست کرم کشادہ فرماتے ہیں تا کہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور دن میں دست کرم پھیلاتے ہیں تا کہ رات کا گنہگار توبہ کرے، اور ہر شب وروز یہی عنایت رہتی ہے حتی کہ سورج مغرب کی طرف سے نکلے۔''

(۱۲۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ (وهو وقت الاحتضار) (اخرجه ابن ماجه و ترمذی و حسنه، الترمذی فی الدعوات فی باب بلا ترجمه بعد باب فضل التوبة و الاستغفار ۱۹۲/۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک غرغرہ لاحق نہ ہو۔'' (جو نزع میں غرغر کی آواز ظاہر کرتا ہے کہ دارالعمل کے ختم اور عالم غیب کے سامنے آجانے کا وقت ہے لہٰذا پھر توبہ یا ایمان معتبر نہیں۔)

اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ بندے جب تک استغفار کرتے رہیں گے اللہ معاف فرماتے رہیں گے

(۱۲۴) قَالَ اِبْلِیْسُ لِرَبِّهٖ : بِعِزَّتِکَ وَ جَلَالِکَ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ بَنِیْ آدَمَ مَا دَامَتِ الْاَرْوَاحُ فِیْهِمْ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُلَهُمْ مَا

اِسْتَغْفَرُوْنِیْ۔ (اخرجه ابو نعیم عن ابی سعید رضی اللہ عنه)

ابلیس نے اپنے رب سے کہا ''تیری عزت اور جلال کی قسم! جب تک بنی آدم میں روح رہے گی میں ان کو گمراہ کرتا رہوں گا۔'' حق تعالیٰ نے اس سے فرمایا ''میری عزت اور جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے میں بھی ان کو مسلسل معاف کرتا رہوں گا۔'' (کنز العمال ۱/۴۸۱: ۲۱۰۰)

توبہ کا دروازہ کھٹکھٹایئے گناہ معاف

(۱۲۵) يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَعْظَمُ مِنِّىْ جُوْدًا اَكْلَؤُهُمْ فِىْ مَضَاجِعِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَمْ يَعْصُوْنِىْ وَمِنْ كَرَمِىْ اَنْ اَقْبَلَ تَوْبَةَ التَّائِبِ حَتّٰى كَاَنَّهٗ لَمْ يَزَلْ تَائِبًا،مَنْ ذَا الَّذِىْ يَقْرَعُ بَابِىْ فَلَمْ اَفْتَحْ لَهٗ؟ مَنْ ذَا الَّذِىْ سَاَلَنِىْ فَلَمْ اُعْطِهٖ؟ اَبَخِيْلٌ اَنَا فَيُبَخِّلُنِىْ عَبْدِىْ۔ (اخرجه الديلمى عن ابى هدبة عن انس رضى الله عنهما، كنز العمال ۴/۲۲۹ : ۱۰۲۹۶)

اللہ رب العزت کا پاک ارشاد ہے کہ ''مجھ سے بڑھ کر کون سخی ہے۔ بندوں کی ان کی خواب گاہوں میں حفاظت کرتا ہوں گویا انہوں نے میری نافرمانی نہیں کی، اور یہ میرا کرم ہے کہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ حتیٰ کہ وہ توبہ ہی کرتا رہتا ہے۔ وہ کون ہے جس نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور میں نے اس کے لیے دروازہ نہ کھولا ہو؟ کون ہے جس نے مجھ سے مانگا ہو اور میں نے اس کو نہ دیا ہو؟ کیا میں بخیل ہوں کہ بندہ مجھ کو بخل کی طرف منسوب کرتا ہے؟۔

تہجد کے وقت استغفار کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۱۲۶) اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ نِصْفُهٗ اَوْ ثُلُثَاهُ قَالَ لَا يَسْئَلَنَّ عِبَادِىْ غَيْرِىْ مَنْ يَدْعُنِىْ اَسْتَجِبْ لَهٗ مَنْ يَسْئَلْنِىْ اُعْطِهٖ مَنْ

يَسْتَغْفِرُنِىْ اَغْفِرْلَهُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔ (اخرجه ابن ماجه عن رفاعة الجهنى)

اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں یہاں تک کہ جب رات کا نصف یا دوتہائی حصہ گذر جاتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں ''میرے بندے میرے علاوہ کسی اور سے نہ مانگیں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کے سوال کو پورا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش چاہے اور میں اس کی مغفرت کردوں'' حتیٰ کہ صبح ہوجاتی ہے (سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی ای ساعات اللیل افضل صفحہ ۹۷، طبع اشرفی بکڈپو، دیوبند، کنز العمال ۲/۱۰۴:۳۳۵۲)

توبہ کیجیے اور نیک کام کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۱۲۷) اِنَّ التَّوْبَةَ تَغْسِلُ الْحَوْبَةَ وَ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ وَ اِذَا ذَكَرَ الْعَبْدُ رَبَّهُ فِى الرَّخَاءِ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْبَلَاءِ وَ ذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَا اَجْمَعُ لِعَبْدِىْ اَبَدًا اَمْنَيْنِ، وَلَا اَجْمَعُ لَهُ خَوْفَيْنِ اِنْ هُوَ اَمَّنَنِىْ فِى الدُّنْيَا اَخَفْتُهُ يَوْمَ اَجْمَعُ فِيْهِ عِبَادِىْ وَ اِنْ هُوَ خَافَنِىْ فِى الدُّنْيَا اَمَّنْتُهُ يَوْمَ اَجْمَعُ فِيْهِ عِبَادِىْ فِىْ حَظِيْرَةِ الْقُدْسِ فَيَدُوْمُ لَهُ اَمْنُهُ وَلَا اَسْحَقُهُ فِيْمَنْ اَسْحَقُ۔ (اخرجه ابو نعيم عن شداد بن اوس، كذا فى كنز العمال)

توبہ گناہ کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ جب بندہ خوشحالی میں اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بلا اور مصیبت میں اس کو نجات عطا فرماتا ہے اور یہ اس بنا پر ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے پر دو امن اور دو خوف جمع نہیں کروں گا اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو اس دن اس کو خوف میں مبتلا کروں گا جس دن اپنے بندوں کو جمع کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا تو اس دن اس کو امن میں رکھوں گا جس دن اپنی بارگاہِ عالی میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا پس یہ امن اس کے لیے ہمیشہ رہے گا جن لوگوں کو میں عذاب میں گھسیٹوں

گا یہ ان میں نہیں ہوگا۔" (کنز العمال ۳/۱۴۵:۵۸۹۹)

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہہ دیجئے آپ کے گناہ معاف

(۱۲۸)اِنَّ العَبْدَ لَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ قَدْ اَذْنَبْتُ فَتَقُوْلُ المَلائِکَۃُ یَا رَبِّ اِنَّہٗ لَیْسَ لِذٰلِکَ اَھْلٌ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی لٰکِنِّیْ اَھْلٌ اَنْ اَغْفِرَلَہٗ۔

(اخرجه الحكيم الترمذی عن انس كذا فی كنز العمال ۱/۴۸۰: ۲۰۹۷)

بندہ عرض کرتا ہے "اے رب! مجھے معاف کردے تحقیق کہ میں گناہ کر بیٹھا۔" فرشتے عرض کرتے ہیں اے باری تعالیٰ یہ اس (مغفرت) کا اہل نہیں ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں "لیکن میں تو اس بات کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت کردوں۔"

توبہ کی تلاش میں نکلنے والے قاتل کے گناہ معاف

(۱۲۹)عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَاھِبٍ فَاَتَاہُ فَقَالَ اِنَّہٗ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّ تِسْعِیْنَ نَفْسًا فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَہٗ فَکَمَّلَ بِہٖ مِائَۃً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ فَاَتَاہُ فَقَالَ اِنَّہٗ قَتَلَ مِائَۃَ نَفْسٍ فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ یَحُوْلُ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ التَّوْبَۃِ اِنْطَلِقْ اِلٰی اَرْضِ کَذَاوَ کَذَا فَاِنَّ بِھَا اُنَاسًا یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مَعَھُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰی اَرْضِکَ فَاِنَّھَا اَرْضُ سُوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰی اِذَا نَصَفَ الطَّرِیْقَ اَتَاہُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَ مَلَائِکَۃُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِہٖ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَ قَالَتْ مَلَائِکَۃُ العَذَابِ اِنَّہٗ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ فَاَتَا ھُمْ مَلَکٌ فِیْ صُوْرَۃِ اٰدَمِیٍّ فَجَعَلُوْہُ بَیْنَھُمْ فَقَالَ قِیْسُوْا

مَابَیْنَ الْاَرْضَیْنِ فَاِلیٰ اَیِّهِمَا کَانَ اَدْنیٰ فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْهُ فَوَجَدُوْهُ اَدْنیٰ اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ۔ (رواه الشیخان، مسلم ۲/ ۳۵۹ باب قبول توبة القاتل و ان کثر)

ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص تھا اس نے ننانوے (۹۹) قتل کیے اور اپنے شہر کے سب سے بڑے عالم کو دریافت کیا تو اس کو ایک درویش کا پتہ بتایا گیا وہ اس کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اس نے ننانوے (۹۹) قتل کیے ہیں، کیا اب بھی اس کے لیے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ اس نے اسے بھی قتل کر ڈالا اور پورے سو کر دیئے، پھر کسی بڑے عالم کو دریافت کیا تو کسی اور عالم کا پتہ بتایا گیا وہ اس کے پاس پہنچا اور کہا کہ اس نے سو (۱۰۰) آدمیوں کو قتل کیا ہے کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے کہا اس کے اور اس کی توبہ کے درمیان بھلا کون حائل ہوسکتا ہے؟! فلاں فلاں بستی میں چلا جا، جہاں خدا تعالیٰ کے عبادت گزار بندے رہتے ہیں تو بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنے وطن کی طرف واپس مت لوٹ کہ وہ معصیت کی زمین ہے، وہ چلا جب نصف راستہ پر پہنچا تو اس کی موت آ گئی یہاں عذاب و رحمت کے فرشتوں میں حجت ہونے لگی۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کر کے خدا کی طرف دلی توجہ سے آ رہا تھا اور عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے اپنی گذشتہ زندگی میں کبھی کوئی نیک کام کیا ہی نہ تھا اسی درمیان میں ان کے پاس انسانی صورت میں ایک فرشتہ آیا انہوں نے اس کو اپنا پنچ بنا لیا اس نے کہا: اچھا دونوں زمینوں کا فاصلہ ناپو جس طرف وہ زیادہ قریب نکلے ادھر ہی کا سمجھا جائے گا۔ ناپا تو وہ ادھر زیادہ قریب نکلا جدھر اس نے جانے کا ارادہ کیا تھا، اس لیے رحمت کے فرشتوں نے اسے قبضہ لیا۔'' (صحیح مسلم ۲/ ۳۵۹ و بخاری)

مغفرت کی امید رکھئے گناہ معاف

(۱۳۰)اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَاْتُکُمْ اَوَّلَ مَا یَقُوْلُ اللّٰہُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ اَوَّلَ مَا یَقُوْلُوْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ھَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ یَا رَبَّنَا! فَیَقُوْلُ لِمَ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَکَ وَ مَغْفِرَتَکَ فَیَقُوْلُ فَقَدْ اَوْجَبْتُ لَکُمْ عَفْوِیْ وَ مَغْفِرَتِیْ۔(اخرجہ ابن المبارک والطبرانی و احمد و ابن ابی الدنیا فی حسن الظنّ باللّٰہ و الطبرانی وابونعیم والبیھقی فی شعب الایمان عن معاذٍ)

اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے دن ایمان والوں سے پہلے پہل کیا ارشاد فرمائے گا اور لوگ سب سے پہلے اللہ کی جناب میں کیا عرض کریں گے؟ حق تعالیٰ شانہ ایمان والوں سے فرمائے گا ''کیا تم کو مجھ سے ملنا محبوب تھا؟'' وہ عرض کریں گے ہاں اے ہمارے رب بے شک۔ ارشاد ہوگا ''کس بنا پر؟'' عرض کریں گے ہمیں تیری مغفرت اور معافی کی امید تھی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ''میں نے تم کو بخش دیا، معاف کر دیا۔'' (الطبرانی فی الکبیر ۲۰/ ۱۲۵ مسند احمد ۵/ ۲۳۸)

جس کو استغفار کی توفیق مل گئی اس کے گناہ معاف

(۱۳۱)مَنْ اُعْطِیَ اَرْبَعًا لَمْ یُحْرَمْ اَرْبَعًا : مَنْ اُعْطِیَ الدُّعَاءَ لَمْ یُحْرَمْ مِنَ الْاِجَابَۃِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَقُوْلُ (اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ) وَمَنْ اُعْطِیَ الشُّکْرَ لَمْ یُحْرَمِ الزِّیَادَۃَ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَقُوْلُ (لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَ نَّکُمْ) وَمَنْ اُعْطِیَ الْاِسْتِغْفَارَ لم یُحْرَمِ الْمَغْفِرَۃَ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَقُوْلُ (اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا) وَمَنْ اُعْطِیَ التَّوْبَۃَ لَمْ یُحْرَمِ الْقُبُوْلَ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَقُوْلُ (وَھُوَ الَّذِیْ

يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ)(اخرجه البيهقى فى شعب الايمان عن ابن مسعود رضى الله عنه)

جس کو چار چیزیں مل گئیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہا:

(۱) جس کو دعاء مل گئی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾ ''مجھ سے دعاء مانگو میں تمہاری دعاء قبول کروں گا۔''

(۲) جس کو شکر مل گیا وہ زیادتی سے محروم نہیں رہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَ نَّکُمْ﴾ ''اگر تم شکر کرو گے تو پھر میں تمہاری نعمتوں میں اضافہ کروں گا۔''

(۳) جس کو استغفار مل گیا وہ مغفرت سے محروم نہیں رہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّهٗ کَانَ غَفَّارًا﴾ ''اپنے رب سے بخشش چاہو وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔''

(۴) جس کو توبہ مل گئی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ﴾ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔'' (کنز العمال ۱۵/۴/۸۷:۴۳۴۷۲)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہئے گناہ معاف

(۱۳۲)یَا اَعْرَابِیُّ اِذَا قُلْتَ سُبْحَانَ اللهِ قَالَ اللّٰهُ صَدَقْتَ وَ اِذَا قُلْتَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ اللّٰهُ صَدَقْتَ وَ اِذَا قُلْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ قَالَ اللّٰهُ صَدَقْتَ وَ اِذَا قُلْتَ اللهُ اَکْبَرُ قَالَ اللّٰهُ صَدَقْتَ وَ اِذَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْ فَعَلْتُ وَ اِذَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ قَالَ اللّٰهُ قَدْ فَعَلْتُ وَ اِذَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ قَالَ اللّٰهُ قَدْ فَعَلْتُ۔(اخرجه البيهقى فى شعب الايمان عن انس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے اعرابی (دیہاتی) جب تو نے کہا سبحان اللہ! تو حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں تو نے سچ کہا، اور جب تو نے الحمد للہ کہا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو نے سچ کہا، اور جب تو نے کہا لا الہ الا اللہ تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں تو نے سچ کہا، اور جب تو نے کہا اللہ اکبر تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں تو نے سچ کہا، اور جب تو نے کہا (اے اللہ تو مجھے معاف فرما) تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں میں نے معاف کر دیا، اور جب تو کہتا ہے (اے اللہ مجھ پر رحم فرما دے) تو حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں میں نے تجھ پر رحم کر دیا، اور جب تو کہتا ہے (اے اللہ تو مجھے رزق عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میں نے تجھے رزق دیا'' (شعب الایمان للبیہقی حدیث:۴۳۲۱:۶۱۹)

ہر نماز سے پہلے دس مرتبہ استغفار کیجیے گناہ معاف

(۱۳۳) يَا أُمَّ رَافِعٍ إِذَا قُمْتِ إِلَى الصَّلَاةِ فَسَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَ هَلِّلِيْهِ عَشْرًا وَ كَبِّرِيْهِ عَشْرًا وَاسْتَغْفِرِيْهِ عَشْرًا فَإِنَّكِ إِذَا سَبَّحْتِ عَشْرًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا لِيْ وَ إِذَا هَلَّلْتِ قَالَ هٰذَا لِيْ وَ إِذَا حَمِدْتِ قَالَ هٰذَا لِيْ وَ إِذَا اسْتَغْفَرْتِ قَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكِ. (اخرجه ابن السنى فى عمل اليوم و الليلة عن ام رافع كذا فى كنز العمال ۷/ ۵۳۱)

حضرت ام رافع رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب تم نماز کے لیے کھڑی ہو تو دس مرتبہ سبحان اللہ کہو اور دس مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہو۔ سبحان اللہ کے جواب میں حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں یہ میرے لیے ہے، اور جب تم نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں یہ میرے لیے ہے اور جب تم نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہا تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔'' (دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہنے پر

جواب میں دس بار ارشاد ہوتا ہے میں نے تیری مغفرت کر دی۔)

شب برأت میں معافی مانگئے گناہ معاف

(۱۳۴) عَنْ عَلِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه و سلم قال إذا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنيا فَيَقُوْلُ أَلا مِنْ مُسْتَغْفِرٍلِي فَاَغْفِرَلَهُ أَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَهُ، أَلَا مُبْتَلىً فَأُعَافِيَهُ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔(رواه ابن ماجه كذا في الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۱۹، ابن ماجه صفحه ۹۹)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب شعبان کی پندرہویں رات آئے تو اس رات میں اللہ کے حضور نوافل پڑھو۔ اس دن کو روزہ رکھو کیوں کہ اس رات غروبِ آفتاب ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی اور رحمت پہلے آسمان پر اُتر آتی ہے اور وہ ارشاد فرماتا ہے'' ہے کوئی بندہ جو مجھ سے بخشش اور مغفرت طلب کرے اور میں اس کی مغفرت کا فیصلہ کروں، کوئی بندہ ہے جو روزی مانگے اور میں اس کو روزی دینے کا فیصلہ کروں، کوئی مبتلائے مصیبت بندہ ہے جو مجھ سے صحت اور عافیت کا سوال کرے اور میں اس کو عافیت عطا کروں۔'' اس طرح مختلف قسم کے حاجتمندوں کو اللہ پکارتا ہے کہ وہ اس وقت مجھ سے اپنی حاجتیں مانگیں اور میں عطا کروں، غروبِ آفتاب سے لے کر صبح صادق تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اسی طرح اپنے بندوں کو پکارتی رہتی ہے۔''

استغفار سے غیبت کا گناہ معاف

(۱۳۵) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و

سلم قَالَ اِذَا اغْتَابَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ فَاِنَّهَا کَفَّارَةٌ لَهٗ(اخرجه ابن عدی)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی غیبت کرے تو اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے کیوں کہ یہ استغفار اس غیبت کا کفارہ ہو جائے گا۔''

(کنز العمال ۳/ ۵۸۸: ۸۰۳۷)

ہر نماز کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

کہیے سارے گناہ معاف

(۱۳۶) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ قَالَ دُبُرَ کُلِّ صَلَاةٍ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَلَهٗ وَ اِنْ کَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔(رواه الطبرانی فی الصغیر والاوسط کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۴۵۴)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص ہر نماز کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھا کرے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی خواہ وہ میدانِ جنگ سے بھاگ کر ہی کیوں نہ آیا ہو۔''

بندوں کی بیماری گناہ، اور اس کا علاج استغفار ہے

(۱۳۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلیٰ دَائِکُمْ وَ دَوَائِکُمْ؟ اَلَا اِنَّ دَاءَ کُمُ الذُّنُوْبُ وَ دَوَائُکُمُ الْاِسْتِغْفَارُ۔ (رواه البیهقی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۴۶۸، کنز العمال ۱/ ۴۷۹ : ۲۰۹۲ و عزاه للدیلمی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تم کو تمہارے مرض اور تمہاری دواء کے بارے میں نہ بتاؤں؟ غور سے سنو! تمہارا مرض گناہ ہے اور تمہاری دواء استغفار ہے۔''

دن میں ایک بار اور رات میں ایک بار

سید الاستغفار پڑھئے سارے گناہ معاف

(۱۳۸) عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ : اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ أَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ یُّمْسِیَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔(اخرجه احمد و البخاری و النسائی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۴۴۸، کنز العمال ۱/۴۷۸ : ۲۰۸۷ صحیح البخاری کتاب الدعوات ۲/۹۳۳)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''سید الاستغفار یہ ہے کہ تو اللہ کے حضور میں یوں عرض کرے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ أَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (ترجمہ) اے اللہ تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی مالک اور معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا اور وجود بخشا میں تیرا بندہ ہوں جہاں تک مجھ عاجز اور ناتواں سے ہو سکے گا، تیرے ساتھ کیے ہوئے

ایمانی عہد و میثاق اور اطاعت اور فرماں برداری کے وعدوں پر قائم رہوں گا، تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل وکردار کے شر سے، میں اقرار کرتا ہوں کہ تو نے مجھے نعمتوں سے نوازا اور اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے تیری نافرمانیاں کیں اور گناہ کیے اے میرے مولا و مالک تو مجھے معاف فرمادے میرے گناہ بخش دے تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بندہ نے دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی بھی حصہ میں یہ کلمات پڑھے اور اسی دن، رات شروع ہونے سے پہلے اس کو موت آگئی تو بلاشبہ جنت میں جائے گا اور اسی طرح اگر رات کے کسی حصہ میں یہ کلمات پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے اس رات وہ چل بسا تو وہ بلاشبہ جنت میں جائے گا۔''

جو اللہ کے عذاب سے ڈرا اس کے گناہ معاف

(۱۳۹) اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِیْهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اَسْحِقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُّوْنِیْ فِی الْبَحْرِ فَوَ اللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ لَیُعَذِّبُنِیْ عَذَابًا مَا عَذَّبَهٗ اَحَدًا، فَفَعَلُوْا ذٰلِکَ بِهٖ فَقَالَ اللهُ لِلْاَرْضِ اَدِّیْ مَا اَخَذْتِ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْیَتُکَ یَا رَبِّ فَغَفَرَلَهٗ بِذٰلِکَ (اخرجه احمد و البخاری و مسلم ۳۵۷/۲ عن ابی هریرة رضی الله عنه)

ایک آدمی نے اپنے اوپر ظلم ڈھا رکھا تھا (یعنی گنہگار تھا) جب موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا، پھر مجھے پیس ڈالنا، پھر مجھے سمندر میں بہا دینا پس اللہ کی قسم اگر اللہ نے مجھ پر قابو پالیا تو وہ مجھے اس قدر عذاب دے گا کہ کبھی کسی کو اتنا عذاب نہیں دیا ہوگا۔ بیٹوں نے حسب وصیت عمل کیا، اللہ نے زمین کو حکم دیا جو تو نے لیا ہے وہ دے، پس اللہ کی قدرت وہ

انسانی شکل میں کھڑا ہوا تھا۔ اللہ نے اس سے فرمایا: ''اس حرکت پر تجھ کو کس نے اُبھارا۔'' کہنے لگا ''تیرے خوف نے یارب۔'' اللہ نے اس خوف کی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی۔ (کنز العمال ۴/ ۲۴۰: ۱۰۳۴۲)

جس کا دل اللہ کے راستہ میں کپکپایا اس کے گناہ معاف

(۱۴۰) عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِذَا رَجَفَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ تَحَاتَّتْ خَطَایَاهُ کَمَا یَتَحَاتُّ عِذْقُ النَّخْلَةِ اَیْ ثِمَارُهَا۔(اخرجه ابو نعیم و الطبرانی باسناد حسن کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۲۸۴، کنز العمال ۴/ ۲۸۰ : ۱۰۴۸۵)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان کا دل اللہ کے راستہ میں کپکپانے لگے تو اس کی خطائیں ایسی جھڑتی ہیں جیسے کھجور کے خوشے (تیز ہوا کے چلنے سے) گر جاتے ہیں۔''

جو لوگ صرف رضائے الٰہی کے لیے

اللہ کو یاد کرتے ہیں ان کے گناہ معاف

(۱۴۱) وَمَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَایُرِیْدُوْنَ بِذَالِکَ اِلَّا وَجْهَهُ اِلَّا نَادَا هُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَکُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَیِّئَاتُکُمْ حَسَنَاتٍ۔(اخرجه احمد و ابو یعلی و للضیاء عن میمون المری عن میمون بن سِیَاهٍ عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه۔ کنزالعمال ۹/ ۱۳۳ : ۲۵۳۶۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو بھی قوم جمع ہو کر اللہ کا ذکر کرتی ہے

اور مقصود اللہ کی رضا ہی ہوتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے: کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت کر دی گئی اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دیا گیا۔

اللہ کی تعظیم کیجئے اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کیجئے سارے گناہ معاف

(۱۴۲) عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم أجِلُّوْا اللّٰہَ اَیْ عَظِمُوْہُ وَ أَسْلِمُوْا لَہٗ یَغْفِرْ لَکُمْ۔ (رواہ احمد و الطبرانی و قال ابن ثوبان ای اسلموا)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرو اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادے گا۔'' (مسند احمد ۵/۱۹۹: ۲۱۷۸۲)

نعمت ملنے پر اللہ کی بار بار تعریف کیجئے گناہ معاف

(۱۴۳) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلیٰ عَبْدٍ مِنْ نِعْمَۃٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِلَّا اَدّٰی شُکْرَھَا فَاِنْ قَالَھَا ثَانِیَۃً جَدَّدَ اللّٰہُ لَہٗ ثَوَابَھَا فَاِنْ قَالَھَا الثَّالِثَۃَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ۔ (رواہ الحاکم و صححہ ترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۲۷، کنزالعمال ۳/۲۵۳: ۶۴۰۷ و عزاہ ھب عن جابر)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِعَظَمَتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِمُلْکِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اِسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِہٖ فَقَالَھَا یَطْلُبُ بِھَا مَا عِنْدَ اللہِ تعالیٰ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ و رَفَعَ لَہٗ بِھَا أَلْفَ دَرَجَۃٍ وَ وَکَّلَ بِہٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ

يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ اِلیٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔(رواہ الطبرانی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۴۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ’’اللہ جل جلالہ اپنے بندے کو کوئی نعمت عطافرماتے ہیں پھر بندہ اللہ کی تعریف کرتا ہے تو اس نے اس نعمت کا شکرادا کردیا۔ پھر اگر دوسری مرتبہ الحمد للہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کی تجدید فرمادیتے ہیں، پھر اگر تیسری مرتبہ الحمد للہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔‘‘

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَیْءٍ لِعَظَمَتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَلَّ كُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَضَعَ كُلُّ شَیْءٍ لِمُلْكِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اِسْتَسْلَمَ كُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِهٖ (تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جن کی عظمت کے سامنے ہر چیز پست ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی عزت کے سامنے ہر چیز ذلیل ہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی بادشاہی کے سامنے ہر چیز جھکی ہوئی ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی قدرت کے سامنے ہر چیز مطیع ہے)‘‘حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس نے ان کلمات کو اللہ کے ہاں (نعمت وفضل کا) طالب ہوکر پڑھا تو اللہ تعالیٰ ایک ہزار نیکیاں اس بندے کے لیے لکھیں گے اور ایک ہزار درجات بلند فرمائیں گے اور ستر ہزار فرشتوں کو اس بات پر مقرر فرمائیں گے کہ قیامت تک اس بندہ کے لیے استغفار کرتے رہیں۔‘‘

غافلین کے مجمع میں اللہ کو یاد کیجئے سارے گناہ معاف

(۱۴۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ذَاكِرُ

اللہِ فِی الْغَافِلِیْنَ مِثْلُ الشَّجَرَۃِ الْخَضْرَاءِ فِی الشَّجَرِ الْیَابِسِ، وَذَاکِرُ اللہِ فِی الْغَافِلِیْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِی بَیْتٍ مُظْلِمٍ وَ ذَاکِرُ اللہِ فِی الْغَافِلِیْنَ یُرِیْہُ اللّٰہُ مَقْعَدَہٗ فِی الْجَنَّۃِ وَ ھُوَ حَیٌّ، وَذَاکِرُ اللہِ فِی الْغَافِلِیْنَ یُغْفَرُ لَہٗ بِعَدَدِ کُلِّ فَصِیْحٍ وَاَعْجَمَ وَ ذَاکِرُ اللہِ فِی الْغَافِلِیْنَ یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ نَظْرَۃً لَا یُعَذِّبُہٗ بَعْدَ ھَا اَبَدًا وَ ذَاکِرُ اللہِ فِی السُّوْقِ لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْرٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔(رواہ البیھقی فی الشعب کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۵۳۲، شعب الایمان باب فی محبۃ اللہ ۴۱۱/۱-۴۱۲ فصل فی اِدامۃالذکر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''غافلین کے مجمع میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس سرسبز درخت کی طرح ہے جو سوکھے درختوں میں ہو، غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس چراغ کی طرح ہے جو اندھیرے گھر میں رکھا ہوا ہو، اور غافل لوگوں کے مجمع میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی میں ہی جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیں گے۔ ہر انسان اور جانور کی تعداد کے موافق اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں گے اور غافلین میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی طرف حق تعالیٰ ایسی نظر سے دیکھیں گے کہ کبھی بھی اس کو عذاب نہیں دیں گے، بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کے لیے اس کے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور ہوگا۔''

جس نے سمندر میں سفر کرتے ہوئے چالیس موجیں دیکھیں اور ہر بار اللہ اکبر کہا اس کے گناہ معاف

(۱۴۵) مَنْ عَدَّ فِی الْبَحْرِ اَرْبَعِیْنَ مَوْجَۃً وَھُوَ یُکَبِّرُ اللّٰہُ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَاتَاَخَّرَ وَ اِنَّ الْاَمْوَاجَ لَتَحُتُّ الذُّنُوْبَ حَتًّا (خصال المکفرۃ لابن

حجر عسقلانی صفحه ۱۰۳)

جس نے سمندر میں سفر کرتے ہوئے چالیس موجیں شمار کیں اس حال میں کہ وہ اللہ اکبر کہہ رہا تھا۔ اس کے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی، تحقیق موجیں گناہوں کو جھاڑ دیتی ہیں۔

میت کو غسل دیجیے اور اس کے عیوب چھپایئے، آپ کے چالیس کبیرہ گناہ معاف، اور قبر کھودنے کا ثواب

(۱۴۶)عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ غَسَلَ مَیِّتًا فَکَتَمَ عَلَیْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِیْنَ کَبِیْرَةً وَمَنْ حَفَرَ لِاَخِیْهِ قَبْرًا حَتّٰی یُجِنَّهٗ فَکَاَنَّمَا اَسْکَنَهٗ مَسْکَنًا حَتّٰی یُبْعَثَ.(رواه الطبرانی فی الکبیر و رجاله رجال الصحیح، کذافی مجمع الزوائد، ۱۱۴/۳)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس (۴۰) بڑے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ اور جو اپنے بھائی کی (میت) کے لیے قبر کھودتا ہے اور اس کو اس میں دفن کرتا ہے تو گویا اس نے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ اٹھائے جانے تک اس کو ایک مکان میں ٹھہرا دیا یعنی اس کو اس قدر اجر ملتا ہے جتنا کہ اس شخص کے لیے قیامت تک مکان دینے کا اجر ملتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

میت کو غسل اور کفن دینے کا اجر و ثواب

(۱۴۷)عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و

سلم مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفِرَلَهُ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ السُّنْدُسِ وَ اِسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ۔ (رواه الحاكم و قال هذا حديث صحيح على شرط مسلم و وافقه الذهبی ۱/۳۵۴)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ''جو شخص کسی میت کو غسل دیتا ہے پھر اس کے ستر کو اور اگر کوئی عیب پائے تو اس کو چھپاتا ہے تو چالیس مرتبہ اس کی مغفرت کی جاتی ہے اور جو شخص میت کو کفن دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائیں گے''

(مستدرک حاکم)

مرحوم کی تعریف کیجئے مرحوم کے گناہ معاف

(۱۴۸) اِذَا صَلُّوْا عَلٰى جَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، يَقُوْلُ الرَّبُّ اَجَزْتُ شَهَادَتَهُمْ فِيْمَا يَعْلَمُوْنَ وَ اَغْفِرُلَهُ مَا لَا يَعْلَمُوْنَ۔(اخرجه البخاری فی التاريخ عن الربيع بن معوذ)

جب لوگ کسی کی نمازِ جنازہ پڑھ لیں اور میت کے بارے میں کلمات خیر کہیں تو حق تعالیٰ شانہ ارشادفرماتے ہیں ''انکی گواہی کوان کے علم کے مطابق نافذ کیا اور جو یہ نہیں جانتے اس کی بھی مغفرت کرتا ہوں۔'' (کنزالعمال ج ۱۵/۵۸۳:۴۲۲۸۳)

دو پڑوسی گواہی دیں کہ مرحوم بھلا آدمی تھا مرحوم کے گناہ معاف

(۱۴۹) اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ وَقَالَ رَجُلَانِ مِنْ جِيْرَانِهِ مَا عَلِمْنَا مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَهُوَ فِيْ عِلْمِ اللهِ تَعَالٰى عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمَلَائِكَةِ اِقْبَلُوْا شَهَادَةَ عَبْدِيْ فِيْ عَبْدِيْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ عِلْمِيْ فِيْهِ۔(اخرجه ابن النجار عن ابی هريرة رضی الله عنه)

جب بندۂ مومن انتقال کر جائے اور اس کے دو پڑوسی یہ کہہ دیں کہ یہ شخص بڑا بھلا تھا اس کے علاوہ ہم کچھ نہیں جانتے۔ حالانکہ وہ علم خداوندی میں اس کے برعکس تھا تو حق تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں ''میرے بندہ کے بارے میں میرے بندہ کی گواہی قبول کرلو۔ میرے علم کے مطابق یہ جیسا بھی تھا اس سے درگزر کرو۔'' (کنز العمال ۱۵/۶۸۵: ۴۲۷۴۲)

جس کے حق میں تین پڑوسی بھلائی کی گواہی دیں اس کے گناہ معاف

(۱۵۰) مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَشْهَدُ لَهُ ثَلاَ ثَةُ اَبْيَاتٍ مِنْ جِيْرَانِهِ الْاَدْنِيْنَ بِخَيْرٍ اِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَبِلْتُ شَهَادَةَ عِبَادِيْ عَلٰى مَا عَلِمُوْا وَغَفَرْتُ لَهُ مَا اَعْلَمُ۔ (اخرجه احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه)

جب کسی مسلمان بندے کی موت واقع ہوتی ہے اور اس کے بالکل نزدیکی پڑوس کے تین گھرانے (اس کے بارے میں) بھلائی کی گواہی دیتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں: ''میں نے اپنے بندوں کی گواہی کو ان کے علم کے مطابق قبول کرلی، اور جو کچھ میں جانتا ہوں اس کو معاف کر دیا۔'' (کنز العمال ۱۵/۶۸۶: ۴۲۷۴۵)

جس نے ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کی اس کے گناہ معاف

(۱۵۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله عليه

و سلم مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ اَوْاَحَدِهِمَا كُلّ جُمُعَةٍ غُفِرَلَهُ وَكُتِبَ بَارًّا۔ (رواه الطبرانی فی الصغیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جمعہ کے دن اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کردی جائے گی اور اس کو فرماں بردار لکھا جائے گا۔" (کنز العمال ۱۷/ ۴۶۸: ۴۵۴۸۷، الحکیم۔ عن ابی ہریرہ)

جس کی نماز جنازہ سو آدمیوں نے پڑھی اس کے گناہ معاف

(۱۵۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللّٰهُ عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّىْ عَلَيْهِ مِائَةٌ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔(اخرجه الطبرانی فی الکبیر کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحه ۳۴۳، والترمذی فی الجنائز ۱/ ۱۲۲ نحوه)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس میت کی سو (۱۰۰) آدمی نمازِ جنازہ پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس میت کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔"

مسلمانوں کی تین صفوں نے جس کی نماز جنازہ پڑھی اس کے گناہ معاف

(۱۵۳) عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّىْ عَلَيْهِ ثَلاَ ثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ (اَىِ الْمَغْفِرَةَ اَوِ الْجَنَّةَ) وَكَان مالك اِذَا اسْتَقْبَلَ اَهْلَ

الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلاَ ثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذا الحديث۔(اخرجه ابوداؤد وغيره و حسنه الترمذی كذا فی الترغيب جلد ۴، صفحة ۳۴۳، ابوداؤد كتاب الجنائز ۲/ ۴۵۱ باختلاف بعض الالفاظ)

حضرت مالک بن هُبَيْرَه رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان انتقال کر جائے اور اس کی نمازِ جنازہ میں مسلمانوں کی تین صفیں ہوں تو مغفرت یا جنت واجب ہو جاتی ہے" اور حضرت مالک رضی اللہ عنہ جب کسی جنازہ میں شریک ہوتے تو تین صفیں بناتے اس حدیث پر عمل کرنے کی وجہ سے۔

مرحوم کے لیے مغفرت کی دعا کیجئے مرحوم کے گناہ معاف

(۱۵۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله عليه و سلم اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِالصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ؟ فَيَقُوْلُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ۔(اخرجه الطبرانی فی الاوسط والبيهقی بلفظ : دعاءُ وَلَدِکَ لَکَ، رواه احمد فی مسنده بهذا اللفظ ۲/ ۵۰۹ : ۱۰۶۱۸ و اخرجه ابن ماجه بنحوه كتاب الادب صفحه ۲۶۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں کسی مردِ صالح کا درجہ ایک دم بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ جنتی بندہ پوچھتا ہے کہ اے پروردگار! میرے درجہ اور مرتبہ میں یہ ترقی کس وجہ سے اور کہاں سے ہوئی؟ جواب ملتا ہے تیرے واسطے تیری فلاں اولاد کی دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔"

امام بیہقی نے الفاظِ حدیث یوں نقل کیے ہیں کہ "تیرے بیٹے کی دعا کی وجہ سے۔"

تمام مؤمنین کے لیے دعائے مغفرت کیجئے

ہر مؤمن کے عوض ایک نیکی لکھی جائے گی

(۱۵۵) مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً.(طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصّامت، کنز العمال ۱/۳۷۵ : ۲۰۶۷)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ''جو کوئی شخص مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے مغفرت طلب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مومن مرد اور مومن عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔''

تمام مؤمنین کے لیے ہر روز ستائیس مرتبہ مغفرت کیجئے آپ مستجاب الدعوات بن جائیں گے

(۱۵۶) مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعًا وَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ وَ يُرْزَقُ بِهِمْ اَهْلُ الْاَرْضِ(طبرانی فی الکبیر عن أبی الدرداء کنز العمال ۱/۳۸۶:۲۰۶۸ و قال:(طب عن ابی الدرداء)

جو شخص ہر روز مومن مردوں اور عورتوں کے لیے ستائیس (۲۷) بار مغفرت طلب کرے گا تو اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی وجہ سے اہل زمین کو رزق ملتا ہے۔

جو جنازہ کے پیچھے چلا اس کے گناہ معاف

(۱۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و

سلم قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُجَازیَ بِهِ الْعَبْدُ بَعدَ مَوْتِهِ اَنْ یُّغْفَرَ لِجَمِیْعِ مَنْ اَتْبَعَ جَنَازَتَهٗ۔(اخرجه البزار کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحه ۳۴۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بندۂ مومن کو اس کی موت کے بعد سب سے پہلی جزا جو دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازے کے پیچھے چلنے والے تمام افراد کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔'' (کنز العمال ۱۵/۵۸۸:۴۲۳۱۰)

جو وصیت کر کے فوت ہوا اس کے گناہ معاف

(۱۵۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ مَاتَ عَلیٰ وَصِیَّةٍ مَاتَ عَلیٰ سَبِیْلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلیٰ تُقًی وَ شَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَهٗ۔(رواه ابن ماجه کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحه ۴۲۶، ابن ماجه باب الحث علی الوصیة صفحه ۱۹۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے وصیت کی حالت میں انتقال کیا (یعنی اس حالت میں جس کا انتقال ہوا کہ اپنی مالیت اور معاملات وغیرہ کے بارے میں جو وصیت اس کو کرنی چاہیے تھی وہ اس نے کی اور صحیح اور بوجہ اللہ کی) تو اس کا انتقال ٹھیک راستہ پر اور شریعت پر چلتے ہوئے ہوا اور اس کی موت تقویٰ اور شہادت والی موت ہوئی اور اس کی مغفرت ہوگی۔''

قبر کے بھینچنے سے باقی گناہ معاف

(۱۵۹) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ: اَلضَّمَّةُ فِیْ الْقَبْرِ کَفَّارَةٌ لِکُلِّ مُؤْمِنٍ لِکُلِّ ذَنْبٍ بَقِیَ عَلَیْهِ لَمْ

يُغفَرُ لَهُ(اخرجه الرافعي، كنز العمال ۱۵/ ۲۳۹ : ۴۲۵۲۰ الرافعي فى تاريخه)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قبر میں پہنچ جانا مومن کے لیے کفارہ ہے ہر اس گناہ کا جو اس کے ذمہ باقی تھا اور اس کی مغفرت نہیں ہوئی تھی۔''

موت کی سختیاں برداشت کیجئے گناہ معاف

(۱۶۰) عَنْ أَنَسٍ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ (لمايُصِيْبُهُ من آلام النزع و غيرها) (اخرجه ابو نعيم و البيهقى كنزالعمال ۱۵/ ۵۴۸ : ۴۲۱۲۲ و عزاه ل (حل حب. عن انس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''موت ہر مسلمان کے لیے کفارہ ہے۔'' (نزع وغیرہ کی وجہ سے جو دُکھ اس کو پہنچتے ہیں اس کی بناء پر)

جو اللہ کے راستے میں نکلا اور شہید ہو گیا

اس کے سارے گناہ معاف

(۱۶۱) قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ يَخْرُجُ مُجَاهِدًا فِیْ سَبِيْلِیْ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِیْ ضَمِنْتُ لَهُ اَنْ اَرْجِعَهُ بِمَا اَصَابَ مِنْ اَجْرٍ وَ غَنِيْمَةٍ وَ اِنْ قَبَضْتُهُ اَنْ اَغْفِرَلَهُ وَ اَرْحَمَهُ وَ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.(اَخرجه احمد و النسائى و الطبرانى فى الكبير عن ابن عمر رضى الله عنهما)

اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ''میرا جو بھی بندہ میری راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلتا ہے، محض میری خوشنودی کے لیے تو میں ضمانت دیتا ہوں اس بات کی کہ اجر

وغنیمت کے ساتھ اس کو واپس لوٹاؤں۔ اور اگر اس کی روح کو قبض کرلوں تو اس کی مغفرت کروں، اس پر رحم کروں اور اس کو جنت میں داخل کروں۔''

شہید کے جسم سے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کے گناہ معاف

(۱۶۲)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ: اَلشَّهِیْدُ یُغْفَرُ لَهُ فِیْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَ یُزَوَّجُ حَوْرَاوَیْنِ وَ یُشَفَّعُ فِیْ سَبْعِیْنَ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ، وَالْمُرَابِطُ اِذَامَاتَ فِیْ رِبَاطِهٖ کُتِبَ لَهُ اَجْرُهٗ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَ غُدِیَ عَلَیْهِ وَرِیْحَ بِرِزْقِهٖ وَیُزَوَّجُ سَبْعِیْنَ حَوْرَاءَ وَ قِیْلَ لَهُ قِفْ فَاشْفَعْ اِلیٰ اَنْ یَّفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ۔(اخرجه الطبرانی فی الاوسط و اسناده حسن کنزالعمال ۳۹۸/۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''شہید کے جسم سے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور دو حوروں سے اس کا نکاح کردیا جاتا ہے، اور اس کے گھرانے میں سے ستر افراد کے حق میں شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ اور سرحد کا نگہبان جب اپنی چوکی میں مرجائے تو قیامت تک اس کا اجر وثواب جاری رہے گا، اور صبح وشام اس کو رزق دیا جائے گا، ستر حوروں سے اس کا نکاح کردیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا ٹھہر جا اور سفارش کر یہاں تک کہ حساب وکتاب سے فراغت ہو'' (کنزالعمال حدیث نمبر ۱۱۱۰۱)

اللہ کے راستے میں اگر موت آ گئی تو سارے گناہ معاف

(۱۶۳)عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله

علیه و سلم القَتلُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ یُکَفِّرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا الْاَمَانَةَ و الْاَمَانَةُ فِی الصَّلَاةِ وَالْاَمَانَةُ فِی الصَّوْمِ وَالْاَمَانَةُ فِی الْحَدِیْثِ وَاَشَدُّ ذٰلِکَ الْوَدَائِعُ۔ (اخرجه ابو نعیم و الطبرانی باسناد حسن)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ کی راہ میں قتل ہو جانا تمام گناہوں کا کفارہ بن جائے گا سوائے امانت کے اور امانت نماز میں ہے اور امانت روزہ میں ہے اور امانت بات میں ہے اور سب سے زیادہ تیرے لیے لائق اہتمام بطور امانت رکھی ہوئی اشیاء ہیں۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے کبیرہ گناہ معاف

(۱۶۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ۔ (اخرجه احمد و ابوداؤد و النسائی و ابن حبان و الحاکم، ابوداؤد کتاب السنة ۲/۲۵۲ من حدیث انس بن مالک و کذا عند احمد ۳/۲۱۳ من روایة انس، ترمذی ۲/۷۰ من روایة انس و جابر کلیهما)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہے۔''

(۱۶۵) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ خُیِّرْتُ بَیْنَ الشَّفَاعَةِ اَوْ یَدْخُلُ نِصْفُ اُمَّتِیَ الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِاَنَّهَا اَعَمُّ وَ اَکْفٰی اَمَا اَنَّهَا لَیْسَتْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ الْمُتَّقِیْنَ (ای لَیْسَتْ قَاصِرَةً عَلَیْهِمْ) وَلٰـکِنَّهَا لِلْمُذْنِبِیْنَ الْخَاطِئِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ۔ (اخرجه احمد و الطبرانی باسناد جید، احمد ۲/۷۵، من حدیث عبدالله بن عمر)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''دو باتوں کے درمیان مجھے اختیار دیا گیا، یا تو شفاعت کو اختیار فرماؤں یا میری آدھی امت جنت میں داخل ہوجائے تو میں نے شفاعت کو پسند کیا اس لیے کہ شفاعت زیادہ عموم رکھتی اور زیادہ کفایت کرنے والی ہے۔ بہرحال یہ صرف متقی مومنین کے لیے ہی نہیں بلکہ یہ تو گنہگاروں، خطا کاروں اور مصیبت زندگان کے لیے بھی ہے۔''

کثرت سے درود شریف پڑھیے، آپ کے تمام غم ختم اور گناہ معاف

(۱٦٦)عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی الله عنه قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ:یٰاَیُّهَا النَّاسُ! اُذْکُرُوْا اللّٰهَ اُذْکُرُوْا اللّٰهَ جَاءَ تِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَافِیْهِ۔جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْهِ قَالَ اُبَیٌّ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلاَ تِیْ؟ قَالَ مَاشِئْتَ قَالَ قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ فَالنِّصْفَ؟ قَالَ مَا شِئْتَ، وَ اِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَکَ قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ؟ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلاَ تِیْ کُلَّهَا قَالَ:اِذاً تُکْفٰی هَمَّکَ وَ یُغْفَرُلَکَ ذَنْبُکَ۔(رواه الترمذی و قال هذا حدیث حسن صحیح رقم : ۲۴۵۷)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رات کے دو تہائی حصے گذر جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کے لیے) اُٹھتے اور فرماتے ''لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ ہلا دینے والی چیز آ پہنچی اور اس کے بعد آنے والی چیز آ رہی ہے (مراد یہ ہے کہ پہلے صور اور اس کے بعد دوسرے صور کے پھونکے جانے کا وقت قریب آ گیا) موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آ گئی ہے موت اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ آ گئی ہے۔'' اس پر ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے عرض

کیا: یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہتا ہوں اپنی دعا اور اذکار کے وقت میں سے درود شریف کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جتنا تمہارا دل چاہے۔'' میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ایک چوتھائی وقت؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: آدھا کردوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: دوتہائی کردوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لیے مقرر کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر ایسا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ساری فکروں کو ختم فرمادیں گے، اور تمہارے گناہ بھی معاف کردیئے جائیں گے۔'' (ترمذی ۲/ ٦٨)

باہم محبت رکھنے والے بندے جب ملیں

حضور پر درود بھیجیں ان کے گناہ معاف

(١٦٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ يَسْتَقْبِلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ وَ يُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صلی الله علیه و سلم لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَا تَاَخَّرَ۔ (رواہ ابویعلٰی هکذا فی الترغیب جلد ٢، صفحه ٥٠٥)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نہیں ہیں دو بندے جو آپس میں محبت رکھتے ہوں ان میں کوئی ایک جب اپنے ساتھی کے سامنے آئے اور حضور ﷺ پر دونوں درود بھیجیں تو جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کے آئندہ اور گذشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔'' (کنز العمال

۹/۱۳۵:۲۹۲۵۳۴عزاہ لابن السنی فی عمل الیوم واللیلة و ابن النجار)

جمعہ کے دن اسی مرتبہ حضور پر درود بھیجئے اسی سال کے گناہ معاف

(۱٦۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ الله صلی الله علیه و سلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِیْنَ مَرَّةً غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَ ثَمَانِیْنَ سَنَةً قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ کَیْفَ الصَّلَاةُ ؟ قَالَ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ(رواہ الدار قطنی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ''جو شخص جمعہ کے دن اسّی (۸۰) مرتبہ مجھ پر درود بھیجے اس کے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔'' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ پر کیسے درود پڑھا جائے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا '' یوں کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجئے دس گناہ معاف

(۱٦۹) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اَللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَ حَطَّ عَنْهَا بِهَا عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَ رَفَعَهٗ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ۔(کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۹۴۔ رواہ احمد و النسائی و اللفظ له و ابن حبان فی صحیحه و الحاکم ،اخرجه النسائی کتاب الصلوة باب الفضل فی الصلوة علی النبی صلی الله علیه و سلم ۱/۱۹۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ''جو شخص مجھ پرایک مرتبہ درود شریف بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں،

دس گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند فرماتے ہیں۔"

لکھا ہوا درود شریف جب تک باقی رہتا ہے

فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں

(۱۷۰) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ صَلّیٰ عَلَیَّ فِیْ كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ.(رواه الطبرانی كذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۱۱۱، كنز العمال ۱/۵۰۷ : ۲۲۴۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے کسی کتاب میں مجھ پر درود شریف لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں باقی رہے گا فرشتے اس کے لیے مسلسل دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔"

اپنے مال کی زکاۃ نکالئے گناہ معاف

(۱۷۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ : أَتٰی رَجُلٌ مِنْ تَمِیْمٍ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّیْ ذُوْمَالٍ كَثِیْرٍ وَ ذُوْاَهْلٍ وَوَلَدٍ وَّحَاضِرَةٍ (اَیْ مَوْرَدُ خَیْرٍ وَّمَنْهَلُ خَصْبٍ) فَاَخْبِرْنِیْ كَیْفَ اَصْنَعُ وَكَیْفَ اُنْفِقُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم:تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِكَ فَاِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ (اَیْ مِنَ الْمَعَاصِیْ وَالذُّنُوْبِ) وَتَصِلُ اَقْرِبَاءَ كَ وَ تَعْرِفُ حَقَّ الْمِسْكِیْنِ وَالْجَارِ وَالسَّائِلِ.(الحدیث رواه احمد و رجاله رجال الصحیح كذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۵۱۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنوتمیم کا ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بہت مالدار آدمی ہوں اور عیال دار بھی ہوں (خوب وسعت رکھتا ہوں جی کھول کر خرچ کر سکتا ہوں) تو آپ مجھے بتایئے کہ کیسے کروں؟ اور کس طرح خرچ کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کیوں کہ زکوٰۃ ایسی پاکی ہے کہ تجھ کو معاصی اور گناہوں سے پاک کردے گی، خویش واقارب سے صلہ رحمی کر، مسکین اور پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔'' (مسند احمد، ۳/۱۳۶: ۱۲۴۱۷)

صدقہ خیرات کیا کیجئے گناہ معاف

(۱۷۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم يَقُوْلُ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! اَلصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ (اى حِصْنٌ وَّ وِقَايَةٌ) وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! اَلنَّاسُ غَادِيَانِ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُوْثِقٌ رَقَبَتَهٗ وَ مُبْتَاعٌ نَفْسَهٗ فِىْ عِتْقِ رَقَبَتِهٖ.(رواه ابو يعلى باسنادٍ صحيح و اخرجه ابْنُ حِبَّانَ وَ لَفْظُهٗ)

يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! اَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ وَدَمٌ نَبَتَا عَلٰى سُحْتٍ اَلنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! اَلنَّاسُ غَادِيَانِ فَغَادٍ فِىْ فِكَاكِ نَفْسِهٖ فَمُعْتِقُهَا وَ غَادٍ فَمُوْثِقُهَا يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! اَلصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يَذْهَبُ الْجَلِيْدُ عَلَى الصَّفَا (اى الصخرة المساء)(جلد ۲، صفحه ۱۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کعب بن عجرہ سے فرما رہے ہیں: ''اے کعب بن عجرہ! نماز اللہ کے قرب کا

ذریعہ ہے اور روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اے کعب بن عجرہ! لوگ صبح کرتے ہیں، کچھ تو اپنی جان کو بیچنے والے ہیں پس وہ اپنی گردن کو باندھنے والے ہیں اور کچھ لوگ اپنے نفس کو خریدنے والے ہیں پس وہ اپنی گردن کو آزاد کرنے والے ہیں۔''

اور ابن حبان کے الفاظِ حدیث یوں ہیں ''اے کعب بن عجرہ! جنت میں داخل نہیں ہوگا وہ شخص جس کے خون اور گوشت کی پرورش حرام کمائی سے ہوئی۔ دوزخ کی آگ اس کے لیے زیادہ مناسب ہے۔ اے کعب بن عجرہ! لوگ صبح کرنے والے ہیں، پس کچھ لوگ تو اپنی گردن چھڑانے میں صبح کرتے ہیں تو وہ اپنی گردن کو آزاد کرنے والے ہیں اور کچھ لوگ اس طرح صبح کرتے ہیں کہ اپنی گردن کو باندھنے والے ہوتے ہیں۔ اے کعب بن عجرہ! نماز اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے اور روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطا کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے برف چکنی چٹان سے نیچے گر جاتی ہے۔''

صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کیجئے گناہ معاف

(۱۷۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم فُرِضَ الفِطْرُ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ (وَالْفُحْشِ) وَ طُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ فَمَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ زَكٰوةٌ مَقْبُوْلَةٌ،وَمَنْ اَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ۔(اخرجه ابوداؤد و ابن ماجه و الحاكم و صححه كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۵۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''صدقۂ فطر روزہ دار کو بیکار اور فحش باتوں سے پاک کر دیتا ہے (جو حالت روزہ میں اس سے سرزد ہوگئی تھیں) اور غرباء و مساکین کے کھانے کی دعوت ہے جس نے اس

کو نماز (عید) سے قبل ادا کر دیا تو بہت ہی مقبول ہے اور جس نے اس کو نماز (عید) کے بعد ادا کیا تو یہ باقی صدقہ کی طرح ایک صدقہ ہے۔'' (یعنی ثواب میں کچھ کمی آجاتی ہے) (ابوداوٗد باب زکاۃ الفطر ۱/۲۲۷)

تاجر حضرات صدقہ خیرات کیا کریں لغو باتوں کا گناہ معاف

(۱۷۴) عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ غَرْزَةَ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ. (اخرجه احمد و ابوداؤد والنسائى و ابن ماجه و الحاكم، سنن ابى داؤد اول كتاب البيوع ۲/۴۷۲)

حضرت قیس بن غرزۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے اے سوداگرو! خرید و فروخت میں لغو اور بے فائدہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں اور قسم بھی کھائی جاتی ہے تو (اس کے علاج اور کفارہ کے لیے) اس کے ساتھ صدقہ بھی ملا دیا کرو۔''

قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قربانی کرنے والے کے گناہ معاف

(۱۷۵) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم لِفَاطِمَةَ رضى الله عنها يَا فَاطِمَةُ! قُوْمِىْ اِلٰى اُضْحِيَّتِكِ فَاشْهَدِيْهَا فَاِنَّ لَكِ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا اَنْ يَغْفِرَلَكِ مَاسَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلَنَا خَاصَّةً اَهْلَ الْبَيْتِ اَوْلَنَا وَلِلْمُسْلِمِيْنَ؟ قَالَ صلى الله عليه و سلم بَلْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِيْنَ. (رواه البزار و الشيخ و رواه الاصفهانى و لفظه)

يَا فَاطِمَةُ! قُوْمِيْ فَاشْهَدِيْ اُضْحِيَّتِكِ فَاِنَّ لَكِ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا مَغْفِرَةً لِكُلِّ ذَنْبٍ اَمَّا اَنَّهُ يُجَاءُ بِلَحْمِهَا وَدَمِهَا تُوْضَعُ فِيْ مِيْزَانِكِ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ يَا رَسُوْلَ اللهِ! هٰذَا لِآلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً؟ فَاِنَّهُمْ اَهْلٌ لِمَا خُصُّوْا بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ اَوْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً؟ قَالَ صلی الله عليه و سلم لِآلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً.(کذ فی الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۵۴ ،کنز العمال ۱۰۱/۵ : ۱۲۲۳۶ ، و عزاه للحاکم و الثانی : ۱۲۲۳ ، واللفظ متقارب)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے ارشاد فرمایا ''اے فاطمہ! اپنے قربانی کے جانور کے پاس کھڑے رہو اس لیے کہ اس کے خون کا جو پہلا قطرہ گرے گا۔ اس سے تمہارے گذشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔'' عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول! کیا یہ ہمارے اہل بیت کی خصوصیت ہے یا ہمارے ساتھ باقی مسلمان بھی شریک ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''یہ فضیلت ہمارے لیے بھی ہے اور باقی مسلمانوں کے لیے بھی۔''

اور اصفہانی نے الفاظِ حدیث یوں نقل کیے ہیں۔

''اے فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کو ہوتا ہوا دیکھو، کیوں کہ اس کے خون کے پہلے قطرہ سے جو بہے گا تمام گناہوں کی مغفرت کردی جائیگی، قیامت کے دن ان کے گوشت اور خون کو لایا جائے گا اور تمہارے عمل کے ترازو میں ستر گنا بڑھا کر رکھا جائے گا۔'' ابوسعید کہتے ہیں یارسول اللہ! یہ آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خصوصیت ہے؟ کیوں کہ وہ اس کے اہل ہیں کہ کسی خیر کو ان کے ساتھ مخصوص کردیا جائے یا تمام مسلمانوں کے لیے یہ فضیلت ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''آلِ محمد کے لیے خصوصیت کے ساتھ اور باقی مسلمانوں کے لیے عمومیت کے ساتھ ہے۔''

رمضان میں غلط کام نہ کیجئے، روزے رکھئے

اور اچھے کام کیجئے گناہ معاف

(۱۷۶) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ عَرَفَ حُدُوْدَهٗ وَ تَحَفَّظَ مِمَّا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَّتَحَفَّظَ کَفَّرَ مَا قَبْلَهٗ.(رواہ ابن حبان فی صحیحہ و البیہقی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۹۱ کنز العمال ۸/۴۸۱ : ۲۳۷۲۷)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جس بندہ نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کے حدود کی پہچان حاصل کی جن امور کی رعایت ضروری ہے ان کی رعایت کی تو اس کے تمام گذشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔''

رمضان کی آخری رات میں تمام روزہ داروں کے گناہ معاف

(۱۷۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم اُعْطِیَتْ اُمَّتِیْ خَمْسَ خِصَالٍ فِیْ رَمَضَانَ لَمْ تُعْطَهُنَّ اُمَّةٌ قَبْلَهُمْ : خَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ وَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْحِیْتَانُ حَتّٰی یُفْطِرُوْا وَ یُزَیِّنُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کُلَّ یَوْمٍ جَنَّتَهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ تَعَالٰی : یُوْشِکُ عِبَادِیَ الصَّالِحُوْنَ اَنْ یُّلْقُوْا عَنْهُمُ الْمَئُوْنَةَ (ای المشقۃ) وَیَصِیْرُوْا اِلَیْکَ وَ تُصَفَّدُ فِیْهِ مَرَدَةُ الشَّیَاطِیْنِ فَلَا یَخْلُصُوْا فِیْهِ اِلٰی مَا کَانُوْا یَخْلُصُوْنَ اِلَیْهِ وَ یُغْفَرُ لَهُمْ فِیْ آخِرِ لَیْلَةٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِیَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ صلی اللہ علیہ و سلم لَا وَلٰکِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا یُوَفّٰی اَجْرَهٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَهٗ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ

وَالبَیۡهَقِیُّ وَاَبُو الشیخ و ابن حبان بِلَفظِ : وَتَسۡتَغۡفِرُ لَهُمُ الۡمَلَائِکَةُ بَدَلَ الۡحیتان۔

عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ رضی اللّٰه تعالیٰ عنه اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اُعۡطِیَتۡ اُمَّتِیۡ فِیۡ شَهۡرِ رَمَضَانَ خَمۡسًا لَمۡ یُعۡطَهُنَّ نَبِیٌّ قَبۡلِیۡ اَمَّا وَاحِدَةٌ فَاِنَّهٗ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیۡلَةٍ مِنۡ شَهۡرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَیۡهِمۡ وَ مَنۡ نَظَرَ اِلَیۡهِ لَمۡ یُعَذِّبۡهُ اَبَدًا وَاَمَّا الثَّانِیَةُ فَاِنَّ خَلُوۡفَ اَفۡوَاهِهِمۡ حِیۡنَ یُمۡسُوۡنَ اَطۡیَبُ عِنۡدَ اللّٰهِ مِنۡ رِیۡحِ الۡمِسۡکِ وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ فَاِنَّ الۡمَلَائِکَةَ تَسۡتَغۡفِرُ لَهُمۡ فِیۡ کُلِّ یَوۡمٍ وَ لَیۡلَةٍ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَاۡمُرُ جَنَّتَهٗ فَیَقُوۡلُ لَهَا اسۡتَعِدِّیۡ وَ تَزَیَّنِیۡ لِعِبَادِیۡ اَوۡشَکَ اَنۡ یَّسۡتَرِیۡحُوۡا مِنۡ تَعَبِ الدُّنۡیَا اِلٰی دَارِیۡ وَ کَرَامَتِیۡ وَ اَمَّا الۡخَامِسَةُ فَاِنَّهٗ اِذَا کَانَ آخِرَ لَیۡلَةٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمۡ جَمِیۡعًا۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الۡقَوۡمِ اَهِیَ لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ؟ فَقَالَ صلی الله علیه و سلم لَا اَلَمۡ تَرَ اِلَی الۡعُمَّالِ یَعۡمَلُوۡنَ فَاِذَا فَرَغُوۡا مِنۡ اَعۡمَالِهِمۡ وَ فُّوۡا اُجُوۡرَهُمۡ۔(کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۹۲، کنز العمال ۸/ ۴۷۱ : ۲۳۷۰۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں، جو پہلی امتوں کو نہیں ملی ہے (۱) ان کے منہ کی بدبو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (۲) ان کے لیے دریا کی مچھلیاں تک دعا کرتی ہیں اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں (۳) جنت ہر روز ان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے، پھر حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتا ہے: قریب ہے کہ میرے نیک بندے دنیا کی مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آویں (۴) اس میں سرکش شیاطین قید کر لئے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف یہ غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔ (۵) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی

مغفرت کی جاتی ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: یہ شب مغفرت شب قدر ہے؟ فرمایا ''نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔'' اور ابن حبان کی روایت میں مچھلیوں کے بجائے یہ ہے کہ فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں جو پہلے کسی نبی کو نہیں ملی ہیں (۱) جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ اپنے بندوں کو (نظر رحمت) سے دیکھتے ہیں اور جس کی طرف نظر رحمت سے دیکھتے ہیں اس کو کبھی عذاب نہ دیں گے (۲) ان کے منہ کی بدبو شام کے وقت اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے (۳) ہر دن اور رات میں فرشتے ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں (۴) حق تعالیٰ شانہ جنت کو حکم دیتے ہیں کہ میرے بندوں کے لیے تیار اور آراستہ ہو جا قریب ہے کہ میرے بندے دنیا کی مشقت اور تھکن سے میرے گھر میں آ کر آرام پاویں (۵) جب آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ تمام روزہ داروں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔'' ایک صحابی نے عرض کیا: یہ شبِ مغفرت شبِ قدر ہے؟ فرمایا ''نہیں، کیا تم نے مزدوروں کو نہیں دیکھا جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو جائیں تو ان کو پوری پوری مزدوری دے دی جاتی ہے۔''

رمضان المبارک کے فضائل

(۱۷۸) عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ شَهْرٌ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَ قِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ

اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَ مَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْہِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَ ھُوَ شَھْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُہُ الْجَنَّۃُ وَ شَھْرُ الْمُوَاسَاۃِ وَ شَھْرٌ یُزَادُ فِیْہِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ فِیْہِ مَنْ فَطَّرَ فِیْہِ صَائِمًا کَانَ مَغْفِرَۃً لِذُنُوْبِہٖ وَ عِتْقَ رَقَبَتِہٖ مِنَ النَّارِ وَ کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ! لَیْسَ کُلُّنَا یَجِدُ مَایُفْطِرُ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم یُعْطِی اللّٰہُ ھٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی تَمْرَۃٍ اَوْ عَلٰی شَرْبَۃِ مَاءٍ اَوْ مَذْقَۃِ لَبَنٍ وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَ آخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْکِہٖ فِیْہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَ اَعْتَقَہٗ مِنَ النَّارِ وَ اسْتَکْثِرُوْا فِیْہِ مِنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَیْنِ تُرْضُوْنَ بِھِمَا رَبَّکُمْ وَ خَصْلَتَیْنِ لَا غِنَاءَ بِکُمْ عَنْھُمَا فَاَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُوْنَ بِھِمَا رَبَّکُمْ فَشَھَادَۃُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَ تَسْتَغْفِرُوْنَہٗ، وَ اَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنَاءَ بِکُمْ عَنْھُمَا فَتَسْئَلُوْنَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَ تَعُوْذُوْنَ بِہٖ مِنَ النَّارِ وَ مَنْ سَقٰی صَائِمًا سَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَۃً لَا یَظْمَأُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔(رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ و قال صح الخبر و رواہ البیھقی و رواہ ابو الشیخ و ابن حبان باختصار کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۹۵)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا ''کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے۔ بہت مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے۔

اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو وہ اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا، اور روزہ دار کے ثواب کے مانند اس کو ثواب ملے گا مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔'' صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(پیٹ بھر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہ ایک کھجور سے افطار کرا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا دے اس پر بھی مرحمت فرما دیتا ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ اللہ کی مغفرت اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کر دے اپنے غلام (خادم) کے بوجھ کو حق تعالیٰ شانہ اس کی مغفرت فرماتا ہے اور آگ سے آزاد فرماتا ہے، اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے واسطے ہیں اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمۂ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کو طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے تو حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائے گا جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔''

رمضان میں درج ذیل کام کیجئے گناہ معاف

(۱۷۹) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم اِنَّ شَھْرَ رَمَضَانَ شَھْرُ اُمَّتِیْ فَاِذَا صَامَ مُسْلِمٌ لَمْ یَکْذِبْ وَلَمْ یَغْتَبْ وَ فِطْرُہٗ طَیِّبٌ سَعیٰ اِلیٰ الْعَتَمَاتِ (صَلَاۃِ العِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِیْ ظُلْمَۃِ اللَّیْلِ) مُحَافِظًا عَلیٰ فَرَائِضِہٖ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَمَا تَخْرُجُ الْحَیَّۃُ مِنْ سَلْخِھَا

(اَیْ مِنْ جِلْدِهَا)(رواه ابو الشیخ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۰۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''رمضان المبارک کا مہینہ میری امت کا مہینہ ہے، جب مسلمان نے روزہ رکھا نہ اس نے جھوٹ بولا اور نہ کسی کی غیبت کی اور حلال رزق سے افطار کیا، اندھیری رات میں فجر اور عشاء کی نماز میں جانے کی سعی کرتا رہا اور اپنے باقی فرائض کی حفاظت کرتا رہا تو اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔''

رمضان کی پہلی رات میں تمام مسلمانوں کے گناہ معاف

(۱۸۰) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم مَاذَا یَسْتَقْبِلُکُمْ وَتَسْتَقْبِلُوْنَ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَحْیٌ نَزَلَ؟ قَالَ لَا قَالَ عَدُوٌّ حَضَرَ؟ قَالَ لَا قَالَ فَمَاذَا قَالَ صلی اللہ علیہ و سلم : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَغْفِرُ فِیْ اَوَّلِ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِکُلِّ اَهْلِ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ وَ اَشَارَ بِیَدِهٖ اِلَیْهَا فَجَعَلَ رَجُلٌ بَیْنَ یَدَیْهِ یَهُزُّ رَاْسَهٗ وَ یَقُوْلُ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم یَا فُلَانُ ضَاقَ بِکَ صَدْرُکَ؟ قَالَ لَا وَلٰکِنْ ذَکَرْتُ الْمُنَافِقَ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم : اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ هُمُ الْکَافِرُوْنَ وَلَیْسَ لِلْکَافِرِیْنَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئٌ۔(رواه ابن خزیمه فی صحیحه و البیهقی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۰۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تمہیں خبر بھی ہے کیا چیز تم کو پیش آگئی؟ کس چیز کا تم استقبال کر رہے ہو؟'' تین مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ حضرت عمر بن خطاب نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وحی نازل ہوئی ہے؟ ارشاد فرمایا ''نہیں۔'' انہوں نے عرض کیا، کیا دشمن نے چڑھائی

کردی؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''نہیں۔'' حضرت عمر نے عرض کیا تو پھر کیا بات پیش آئی؟ حضور ﷺ نے فرمایا ''بیشک اللہ تعالیٰ ماہ رمضان میں پہلی شب میں اس قبلہ کے تمام لوگوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں'' اور اپنے دست مبارک سے قبلہ کی طرف اشارہ فرمایا، آپ کے سامنے ایک شخص جھوم رہا تھا اور واہ واہ کیے جا رہا تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے فلانے کیا تمہارا سینہ تنگ ہوگیا؟'' کہنے لگا نہیں، لیکن میں منافق کو یاد کر رہا ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''منافق تو کافر ہی ہیں اور کافروں کے لیے اس فضیلت میں کوئی حصہ نہیں۔''

(کنز العمال ۸/ ۴۷۹: ۲۳۷۱۸)

روزہ رکھنے اور صدقۂ فطر ادا کرنے والے کے گناہ معاف

(۱۸۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ غَدَا بِغُسْلٍ اِلَی الْمُصَلّٰی (اَیْ یَوْمَ الْعِیْدِ) وَخَتَمَهٗ بِصَدَقَةٍ (اَیْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ) رَجَعَ مَغْفُوْرًا لَهٗ۔ (رواه الطبرانی فی الاوسط، کنز العمال ۸/ ۴۸۲ : ۲۳۷۳۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور عید کے دن غسل کر کے عیدگاہ کی طرف گیا اور رمضان المبارک کو صدقۃ الفطر پر ختم کیا تو عیدگاہ سے اس حال میں لوٹے گا کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔''

رمضان میں ذکر کرنے والے کے گناہ معاف

(۱۸۲) عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم ذَاکِرُ اللهِ فِیْ رَمَضَانَ مَغْفُوْرٌ لَهٗ وَسَائِلُ اللهِ فِیْهِ لَا یَخِیْبُ۔ (رواه الطبرانی

فی الاوسط و البیھقی و الاصبھانی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۰۴)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا بخشایا ہے اور اللہ سے مانگنے والا نامراد نہیں رہتا۔" (کنز العمال ۸/۴۶۴:۲۳۶۷۶)

رمضان میں معافی مانگئے گناہ معاف

(۱۸۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ كُلِّهَا فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَاحِدُ الشَّهْرَ كُلَّهُ، وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابُ الشَّهْرَ كُلَّهُ وَ غُلَّتْ عُتَاةُ الْجِنِّ وَ نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى انْفِجَارِ الصُّبْحِ : يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ تَمِّمْ وَ اَبْشِرْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَ اَبْصِرْ (اَیْ اَعْقِلْ) هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرُ لَهُ هَلْ مِنْ تَائِبٍ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطٰى سُؤْلَهُ وَلِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ (رواہ البیھقی وھو حدیث حسن لا بأس بہ فی المتابعات قالہ المنذری)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ "جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پورے مہینہ ایک بھی دروازہ بند نہیں رہتا اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں تمام ماہ کوئی بھی دروازہ نہیں کھلتا اور سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ ہر رات ایک منادی صبح تک پکارتا ہے اے خیر کے تلاش کرنے والے متوجہ ہو اور بشارت حاصل کر اور اے برائی کے طلبگار بس کر اور آنکھیں کھول، اس کے بعد فرشتہ کہتا ہے، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کی جائے، ہے

کوئی توبہ کرنے والا کہ حق تعالیٰ شانہ اس کی توبہ قبول فرمالیں۔ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے، ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔'' (کنز العمال ۸/۴۷۰: ۲۳۷۰۵)

جس نے رمضان کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے اس کے سارے گناہ معاف

(۱۸۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالَ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔(رواہ الطبرانی فی الاوسط کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۱۱، الاوسط للطبرانی ۹/۲۸۲: ۸۶۱۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشا فرمایا: ''جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال میں چھ (نفل) روزے رکھے وہ اپنے گناہوں سے نکل جائے گا جس طرح اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔'' (یعنی کوئی بھی گناہ باقی نہ رہے گا)

عرفہ کے دن روزہ رکھئے دو سال کے گناہ معاف

(۱۸۵) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و سلم عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم : يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ۔(رواہ مسلم و رواہ ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ و الترمذی و لفظہ)

اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ صِيَامُ يَوْمَ عَرَفَةَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَى

اللہ اَنْ یُکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَهٗ۔ (کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۱۱)

عَنْ قتادۃ بْنِ النُّعمان رضی اللہ عنہ قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ صام یَوْمَ عرفۃ غُفِرَ لَهٗ سنۃ امامہٗ و سنۃ بعدہٗ۔ (رواہ ابن ماجہ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۱۲)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ یعنی ۹؍ ذی الحجہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ''وہ (۹؍ذی الحجہ کا روزہ رکھنا) صفائی کردے گا، اس سے پہلے سال کی اور بعد کے سال کی'' یعنی اس کی برکت سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کی گندگیاں دھل جائیں گی۔

ایک روایت میں الفاظ حدیث یوں ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ (۹؍ذی الحجہ کا روزہ) صفائی کردے گا اس سے پہلے سال کی اور بعد کے سال کی۔''

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا یعنی ۹؍ذی الحجہ کے دن اس کی سالِ گذشتہ اور سالِ آئندہ کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔''

عاشورہ کا روزہ رکھئے ایک سال کے گناہ معاف

(۱۸۶) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سُئِلَ عَنْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم یُکَفِّرُ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ۔(رواہ مسلم و غیرہ و ھو عند ابن ماجہ و لَفْظُهٗ)

صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی اللہِ اَنْ یُکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ۔ (کذا فی الترغیب ج۲، صفحہ ۱۱۵)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''یہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا'' (مسلم وغیرہ۔اور ابن ماجہ کے ہاں الفاظِ حدیث یوں ہیں:)

''یومِ عاشورہ کے روزہ کے بارے میں امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ وہ صفائی کردے گا گذشتہ سال کے گناہوں کی۔'' (مسلم ۱/ ۳۶۷۔ابن ماجہ صفحہ ۱۲۴)

ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کیجئے گناہ معاف

(۱۸۷) عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ رضی الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَفْتِنَا عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ صلى الله عليه و سلم : مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَ ثَةُ اَيَّامٍ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّصُوْمَهُنَّ فَاِنَّ كُلَّ يَوْمٍ يُكَفِّرُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَ يُنَقِّي مِنَ الْاِثْمِ كَمَا يُنَقِّي الْمَاءُ الثَّوْبَ۔(رواه الطبرانی فی الكبير كذا فی الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۲۱۔ المعجم الكبير جلد ۲۵، صفحه ۲۵، وقال فی المجمع : اسناده ضعيف)

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! نفل روزوں کے بارے میں بتائیے۔آپ نے ارشاد فرمایا ''جو استعداد رکھتا ہو ہر مہینہ تین روزے رکھ لیا کرے۔ کیوں کہ ہر دن کا روزہ دس خطاؤں کی بخشش کا ذریعہ ہے اور یہ گناہوں سے ایسا صاف ستھرا کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو''

جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھا اس کے گناہ معاف

(۱۸۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله

علیه و سلم مَنْ صَامَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ وَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ تَصَدَّقَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ من ماله (اَوْ کَثُرَ) غُفِرَلَهٗ کُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ حَتّٰی یَصِیْرَ کَیَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَایَا. (رواه الطبرانی فی الکبیر و البیهقی ترغیب جلد ۲، صفحه ۱۲۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھا۔ پھر جمعہ کے دن صدقہ کیا خواہ قلیل مقدار میں یا کثیر مقدار میں تو اس کے تمام گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی حتی کہ وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کہ وہ اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔‘‘ (یعنی کوئی بھی گناہ باقی نہیں رہے گا)

(المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۴۷ : ۱۳۳۰۸)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف

نہ منہ کیجئے نہ پیٹھ ایک گناہ معاف

(۱۸۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ لَمْ یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَمْ یَسْتَدْبِرْهَا فِی الْغَائِطِ کُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ وَ مُحِیَتْ عَنْهُ سَیِّئَةٌ. (کذا فی الترغیب جلد ۱، صفحه ۱۳۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’جو شخص قضائے حاجت کے وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ کرے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک خطا معاف کی جائے گی۔‘‘ (کنز العمال ۹/۳۶۳: ۲۶۴۷۳)

اللہ کے گھر کی زیارت کرنے والا دنیا میں عافیت سے رہتا ہے اور آخرت میں اس کے گناہ معاف

(۱۹۰) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ : اِلٰھِیْ مَالِعِبَادِکَ عَلَیْکَ اِذَا ھُمْ زَارُوْکَ فِیْ بَیْتِکَ؟ فَاِنَّ لِکُلِّ زَائِرٍ عَلَی الْمَزُوْرِ حَقًّا قَالَ یَا دَاوٗدُ اَنَّ لَھُمْ عَلَیَّ اَنْ اُعَافِیَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَاَغْفِرَ لَھُمْ اِذَا لَقِیْتُھُمْ۔(رواہ الطبرانی فی الاوسط : کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۶۹)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے معبود! آپ کے بندوں کا آپ پر کیا حق ہے جب وہ آپ کے گھر آکر آپ کی زیارت کریں؟ کیونکہ ہر زیارت کرنے والے کا میزبان پر حق ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے داؤد !ان کا مجھ پر حق یہ ہے کہ دنیا میں ان کو عافیت اور سلامتی سے رکھوں، اور جب آخرت میں ملوں تو ان کی مغفرت کردوں۔'' (کنز العمال ۱۴۲/۵: ۱۲۳۹۳ وعزاہ لابن عساکر)

پانچ چیزیں دیکھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں

(۱۹۱) عَنْ اَحَدِ الصَّحَابَۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم اَنَّہٗ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْعِبَادَۃِ النَّظْرُ اِلَی الْمُصْحَفِ، وَالنَّظْرُ اِلَی الْکَعْبَۃِ، وَالنَّظْرُ اِلَی الْوَالِدَیْنِ وَالنَّظْرُ اِلیٰ زَمْزَمَ وَھِیَ تَحُطُّ الْخَطَایَا، وَالنَّظَرُ فِیْ وَجْہِ الْعَالِمِ۔(اخرجہ النسائی والدارقطنی مرسلاً النظر الی الرجل من اھل السنۃ

يدعو الى سُنَّةٍ وَيَنْهَا عَن الْبِدْعَةِ عِبادَةٌ كذا فى تلبيس ابليس لابن جوزى، كنز العمال ۱۵/۸۸۰ : ۴۳۴۹۴)

ایک صحابی حضور پاک ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''پانچ طرح کا دیکھنا عبادت ہے (۱) قرآن پاک کو دیکھنا (۲) کعبۃ اللہ کو دیکھنا (۳) والدین کو نظر شفقت سے دیکھنا (۴) زمزم شریف کو دیکھنا (۵) عالم کے چہرے کو دیکھنا اور یہ باتیں خطاؤں کو گراتی ہے یعنی معاف کراتی ہیں۔'' اور دار قطنی میں یوں ہے کہ ایسے آدمی کو دیکھنا جو متبع سنت ہو اور سنت کی طرف دعوت دیتا ہو اور بدعت سے روکتا ہو اس کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

حج کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۱۹۲) اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَطَوَّلَ عَلىٰ اَهْلِ عَرَفَاتٍ فَبَاهٰى الْمَلَائِكَةَ فَقَالَ اُنْظُرُوْا يَا مَلَائِكَتِىْ اِلىٰ عِبَادِىْ شُعْثًا غُبْرًا اَقْبَلُوْا يَضْرِبُوْنَ اِلَىَّ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ، اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ اَجَبْتُ دَعْوَتَهُمْ وَ شَفَعْتُ رَغْبَتَهُمْ وَ وَهَبْتُ مُسِيْئَهُمْ لِمُحْسِنِهِمْ وَ اَعْطَيْتُ مُحْسِنَهُمْ جَمِيْعَ مَاسَأَلَنِىْ غَيْرَ التَّبِعَاتِ الَّتِىْ بَيْنَهُمْ حَتّٰى اِذَا اَفَاضَ الْقَوْمُ مِنْ عَرَفَاتٍ اَلَوْا جَمِيْعًا فَوَقَفُوْا قَالَ اُنْظُرُوْا يَا مَلَائِكَتِىْ اِلىٰ عِبَادِىْ عَاوَدُوْنِىْ فِى الْمَسْئَلَةِ، اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ اَجَبْتُ دَعْوَتَهُمْ وَ شَفَعْتُ رَغْبَتَهُمْ وَ وَهَبْتُ مُسِيْئَهُمْ لِمُحْسِنِهِمْ وَ اَعْطَيْتُ مُحْسِنَهُمْ جَمِيْعَ مَا سَأَلَ وَ كَفَلْتُ عَنْهُمُ التَّبِعَاتِ الَّتِىْ بَيْنَهُمْ. (عن انس و ضعف كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۲۰۲)

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی لطف وکرم کے ساتھ اہل عرفات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنے بندوں کے ذریعہ ملائکہ پر فخر فرما کر ارشاد فرماتے ہیں ''اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو کہ پراگندہ بال غبار آلود جسم لے کر دور

دراز کی راہ طے کر کے میرے دربار میں پہنچے ہیں۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعاؤں کو قبول کر لیا اور ان کی رغبت وخواہش کا میں سفارشی بن گیا ان کے بدکاروں کو ان کے محسنین (نیکوکاروں) کی وجہ سے معاف کر دیا ان کے نیک لوگوں نے جو کچھ مانگا وہ میں نے دے دیا سوائے تاوان اور ڈنڈ کے جو ان کے درمیان ہیں، پھر جب لوگ عرفات سے لوٹے تو سب لپک کر چلے یہاں تک کہ مزدلفہ میں آ کر ٹھہرے، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو دوبارہ مجھ سے درخواست کرتے ہیں، میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعاؤں کو قبول لیا، اور ان کی رغبت وخواہش کا سفارشی بن گیا، اور ان کے بدکاروں کو ان کے نیکوکاروں کی وجہ سے معاف کر دیا اور ان کے نیک لوگوں نے جو کچھ مانگا وہ میں نے ان کو دیا، اور ان کے تاوان اور ڈنڈ جو ان کے درمیان تھے اس کا میں کفیل یعنی ذمہ دار بن گیا۔''

جس نے اچھی طرح حج کیا اس کے سارے گناہ معاف

(۱۹۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم یَقُوْلُ مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفَثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (رواه البخاری و مسلم و غیرهما کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۶۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ ''جس نے اس طرح حج کیا کہ اس میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو کر واپس ہوگا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔'' (بخاری ۱/۲۰۶ باب فضل الحج المبرور و مسلم ۱/۴۳۶ باب فضل الحج والعمرة)

(۱۹۴) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله

عليه و سلم مَنْ خَرَجَ حَاجًّا يُرِيْدُ وَجْهَ اللهِ فَقَدْ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَ شُفِعَ فِيْ مَنْ دَعَالَهُ.(أخرجه ابو نعيم فى الحلية، حلية الاولياء ۲۳۵/۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جو اللہ کی رضا کے لیے حج کرنے کے لیے نکلا تو حق تعالیٰ شانہ اس کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں اور جن کے حق میں وہ دعا کرتا ہے اس کی سفارش قبول فرماتے ہیں۔''

اسلام، ہجرت اور حج سے گذشتہ گناہ معاف

(۱۹۵) عَنْ اَبِىْ شَمَاسَةَ رضى الله عنه قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضى الله عنه وَهُوَ فِىْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكىٰ طَوِيْلًا وَقَالَ: فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فِىْ قَلْبِىْ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صلى الله عليه و سلم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ!اُبْسُطْ يَمِيْنَکَ لِاُبَايِعُکَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ يَدِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم مَالَکَ يَا عَمْرُو؟ قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ صلى الله عليه و سلم تَشْتَرِطُ مَاذَا؟ قَالَ قُلْتُ اَنْ يَغْفِرَلِىْ قَالَ صلى الله عليه و سلم أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَ اَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ.(رواه ابن خزيمه فى صحيحه هكذا مختصراً و رواه مسلم و غيره كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۳۱۳ صحيح مسلم كتاب الايمان ۷٦/۱ باب كون الاسلام يهدم ما كان قبله و كذا الحج و العمرة.)

حضرت ابی شماسہ مہری سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرو بن العاص کے پاس ان کے آخری وقت میں حاضر ہوئے وہ زار وقطار رو رہے تھے (اور دیوار کی طرف

اپنا رُخ کیے ہوئے تھے، ان کے صاحبزادے انہیں سمجھانے لگے کہ ابا جان! حضور ﷺ نے تو آپ کو بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ یہ سن کر انہوں نے دیوار کی طرف سے اپنا رخ بدلا اور فرمایا بھئی سب سے افضل چیز جو ہم نے آخرت کے لیے تیار کی ہے وہ توحید اور رسالت کی شہادت ہے میری زندگی کے تین دور گزرے ہیں۔ ایک دور تو وہ تھا جب کہ آپ سے بغض رکھنے والا مجھ سے زیادہ کوئی اور شخص نہ تھا اور جب کہ میری سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح آپ پر میرا قابو چل جائے تو میں آپ کو مار ڈالوں یہ تو میری زندگی کا سب سے بدتر دور تھا اگر خدانخواستہ اسی حال پر مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا) اس کے بعد جب اللہ نے میری دل میں اسلام کی حقانیت ڈالی تو میں آپ کے پاس آیا اور میں نے کہا لائیے ہاتھ بڑھائیے، میں آپ سے بیعت کرتا ہوں، آپ نے ہاتھ بڑھا دیا، میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: اے عمرو! یہ کیا؟ میں نے عرض کیا میں کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں، فرمایا کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا یہ کہ میرے سب گناہوں کی مغفرت ہوجائے۔ آپ نے فرمایا: ''اے عمرو! کیا تمہیں خبر نہیں ہے کہ اسلام تو کفر کی زندگی کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت بھی پہلے تمام گناہوں کو صاف کردیتی ہے اور حج بھی پہلے سب گناہ ختم کردیتا ہے۔''

حج اور عمرہ کیا کرو فقر دور ہوگا اور گناہ معاف

(۱۹۶) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّھُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِیْ الْکِیْرُ خَبْثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَلَیْسَ لِلْحَجَّۃِ الْمَبْرُوْرَۃِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّۃَ۔(رواہ الترمذی و ابن خزیمہ و ابن حبان فی صحیحھما قال و

قال الترمذی حدیث حسن صحیح و رواہ غیر ھم کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۶۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پے در پے حج اور عمرہ کیا کرو، کیوں کہ حج اور عمرہ دونوں فقر ومحتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کردیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔'' (ترمذی باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ ۱/ ۱۰۰)

اونٹ کے ہر قدم پر حاجی کا ایک گناہ معاف

(۱۹۷) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَاتَرْفَعُ اِبِلُ الْحَاجِ رِجْلًا وَلَا تَضَعُ یَدًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا حَسَنَۃً اَوْ مَحَاعَنْہُ سَیِّئَۃً اَوْ رَفَعَ بِھَا دَرَجَۃً۔ (رواہ ابن حبان و البیھقی)

حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''حاجی کا اونٹ پاؤں نہیں اٹھاتا اور اپنا ہاتھ نہیں رکھتا مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتے ہیں یا ایک گناہ معاف فرماتے ہیں یا اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔ (الحدیث فی کنز العمال ۵/ ۱۱۸۰۱ لکن عزاہ الی (ھب عن ابن عمر لا عن ابی موسیٰ)

(۱۹۸) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ مَنْ جَاءَ یَؤُمُّ الْبَیْتَ الْحَرَامَ فَرَکِبَ بَعِیْرَہٗ فَمَا یَرْفَعُ الْبَعِیْرُ خُفًّا وَلَا یَضَعُ خُفًّا اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا حَسَنَۃً وَ حَطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً وَ رَفَعَ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃً حَتّٰی اِذَا انْتَھٰی اِلَی الْبَیْتِ فَطَافَ وَ طَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ

حَلَّقَ اَوْ قَصَّرَ اِلَّا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ فَهَلُمَّ يَسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ. فذكر الحديث.(رواه البيقهى كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۶۶، كنز العمال ۱۳/۵ : ۱۱۸۳۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جو آدمی بیت الحرام کی نیت سے چلا اور اپنے اونٹ پر سوار ہو گیا پس اونٹ اپنے پاؤں کو نہیں اٹھاتا اور نہیں رکھتا مگر اللہ جل شانہ ایک نیکی لکھتے ہیں ایک خطا معاف فرماتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں (یعنی سوار کا) حتیٰ کہ جب وہ بیت اللہ تک پہنچ جائے اور بیت اللہ کا طواف کر لے، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے پھر بال منڈوائے یا چھوٹے کرے تو گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جس طرح اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا پس چاہیے کہ وہ از سر نو عمل کرے''

حج اور عمرہ کرنے والا معافی مانگے گناہ معاف

(۱۹۹) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَ اِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ.(رواه النسائى و ابن خزيمه و ابن حبان فى صحيحهما بنحوه كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۱۶۷، كنز العمال ۱۵/۵ : ۱۱۸۴۳ و عزاه لابن ماجه والبيهقى و هذا الحديث عند ابن ماجه فى كتاب المناسك باب فضل دعاء الحاج صفحه ۲۰۸))

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں تو وہ ان کی دعاء قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔''

حاجی جس کے لیے مغفرت کی دعا کرے اس کے گناہ معاف

(۲۰۰) عَنْ ابیْ هُرَیْرة رضی الله عنه قَالَ قَالَ رسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم یُغْفَرُ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَلَهُ الْحَاجُّ.(رواه البزار و الطبرانی فی الصغیر و ابن خزیمة فی صحیحه والحاکم و لفظهما اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَلَهُ الْحَاجُّ. (کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۶۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حاجی کی اور جس کے لیے حاجی بخشش کی درخواست کرتا ہے اس کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرما دیتے ہیں۔''

اور ایک روایت میں یوں ہے:

''اے اللہ! حاجی کی اور جس کے لیے حاجی مغفرت کی درخواست کرے اس کی مغفرت فرما دے۔'' (کنز العمال فی مراسیل عمر ۵/ ۱۳۷: ۱۲۳۷۵)

جب حاجی احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتا ہے

تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

(۲۰۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَارَاحَ مُسْلِمٌ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ مُجَاهِدًا اَوْحَاجًّا مُهِلًّا اَوْمُلَبِّیًا اِلَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ بِذُنُوْبِهٖ وَخَرَجَ مِنْهَا.(رواه الطبرانی فی الاوسط کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۷۰)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''نہیں جاتا کوئی مسلمان بندہ اللہ کے راستہ میں یا کوئی حاجی لا الہ الّا اللہ پڑھتے

ہوئے یا لبیک پڑھتے ہوئے مگر سورج اس کے گناہوں کو لے کر ڈوب جائے گا اور وہ گناہوں سے نکل جائے گا۔" (کنز العمال عن الخطیب والدیلمی ۵/ ۱۸:۱۱۸۶۴)

(۲۰۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ الله صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ اَضْحیٰ یَوْمًا مُحْرِمًا مُلَبِّيًا حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ غَرَبَتْ بِذُنُوْبِهٖ فَعَادَ کَیَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ (اخرجه احمد و ابن ماجه و اسناده حسن)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس آدمی نے صبح کی اس حالت میں کہ وہ احرام کی حالت میں تھا اور وہ لبیک کہہ رہا تھا حتی کہ سورج غروب ہو گیا تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر غروب ہو گا اور اپنے گناہوں سے ایسا لوٹے گا جیسا کہ اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔" (مسند احمد ۳/ ۳۷۳:۱۵۰۵۰، ابن ماجه باب الظلال للمحرم صفحہ ۱۲۰)

عرفہ کے دن تمام حاجیوں کے گناہ معاف

(۲۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه فِیْ حَدِیْثِ الثَّقَفِیِّ قَالَ صلی الله علیه و سلم فَاِنَّکَ اِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَیْتِکَ تَؤُمُّ الْبَیْتَ الْحَرَامَ لَا تَضَعُ نَاقَتُکَ خُفًّا وَّلَا تَرْفَعُ اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَکَ بِهٖ حَسَنَةً وَ مَحَاعَنْکَ خَطِیْئَةً وَ اَمَّا رَکْعَاتُکَ بَعْدَ الطَّوَافِ کَعِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ بَنِیْ اِسْمَاعِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ اَمَّا طَوَافُکَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ کَعِتْقِ سَبْعِیْنَ رَقَبَةً، وَ اَمَّا وُقُوْفُکَ عَشِیَّةَ عَرَفَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَهْبِطُ اِلیٰ سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیُبَاهِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَةَ یَقُوْلُ عِبَادِیْ جَاءُوْنِیْ شُعْثًا مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یَرْجُوْنَ جَنَّتِیْ فَلَوْکَانَتْ ذُنُوْبُکُمْ کَعَدَدِ الرَّمْلِ اَوْکَقَطْرِ الْمَطَرِ اَوْ کَزَبَدِ الْبَحْرِ لَغَفَرْتُهَا اَفِیْضُوْا عِبَادِیْ (اَیْ اِلَی الطَّوَافِ) مَغْفُوْرًا لَکُمْ وَ لِمَنْ شَفَعْتُمْ لَهٗ وَاَمَّا رَمْیُکَ الْجِمَارَ فَلَکَ بِکُلِّ حَصَاةٍ رَمَیْتَهَا تَکْفِیْرُ کَبِیْرَةٍ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ وَ اَمَّا نَحْرُکَ فَمَذْخُوْرٌ لَکَ عِنْدَ رَبِّکَ وَ اَمَّا

حِلَاقُکَ رَأْسَکَ فَلَکَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَلَقْتَھَا حَسَنَۃٌ وَ یُمْحیٰ عَنْکَ بِھَا خَطِیْئَۃٌ وَ اَمَّا طَوَافُکَ بِالْبَیْتِ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاِنَّکَ تَطُوْفُ وَلَا ذَنْبَ لَکَ یَاْتِیْ مَلَکٌ حَتّٰی یَضَعَ یَدَیْہِ بَیْنَ کَتِفَیْکَ فَیَقُوْلُ اِعْمَلْ فِیْمَا تَسْتَقْبِلُ فَقَدْ غُفِرَلَکَ مَامَضٰی.(رواہ الطبرانی فی الکبیر والبزار و رواتہ موثقون کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۷۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ثقفی کی حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب تو نکلا اپنے گھر سے اور بیت اللہ کا قصد کر رہا ہے تو نہیں رکھتی تیری اونٹنی اپنا پاؤں اور نہ وہ اٹھاتی ہے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تیرے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور تیری ایک خطا معاف کر دیتے ہیں اور بہر حال طواف کے بعد تیری دو رکعت کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام کا آزاد کرنا اور صفا اور مروہ کے درمیان تیری سعی کرنے کا ثواب ایسا ہے جیسے ستر غلام آزاد کرنے کا، عرفہ کی رات تمہارا وقوف پس اللہ رب العزت آسمانِ دنیا کی طرف اپنی خاص تجلی اور رحمت کے ساتھ متوجہ ہوتے ہیں، پھر تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں، ارشاد فرماتے ہیں میرے بندے میرے پاس آئے ہیں بکھرے ہوئے پراگندہ بال لے کر دور دراز کی راہ طے کر کے امید رکھتے ہیں میری جنت کی (پھر بندوں سے ارشاد ہوتا ہے، میرے بندو) اگر تمہارے گناہ ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کی تعداد میں ہوں یا سمندر کے جھاگ کی طرح ہوں، بلاشبہ میں نے ان کی مغفرت کر دی پھر واپس آجاؤ اے میرے بندو (یعنی طواف کی طرف) تمہاری مغفرت کی جا چکی ہے اور ان کی بھی جن کی تم نے سفارش کی اور بہر حال تمہارا پتھروں کو کنکریاں مارنا تو ہر کنکری کے بدلے جو تم نے ماری ایک کبیرہ گناہ کی مغفرت کر دی جائے گی کبیرہ بھی وہ جو مہلکات میں سے تھا اور بہر حال تمہارا قربانی کرنا تمہارے رب کے پاس ذخیرہ

کرلی جاتی ہے رہا سر کو مونڈنا تو ہر بال کے بدلے جس کو تم نے مونڈا ہے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک خطا معاف کی جائے گی۔ ان تمام کے بعد پھر بیت اللہ کا طواف کرنا، بلاشبہ تو اس حال میں طواف کررہا ہے کہ تجھ پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں، پھر ایک فرشتہ آتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ تیرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ کر کہتا ہے، مستقبل کے لیے از سر نو عمل کر تیرے ماضی کے گناہوں کی تو اللہ مغفرت فرما چکا۔'' (کنز العمال ۱۲/۵ : ۱۱۸۳۳ و عزاہ للبیہقی اکثر المعانی بالفاظ مختلفۃ)

حج یا عمرہ کرنے والا راستہ میں مرگیا تو اس کے گناہ معاف

(۲۰۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیه و سلم مَنْ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِ مَكَّةَ ذَاهِبًا اَوْ رَاجِعًا لَمْ یُعْرَضْ وَلَمْ یُحَاسَبْ اَوَغُفِرَلَهٗ۔(رواہ الاصبهانی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۷۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو مکہ مکرمہ کے راستے میں جاتے یا آتے ہوئے مرگیا نہ اس کی عدالت میں پیشی ہے اور نہ حساب لیا جائے گا اور اس کی مغفرت کردی جائے گی۔''

جس نے مسجد اقصیٰ سے حج یا عمرہ کا احرام باندھا اس کے گناہ معاف

(۲۰۵) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیه و سلم قَالَ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔(اخرجه ابوداؤد و البیهقی و زاد فی روایة وَ وَجَبَتْ له الجنةُ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۱۹۰)

ام المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ''جس نے مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام کی طرف حج یا عمرہ کا احرام باندھا اس کے پچھلے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔'' اور ایک روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ (ابوداؤد باب المواقیت ۱/۲۴۳)

(۲۰۶) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ غُفِرَلَهٗ. (اخرجه ابن ماجه باسناد صحيح كذا فی الترغيب جلد ۲ صفحه ۱۹۰)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' (ابن ماجہ صفحہ ۲۱۵)

جس نے مناسک حج پورے کئے اور اس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہے اس کے گناہ معاف

(۲۰۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ قَضٰى نُسُكَهٗ وَ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ اَیْ بَعْدَ ذٰلِكَ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ. (رواه ابو يعلى و ابن منيع، كنز العمال ۸/۵ : ۱۱۸۱۰ وليس فيه ماتاخر و عزاه لعبد بن حميد) مَنْ صَلّٰى خَلْفَ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ رَكْعَتَيْنِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَاتَاَخَّرَ و حُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. (كذا فی خصالِ المكفرة لابن حجر صفحه ۱۰۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس نے مناسک حج پورے کیے اور اس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہے یعنی حج کے بعد تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے اگلے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔''

جس نے مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی اور قیامت کے دن ایمان والوں کے ساتھ اس کو اٹھایا جائے گا۔"

جس نے بیت اللہ کے پچاس طواف کئے اس کے گناہ معاف

(۲۰۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قال قالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔(اخرجہ الترمذی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۹۲، جلد ۴، صفحہ ۲۵۰ ت ماجاء فی فضل الطواف ۱۰۶/۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے بیت اللہ کے پچاس مرتبہ طواف کئے وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جس طرح اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔"

طواف کرنے والے کے ہر قدم پر ایک گناہ معاف

(۲۰۹) عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ اُسْبُوْعًا لَمْ یَرْفَعْ قَدَمًا وَلَمْ یَضَعْ قَدَمًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ حَسَنَۃً وَحَطَّ عَنْہُ خَطِیْئَۃً وَ کَتَبَ لَہٗ دَرَجَۃً وَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ اَحْصٰی اُسْبُوْعًا کَانَ کَعِتْقِ رَقَبَۃٍ۔(کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۹۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے اللہ کے اس گھر کا سات بار طواف کیا وہ نہ کوئی قدم اٹھاتا ہے نہ رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک گناہ اس سے مٹاتے ہیں اور اس کے لیے ایک درجہ بلند فرماتے ہیں، اور راوی کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو

یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے بیت اللہ کا سات بار طواف کیا اور اہتمام وفکر کے ساتھ کیا (یعنی سنن وآداب کی رعایت کے ساتھ) تو اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔'' (کنز العمال ۵/۵۳: ۱۲۰۱۷ بزیادہ اسبوعا وعزاہ لابن حبان عن ابن عمر)

جس نے حجرِ اسود اور رُکن یمانی کا استلام کیا اس کے گناہ معاف

(۲۱۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ و سلم اِنَّ اسْتِلَامَهُمَا يَحُطُّ الْخَطَايَا. (رواہ احمد و عند الترمذی و الحاکم اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا و فی الترغیب مسح الحجر و الرکن الیمانی یحط الخطایا حطًّا جلد ۱، صفحہ ۱۱۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حجرِ اسود اور رکن یمانی کا استلام خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔'' امام ترمذی اور حاکم کے یہاں الفاظ حدیث یوں ہیں کہ ''حجرِ اسود اور رکن یمانی گناہوں کے کفارے کا ذریعہ ہے (بندہ طواف کرتے ہوئے جب ایک قدم رکھے گا اور دوسرا قدم اٹھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک گناہ معاف کرے گا اور ایک نیکی کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔) (کنز العمال عن ابن زنجویہ ۵/۱۸۹: ۱۲۵۲۶)

جو بیت اللہ میں داخل ہوگیا اس کے گناہ معاف

(۲۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ اَيِ الْحَرَامَ دَخَلَ فِيْ حَسَنَةٍ وَخَرَجَ مِنْ سَيِّئَةٍ مَغْفُوْرًا لَهٗ (رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۱۹۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو

بیت اللہ شریف میں داخل ہوگیا وہ نیکی کی کان میں داخل ہوگیا اور گناہ سے بخشا بخشایا نکل آیا۔'' (کنز العمال ۱۲/ ۱۹۷: ۳۴۶۴۲)

عرفہ کے دن بڑے بڑے گناہ معاف ہوتے ہیں

(۲۱۲) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَارُؤِیَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَفِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِیْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاکَ اِلَّا لِمَا يَرٰی فِيْهِ مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَارُؤِیَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهُ رَأَی جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَزَعُ (يَتَقَدَّمُ) الْمَلَائِكَةَ.(رواه مالک و البیهقی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۲۰۱)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غزوۂ بدر کا دن تو مستثنیٰ ہے (اس کو چھوڑ کر) شیطان کسی بھی دن اتنا ذلیل، اتنا خوار، اتنا دھتکارا اور پھٹکارا ہوا اور اتنا جلا بھنا نہیں دیکھا گیا جتنا وہ عرفہ کے دن ذلیل وخوار، روسیاہ اور جلا بھنا دیکھا جاتا ہے اور یہ صرف اس لیے کہ وہ اس دن اللہ کی رحمت کو (موسلا دھار) برستے ہوئے اور بڑے بڑے گناہوں کی معافی کا فیصلہ ہوتے ہوئے دیکھتا ہے اور یہ اس لعین کے لیے ناقابل برداشت ہے کیونکہ بدر کے دن شیطان نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ ملائکہ میں پیش قدمی کررہے ہیں جو مسلمانوں کی مدد کو اترے تھے۔'' (موطا امام مالک باب جامع الحج صفحہ ۱۶۴)

جس نے عرفہ کے دن اپنے کان، اپنی نگاہ اور زبان کو قابو میں رکھا اس کے گناہ معاف

(۲۱۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما يَقُوْلُ : كَانَ فُلَانٌ رِدْفَ رَسُوْلِ

اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَوْمَ عَرَفَةَ فَجَعَلَ الْفَتٰی یُلَاحِظُ النِّسَاءَ وَ یَنْظُرُ اِلَیْهِنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم اِبْنَ أخِیْ اِنَّ هٰذَا یَوْمٌ مَنْ مَلَکَ فِیْهِ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ وَ لِسَانَهٗ غُفِرَلَهٗ۔ (رواہ احمد باسناد صحیح و الطبرانی و ابن ابی الدنیا و ابن خزیمه فی صحیحه و البیهقی و زادَ)

مَنْ حَفِظَ لِسَانَهٗ وَسَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ یَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَلَهٗ مِنْ عَرَفَةَ اِلٰی عرفةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نوعمر لڑکا عرفہ کے دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا (یعنی آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا) پس یہ نوجوان عورتوں کو دیکھنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا ''اے بھتیجے! یہ وہ دن ہے کہ جس میں اگر آدمی اپنے کان اپنی نگاہ اور اپنی زبان پر قابو رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔'' (مسند احمد ۱/ ۳۲۹: ۳۰۴۲۰)

اور بیہقی نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے

''جس شخص نے عرفہ کے دن اپنی زبان، اپنے کان اور اپنی نگاہ کو محفوظ رکھا (یعنی حرام سے) تو عرفہ سے لے کر آئندہ عرفہ تک اس کی مغفرت کردی جائے گی''

ایک رات کے بخار سے مومن کے سارے گناہ معاف

(۲۱۴) عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰہُ مُرْسَلًا مَرْفُوْعًا قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَیُکَفِّرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَایَاهُ کُلَّهَا بِحُمّٰی لَیْلَةٍ۔ (رواہ ابن ابی الدنیا و قال ابن المبارک عقب روایة له انه من جید الحدیث ثم قال و شواهده کثیرة یؤکد بعضها بعضا اتحاف ۹/ ۵۲۶)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک رات کے بخار سے مومن کے سارے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، اتحاف)

اللہ کے راستے میں آپ کے سر میں درد ہوتو صبر کیجئے گناہ معاف

(۲۱۵)عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِصلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:مَنْ صُدِعَ رَأْسُہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ فَاحْتَسَبَ، غُفِرَلَہٗ مَا کَانَ قَبْلَ ذٰلِکَ مِنْ ذَنْبٍ۔(رواہ الطبرانی فی الکبیر و اسنادہ حسن، مجمع الزوائد ۳/۳۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے راستے میں جس شخص کے سر میں درد ہو اور وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے تو اس سے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔'' (مجمع الزوائد ۲/۳۰۶،و عزاہ للبزار)

بیمار آدمی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الخ چالیس مرتبہ پڑھے سارے گناہ معاف

(۲۱۶)عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم یَقُوْلُ : ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلَی اسْمِ اللہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَ اِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطیٰ، اَلدَّعْوَۃُ الَّتِیْ دَعَا بِھَا یُوْنُسُ حَیْثُ نَادَاہُ فِی الظُّلُمَاتِ الثَّلَاثِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللہِ! ھَلْ کَانَتْ لِیُوْنُسَ خَاصَّۃً اَمْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عَامَّۃً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم : اَلَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ وَ نَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللہِصلی اللہ علیہ و سلم اَیُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِھَا فِیْ مَرَضِہٖ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً فَمَاتَ فِیْ مَرَضِہٖ ذٰلِکَ اُعْطِیَ اَجْرُ

شَهِيْدٍ وَ اِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَلَهُ جَمِيْعُ ذُنُوْبِه۔(رواه الحاكم ١/٥٠٦)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''کیا میں تم کو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نہ بتادوں کہ جس کے ذریعہ سے دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں، اور سوال کیا جائے تو پورا فرماتے ہیں؟ یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعہ حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو تین اندھیریوں میں پکارا تھا ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ﴾ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ تمام عیبوں سے پاک ہیں بیشک میں ہی قصور وار ہوں (تین اندھیریوں سے مراد رات سمندر اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے ہیں)''

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے لیے خاص ہے یا تمام ایمان والوں کے لیے عام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا ﴿وَ نَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ کہ ہم نے یونس علیہ السلام کو مصیبتوں سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو مسلمان اس دعا کو اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ پڑھے اگر وہ اس مرض میں فوت ہو جائے تو اس کو شہید کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اس بیماری سے اسے شفا مل گئی تو اس شفا کے ساتھ اس کے تمام گناہ معاف کیے جاچکے ہوں گے۔'' (مستدرک حاکم)

بیماری پر صبر کیجیے آپ کے سارے گناہ معاف

(۲۱۷) قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْداً مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِیْ وَ صَبَرَ عَلٰی مَا ابْتَلَیْتُهُ فَاِنَّهُ یَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِکَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ مِنَ الْخَطَایَا

وَيَقُوْلُ الرَّبُّ لِلْحَفَظَةِ اِنِّىْ قَيَّدْتُ عَبْدِىْ هٰذَا وَابْتَلَيْتُهٗ فَأَجْرُوْا لَهٗ مَا كُنْتُمْ تَجْرُوْنَ لَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَجْرِ وَ هُوَ صَحِيْحٌ۔ (اخرجه احمد و ابويعلىٰ والطبرانى فى الكبير وَحُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ وَ اَبُوْنُعَيْمٍ و ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عنه)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''جب میں اپنے مومن بندے کو (مرض وغیرہ میں) مبتلا کرتا ہوں پھر وہ میری تعریف کرتا ہے اور میرے ابتلاء پر صبر کرتا ہے تو وہ اپنے بستر سے گناہوں سے یوں پاک ہو کر اٹھتا ہے جس طرح وہ اپنی پیدائش کے دن گناہوں سے پاک تھا'' (اوکما قال علیہ السلام) اور حق تعالیٰ شانہ کِرَامًا کَاتِبِیْن سے ارشاد فرماتے ہیں ''میں نے اپنے اس بندے کو بیماری میں مقید کر دیا اور آزمائش میں اس کو مبتلا کر دیا لہذا اجر و ثواب ایام صحت کے دوران لکھا کرتے تھے اس کو لکھتے رہو۔''

عیادت کرنے والوں کے سامنے بیمار آدمی اللہ کی تعریف کرے، اس کے گناہ معاف

(۲۱۸) **اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالىٰ اِلَيْهِ مَلَكَيْنِ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْا مَا ذَا يَقُوْلُ لِعُوَّادِهٖ، فَاِنْ هُوَ اِذَا دَخَلُوْا عَلَيْهِ حَمِدَ اللّٰهَ رَفَعُوْا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ اَعْلَمُ فَيَقُوْلُ : لِعَبْدِىْ اِنْ اَنَا تَوَفَّيْتُهٗ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَاِنْ اَنَا شَفَيْتُهٗ اَنْ اُبْدِلَهٗ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهٖ وَدَمًا خَيْرًا مِّنْ دَمِهٖ وَ اَنْ اُكَفِّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ۔(اخرجه الدار قطنى فى الغرائب و ابن صخر فى عوالى امام مالك عن ابى هريرة رضى الله عنه)**

جب بندہ بیمار پڑ جاتا ہے تو اللہ پاک اس کے پاس دو فرشتوں کو یہ کہہ کر بھیجتے ہیں کہ ''اس کو ذرا دیکھو اپنی عیادت کو آنے والوں سے کیا کہتا ہے؟'' پھر اگر وہ بیمار

بندہ مزاج پرسی کے لیے آنے والوں کے سامنے اپنی اس حالت پر اللہ کی تعریف کرتا ہے تو فرشتے اس کے اس قول کو اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ پاک سب سے زیادہ جاننے والے ہیں، پھر ملائکہ سے ارشاد ہوتا ہے کہ ''اس کو اگر موت دے دی تو اس کو جنت میں داخل کروں گا اور اگر شفا دی تو پہلے گوشت سے بڑھیا گوشت اور پہلے خون سے بڑھیا خون اس کو دوں گا اور اس کے گناہوں کو معاف کردوں گا۔'' (کنز العمال ۳/ ۱۵:۶۷۰۴)

بیماری سے سارے گناہ معاف

(۲۱۹) اَنِیْنُ الْمَرِیْضِ تَسْبِیْحٌ وَصِیَاحُهُ تَهْلِیْلٌ وَ نَفَسُهُ صَدَقَةٌ وَنَوْمُهُ عَلَى الْفِرَاشِ عِبَادَةٌ وَ تَقَلُّبُهُ مِنْ جَنْبٍ اِلٰى جَنْبٍ كَاَنَّمَا يُقَاتِلُ الْعَدُوَّ فِیْ سَبِيْلِ اللهِ وَ يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالىٰ لِلْمَلَائِكَةِ : اُكْتُبُوْا لِعَبْدِیْ اَحْسَنَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِی صِحَّتِهٖ فَاِذَا قَامَ وَ مَشٰى كَانَ كَمَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ. (اخرجه الخطيب عن ابی هريرة رضی الله عنه)

مریض کا درد سے کراہنا تسبیح ہے اور درد سے چیخنا تہلیل ہے اور سانس لینا صدقہ ہے بستر پر لیٹنا عبادت ہے ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف کروٹ لینا ایسا ہے جیسا کہ اللہ کی راہ میں دشمن سے قتال کر رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ ''صحت کی حالت میں وہ جو اچھے عمل کیا کرتا تھا ان کو نامہ اعمال میں لکھو۔'' جب وہ صحت یاب ہوکر بستر سے اٹھ کر چلتا ہے تو اس طرح ہو جاتا ہے گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا جیسا کہ اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا۔ (کنز العمال ۳/ ۳۱۱: ۶۷۰۵)

بینائی چلی جائے تو صبر کیجئے گناہ معاف

(۲۲۰) عَنْ بُرَیْدَةَ و جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ: لَنْ یُبْتَلیٰ عَبْدٌ بِشَیْئٍ اَشَدَّ عَلَیْهِ مِنَ الشِّرْکِ بِاللهِ وَلَنْ یُبْتَلیٰ عَبْدٌ بِشَیْئٍ بَعْدَ الشِّرْکِ بِاللهِ اَشَدَّ عَلَیْهِ مِنْ ذَهَابِ بَصَرِهٖ وَلَنْ یُبْتَلیٰ عَبْدٌ بِذَهَابِ بَصَرِهٖ فَیَصْبِرَ اِلَّا غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ۔(روه البزار ترغیب جلد ۴، صفحه ۳۰۲)

حضرت بریدہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کسی بندے کی اس سے بڑھ کر کوئی آزمائش نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے شرک کرنے لگے، شرک کے بعد بندہ کی اس سے بڑھ کر کوئی آزمائش نہیں ہے کہ اس کی بینائی جاتی رہے۔ جس کی بینائی چلی جائے پھر وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں''

(ایضاً فی کنز العمال ۳/۲۷۹، نحوہ)

جو ایک رات یا اس سے زیادہ بیمار رہا اس کے گناہ معاف

(۲۲۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ: مَنْ مَّرَضَ لَیْلَةً فَصَبَرَ وَ رَضِیَ بِها عَنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔(اخرجه ابن ابی الدنیا و الحکیم الترمذی و فی الترغیب مَنْ وَّعَکَ جلد ۴، صفحه ۲۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جو آدمی ایک رات بیمار رہا، پھر اس پر صبر کیے رہا اور اللہ عزوجل سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے ماں سے پیدائش کے دن تھا یعنی کچھ بھی

گناہ باقی نہیں رہیں گے۔"

(۲۲۲) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔(اخرجہ الطبرانی فی الاوسط و ابو الشیخ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ "جب بندہ تین دن بیمار رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے ماں سے پیدائش کے دن تھا یعنی کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔" (کنز العمال ۳/ ۳۰۷: ۶۶۸۴)

(۲۲۳) عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم اِذَا اشْتَکَی الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ اَخْلَصَہُ اللّٰہُ مِنَ الذُّنُوْبِ کَمَا یَخْلُصُ الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ۔(اخرجہ ابن حبّان فی صحیحہ و الطبرانی و ابن ابی الدنیا)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب بندۂ مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔" (الترغیب و الترہیب ۴/ ۲۸۷ الترغیب فی الصبر: ۴۲)

بدن میں کوئی تکلیف یا درد ہے تو صبر کیجئے گناہ معاف

(۲۲۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم اَتٰی شَجَرَۃً فَھَزَّھَا حَتّٰی تَسَاقَطَتْ وَ رَقُھَا مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّتَسَاقَطَ ثُمَّ قَالَ صلی اللہ علیہ و سلم لَلْمُصِیْبَاتُ وَالْاَوْجَاعُ اَسْرَعُ فِیْ ذُنُوْبِ ابْنِ اٰدَمَ مِنِّیْ فِیْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ(رواہ ابن أبی الدنیا و ابو یعلی ترغیب جلد۴، صفحہ ۲۸۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت

کے پاس تشریف لائے پھر اس کو حرکت دی حتی کہ اس کے پتے گرنے لگے جتنے اللہ نے چاہے گر گئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میرے اس درخت کو حرکت دینے سے پتے اس قدر جلدی نہیں گرے جس قدر جلدی مصیبتیں اور مختلف قسم کے درد ابن آدم کے گناہوں کو گرادیتے ہیں۔''

(۲۲۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و سلم فَمَسَسْتُهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّکَ تُوْعَکُ وَعْکًا شَدِیْدًا فَقَالَ صلی اللہ علیہ و سلم اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَکُ کَمَا یُوْعَکُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ قُلْتُ ذٰلِکَ بِاَنَّ لَکَ اَجْرَیْنِ؟ قَالَ صلی اللہ علیہ و سلم اَجَلْ مَامِنْ مُسْلِمٍ یُصِیْبُهُ اَذًی مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَیِّئَاتِهٖ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَ رَقَهَا۔(اخرجه البخاری و مسلم کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحه ۲۵۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے جسم مبارک کو ہاتھ لگا کر عرض کیا ''یارسول اللہ! آپ کو تو بڑا شدید بخار ہے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں مجھے اتنا بخار ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔'' میں نے عرض کیا ''یہ اس بنا پر ہے کہ آپ کو دوہرا اجر ملے گا؟'' ارشاد فرمایا ''ہاں کسی بھی مسلمان کو اذیت پہنچے مرض کی ہو یا اس کے علاوہ کسی اور چیز سے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو ایسے جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتوں کو گرادیتا ہے۔'' (بخاری ۲/۸۴۳، مسلم ۲/۳۱۸)

نیند نہ آئے تو صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۲۲۶) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ عَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیه و سلم رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ اَیْ اَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ صلی اللہ علیه و سلم فقالَ يَا نَبِیَّ اللہ ! ما غَمَضْتُ مُنْذُ سَبْعِ اَیْ لَيَالٍ وَلَا اَحَدٌ يَحْضُرُنِیْ فقالَ صلی اللہ علیه و سلم اَیْ اَخِیْ اِصْبِرْ، اَیْ اَخِیْ اِصْبِرْ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ ذُنُوْبِکَ کما دخلتَ فِيْهَا وَقَالَ صلی اللہ علیه و سلم سَاعَاتُ الْاَمْرَاضِ يُذْهِبْنَ ساعات الْخَطَايَا اَیْ مُكَفِّرَاتٌ لِلْخَطَايَا۔(اخرجه ابن أبی الدنیا جلد ۴-۲، صفحه ۲۸۶، وعبره ب"روی" اشارة للتضعیف)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کی عیادت فرمائی۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان پر جھک پڑے تو اس انصاری نے کہا اے اللہ کے نبی سات راتوں سے مجھے نیند نہیں آئی اور نہ کوئی آدمی میرے پاس آتا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا "اے میرے بھائی صبر کر، اے میرے بھائی صبر کر حتی کہ تو اپنے گناہوں سے نکل جائے جیسا کہ تو ان گناہوں میں داخل ہوا۔" نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بیماریوں کے اوقات خطاؤں کے اوقات کا کفارہ بن جاتے ہیں۔"

سفر میں جس کی طبیعت خراب ہوگئی اس کے گناہ معاف

(۲۲۷)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیه و سلم اَلْغَرِيْبُ اِذَا مَرِضَ.وَ نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَمِنْ اَمَامِهٖ وَمِنْ خَلْفِهٖ فَلَمْ يَرَ اَحَدًا يَعْرِفُهٗ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.(اخرجه ابن النجار)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مسافر آدمی جب بیمار ہو جائے اور اپنے دائیں بائیں اور آگے پیچھے دیکھنے لگے اور کوئی بھی اس کو جان پہچان کا آدمی نظر نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہوں کو

معاف فرمادیتا ہے۔" (کنز العمال ۳/ ۳۰۸: ۶۶۸۹)

بخار کو برا بھلا نہ کہو اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں

(۲۲۸) عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم دَخَلَ عَلٰی اُمِّ السَّائِبِ رضی الله عنها فَقَالَ صلی الله علیه و سلم مَالَكِ تُزَفْزِفِيْنَ ؟ (اَیْ تَرْتَعِدِیْنَ وَ تَرْتَعِشِيْنَ) قَالَتْ اَلْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ صلی الله علیه و سلم لَا تَسُبِّى الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِىْ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔ (اخرجه مسلم ت جلد ۴، صفحه ۲۹۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سائب کے وہاں تشریف لے گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا "ارے کیا بات ہے، کپکپا رہی ہو؟" وہ عرض کرنے لگی کہ بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بخار کو برا مت کہو کیوں کہ یہ بنی آدم کی خطاؤں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔" (صحیح مسلم ۲/ ۳۱۹)

ایک رات کے بخار سے ایک سال کے گناہ معاف

(۲۲۹) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اَلْحُمّٰى حَظُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنَ النَّارِ وَحُمّٰى لَيْلَةٍ تُكَفِّرُ خَطَايَا سَنَةٍ مُجَرَّمَةٍ ای كَامِلَةٍ۔ (اخرجه القسناعی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بخار حصہ ہے ہر مومن کا آگ سے یعنی دوزخ سے اور ایک رات کا بخار ایک پورے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔"

آپ کے سر میں درد ہے تو صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۲۳۰) عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَا یَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بِهِ الْمَلِیْلَةُ وَالصُّدَاعُ وَ اِنَّ عَلَیْهِ مِنَ الْخَطَایَا لَاَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ (جَبَلٌ فی المدینة) حَتّٰی تَتْرُکَهُ مَا عَلَیْهِ مِنَ الْخَطَایَا مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ۔ (اخرجه احمد و ابن ابی الدنیا و الطبرانی و مثله عند ابی یعلی عن طریق ابی هریرة رضی الله عنه و رواته ثقاتٌ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان بندے پر دردِ سر اور نقاہت کا دور چلتا رہتا ہے اور اس پر خطائیں اُحد پہاڑ سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہیں حتیٰ کہ یہ بیماری اس کو اس حال میں چھوڑتی ہے کہ اس پر رائی کے دانہ کے برابر بھی گناہ نہیں رہتے'' (مسند احمد ۵/۱۹۹:۲۱۷۸۴)

معمولی بیماری پر ایک گناہ معاف

(۲۳۱) عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَاضُرِبَ مِنْ مُؤْمِنٍ عِرْقٌ قَطُّ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ عَنْهُ خَطِیْئَةً وَ کَتَبَ لَهٗ حَسَنَةً وَ رَفَعَ لَهٗ دَرَجَةً۔ (اخرجه ابن ابی الدنیا و الطبرانی و الحاکم و قال صحیح الاسناد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کبھی بھی کسی مسلمان کی رگ نہیں پھڑکی مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطا معاف فرمادیتے ہیں اور اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک درجہ اللہ تعالیٰ اس کا بلند فرمادیتے ہیں۔'' (کنز العمال ۳/۳۰۶:۶۶۷۵)

بیمار آدمی کی دعا مقبول اور گناہ معاف

(۲۳۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ عُوْدُوا الْمَرْضیٰ وَ مُرُوْهُمْ فَلْيَدْ عُوْالَكُمْ فَاِنَّ دَعْوَةَ الْمَرِيْضِ مُسْتَجَابَةٌ وَ ذَنْبُهُ مَغْفُوْرٌ (رواہ الطبرانی فی الاوسط و فی روایۃ عن عمر بن الخطاب قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ و سلم اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْلَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ. رواہ ابن ماجہ کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحہ ۳۲۲، ابن ماجہ صفحہ ۱۰۴، کتاب الجنائز والحدیث الاول فی کنز العمال طس عن انس)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''بیماروں کی عیادت کیا کرو اور ان سے اپنے لئے دعا کی درخواست کیا کرو، کیوں کہ مریض کی دعا مقبول ہے اور اس کا گناہ معاف ہے۔'' اور ایک روایت میں حضرت عمر سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کی درخواست کرو کیوں کہ بیمار کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔'' (کنز العمال ۹/۹۶: ۲۵۱۴۷)

جس نے بیمار کی عیادت کی اس کے گناہ معاف

(۲۳۳) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ وَكَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا مُمْسِيًا اِلَّا خَرَجَ مَعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ حَتّٰی يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِی الْجَنَّةِ وَمَنْ اَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ حَتّٰی يُمْسِیَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِی الْجَنَّةِ. (اخرجہ ابوداؤد و الحاکم کذا فی

الترغیب جلد ۴، صفحه ۳۲۰، ابوداؤد باب فضل العيادة على و ضوء كتاب الجنائز عن علی موقوفا ۲/ ۴۴۲)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرے تو اس کے ہمراہ ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے چلتے ہیں جو صبح تک اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جو شخص صبح کے وقت کسی مریض کی عیادت کو جائے تو اس کے ہمراہ ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے چلتے ہیں جو شام تک اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔''

حالت اسلام میں جس کا ایک بال سفید ہوا اس کا ایک گناہ معاف

(۲۲۴) عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه و سلم مَامِنْ مُسْلِمٍ يَّشِيْبُ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً (أخرجه ابوداؤد و فی روایة عند ابن حبان فی صحیحه)

مَامِنْ مُسْلِمٍ يَشِيْبُ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ حَسَنَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَ رَفَعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً۔(باب نتف الشيب ابوداؤد ۲۹/ ۵۷۸ عن ابن عمرو)

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حالت اسلام میں کوئی آدمی بوڑھا نہیں ہوتا مگر اللہ رب العزت اس کی وجہ سے اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں اور اس کی ایک خطا معاف فرماتے ہیں۔''

ابن حبان نے الفاظِ حدیث یوں نقل کیے ہیں۔

''نہیں ہے کوئی مسلمان کہ وہ حالت اسلام میں بوڑھا ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں اور اس کی ایک خطا معاف فرماتے ہیں اور اس بڑھاپے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔

نامناسب حالات پر صبر کیجیے گناہ معاف

(۲۳۵) يَقُوْلُ الْبَلَاءُ كُلَّ يَوْمٍ : اِلٰى اَيْنَ اَتَوَجَّهُ؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى اَحِبَّائِىْ وَ اُوْلِىْ طَاعَتِىْ اَبْلُوْبِكَ اَخْيَارَهُمْ وَ اَخْتَبِرُ صَبْرَ هُمْ وَ اُمَحِّصُ بِكَ ذُنُوْبَهُمْ وَ اَرْفَعُ بِكَ دَرَجَاتِهِمْ فَيَقُوْلُ الرَّخَاءُ كُلَّ يَوْمٍ، اِلٰى اَيْنَ اَتَوَجَّهُ؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى اَعْدَائِىْ وَ اَهْلِ مَعْصِيَتِىْ اَزِيْدُ بِكَ طُغْيَانَهُمْ وَ اُضَاعِفُ بِكَ ذُنُوْبَهُمْ وَ اُعَجِّلُ بِكَ لَهُمْ وَ اُكْثِرُ بِكَ عَلٰى غَفْلَتِهِمْ.

(اخرجه الديلمى عن انس رضى الله عنه)

بلا ہر روز پوچھتی ہے کہ آج کس طرف رُخ کروں؟ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ”میرے محبوب اور مطیع فرماں بردار بندوں کی طرف۔ تیری وجہ سے لوگوں میں سے سب سے بہترین کو جانچتا ہوں اور ان کے صبر کا امتحان لیتا ہوں اور ان کے گناہوں کو زائل کرتا ہوں اور تیری ہی وجہ سے ان کے درجات بلند کرتا ہوں۔“ فراخی (خوش حالی) بھی روز اللہ سے پوچھتی ہے کہ آج کدھر کا رُخ کروں؟ ارشاد ہوتا ہے ”میرے دشمنوں اور میرے نافرمانوں کی طرف، تیرے ذریعہ ان کی سرکشی بڑھانا چاہتا ہوں ان کے گناہوں میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں اور تیری وجہ سے ان کی فوری گرفت کرتا ہوں اور تیری وجہ سے ان کی غفلت زیادہ کرنا چاہتا ہوں۔“ (کنز العمال ۳/۳۴۱: ۶۸۵۰)

اگر کوئی کہے کہ اللہ کی قسم! تیری مغفرت نہیں ہوگی تو صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۲۳۶) اِنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ؟ وَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِىْ

يَتَأَلّٰى عَلَيَّ عَلٰى اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ؟ فَاِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَ اَحْبَطْتُ عَمَلَكَ.(اخرجه مسلم عن جندب ۳۲۹/۲ كتاب البر و الصله باب النهى عن تقنيط الانسان)

ایک آدمی نے کہا کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ''کون ہے جو میرے بارے میں قسمیہ کہتا ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں کروں گا؟ میں نے فلاں (گنہگار) کی مغفرت کردی اور تیرے اعمال برباد کردیئے۔''

تین چیزوں کو چھپائے گناہ معاف

(۲۳۷)ثَلَاثٌ مِنْ كُنُوْزِ الْبِرِّ، اِخْفَاءُ الصَّدَقَةِ وَكِتْمَانُ الْمُصِيْبَةِ وَكِتْمَانُ الشَّكْوٰى يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِىْ بِبَلَاءٍ فَصَبَرَ وَ لَمْ يَشْتَكِ اِلٰى عُوَّادِهٖ ثُمَّ اَبْرَأْتُهٗ اَبْدَلْتُهٗ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهٖ وَدَمًا خَيْرًا مِّنْ دَمِهٖ وَ اِنْ اَرْسَلْتُهٗ اَرْسَلْتُهٗ وَلَا ذَنْبَ لَهٗ وَاِنْ تَوَفَّيْتُهٗ تَوَفَّيْتُهٗ اِلٰى رَحْمَتِىْ.(اخرجه الطبرانى و الحاكم عن انس كنزالعمال ۴۸۰/۱۵ : ۴۳۳۴۱)

تین چیزیں نیکی کے خزانوں میں سے ہیں (۱) صدقہ کو مخفی طریقے سے ادا کرنا (۲) مصیبت کو چھپانا (۳) ہر قابل شکایت بات کو چھپانا۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں ''جب میں اپنے کسی بندے کو آزمائش میں مبتلا کردوں، پھر وہ صبر کرے اور اپنی عیادت کے لیے آنے والوں سے شکایت نہ کرے پھر میں اس کو تندرست کردوں تو اس کے گوشت سے بڑھیا گوشت اور اس کے خون سے بڑھیا خون بدلے میں اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر اس کو چھوڑ دوں (یعنی مرض ہی کی حالت میں زندہ رکھا) تو اس حال میں چھوڑتا ہوں کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہ رہے اور اگر اس کی روح قبض کروں تو اس حال میں قبض کروں گا کہ میں

اپنی رحمت میں اس کوٹھکانا دوں گا۔''

کوئی نامناسب بات کہے تو صبر کیجیے آپ کے گناہ معاف

(۲۳۸) كَانَ رَجُلٌ يُصَلِّيْ فَلَمَّا سَجَدَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَوَطِئَ عَلىٰ رَقَبَتِهٖ فَقَالَ الَّذِىْ تَحْتَهٗ وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَاَلّٰىَّ عَلىٰ عَبْدِىْ اَنِّىْ لَا اَغْفِرُ فَاِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ۔(اخرجه الطبرانی عن ابن مسعودٍ فی المعجم الکبیر ۱۰/۱۰۰ : ۱۰۰۸٦)

ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا جب وہ سجدہ میں گیا تو ایک اور آدمی آیا اور اس کی گردن کو اس نے (بے خیالی میں) روند دیا جو سجدہ میں پڑا ہوا تھا اس نے کہا اللہ کبھی بھی تیری مغفرت نہیں کرے گا۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''میرے بندہ کے بارے میں قسم کھا کر وہ یہ کہتا ہے کہ میں اس کی مغفرت نہیں کروں گا تحقیق میں نے اس کی مغفرت کردی۔'' (کنز العمال ۳/۵٦۰:۷۹۰۹)

آزمائش کے وقت صبر کیجئے گناہ معاف

(۲۳۹) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیه و سلم قَالَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِىْ نَفْسِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ مَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالىٰ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ۔(رواہ الترمذی و غیرہ وقال حسن صحیح والحاکم، جامع الترمذی باب الصبر علی البلاء ۲/٦۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مومن بندہ اور مومن عورت کی جان میں اس کی اولاد اور مال میں آزمائش آتی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جاملتا ہے اور اس پر کوئی بھی گناہ نہیں ہوتا۔''

(۲۴۰) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیه و

سلم قَالَ قَارِبُوْا وَ سَدِّدُوْا فَفِیْ کُلِّ مَا یُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ کَفَّارَةٌ حَتّٰی النَّکْبَةِ یَنْکُبُهَا وَالشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا۔(اخرجه مسلم و الترمذی و احمد رواه مسلم باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض الخ ۲/ ۳۱۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قریب قریب رہو اور سیدھے سیدھے رہو ہر ناگوار بات جو مسلمان کو پہنچے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے حتیٰ کہ کوئی مصیبت جو اس کو پہنچے اور کانٹا جو اس کو چبھے۔''

جس کے تین نابالغ بچے فوت ہو گئے اس کے گناہ معاف

(۲۴۱)عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَمُوْتُ بَیْنَهُمَا ثَلَاثَةُ اَوْلَادٍ لَمْ یَبْلُغُوْا الْحِنْثَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمْ۔(اخرجه احمد و نسائی ترغیب صفحه ۲۶۵،جلد ۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو دو مسلمان میاں بیوی ہوں اور ان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ والدین کی مغفرت فرما دیتے ہیں ان کی بخشش کا سبب وہ فضل و رحمت ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا ان بچوں پر ہے۔'' (کنز العمال ۳/۲۹۰،)

(۲۴۲) عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ رضی الله تعالی عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ اُبْتُلِیَ بِبَلِیَّةٍ فِی الدُّنْیَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَاللّٰهُ اَکْرَمُ وَاَعْظَمُ مِنْ اَنْ یَّسْئَلَهٗ عَنْ ذٰلِکَ الذَّنْبِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (اَیْ صَارَتِ الْبَلِیَّةُ کَفَّارَةً لِمَا ارْتَکَبَهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ۔ (اخرجه الطبرانی باسنادٍ حسنٍ کنز العمال ۳/ ۳۳۲ : ۶۸۰۲)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دنیا میں جو بھی آزمائش و ابتلا کسی بندے پر آتی ہے وہ کسی گناہ کی وجہ سے آتی ہے اور اللہ

بہت زیادہ کریم ہے اور معاف فرمانے کے لحاظ سے بہت عظیم ہے کہ اس گناہ کے بارے میں بندے سے قیامت کے دن سوال کرے۔" (یعنی یہ مصیبت ان گناہوں کا کفارہ بن گئی جو اس سے سرزد ہوئے۔)

مسلسل نامناسب حالات آنے پر صبر کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۲۴۳) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رضى الله عنه قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَىُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً فَقَالَ صلى الله عليه و سلم اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ اَىْ الْاَكْثَرُ فَضْلًا وَّ دَرَجَةً يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسْبِ دِيْنِهٖ. فَاِنْ كَانَ دِيْنًا صُلْبًا (اَىْ قَوِيًّا مُتَمَكِّنًا) اِشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَ اِنْ كَانَ فِىْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ اَىْ ضُعْفًا اِبْتَلٰى عَلٰى قدر دِيْنِهٖ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهٗ يَمْشِىْ عَلَى الْاَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ. (اخرجه ابن أبى الدنيا و ابن ماجه و الترمذى و اسناده صحيح ت جلد ۴، صفحه ۲۸۱، رواه الترمذى باب فى الصبر على البلاء ۲/۶۲)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تمام لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "انبیاء کرام کی اس کے بعد درجہ بدرجہ جو افضل ہو۔ آدمی کی آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے ہوتی ہے اگر اس کی دینی حالت پختہ ہو تو آزمائش بھی سخت ہوگی۔ اگر دین کمزور ہے تو اس کے دین کے موافق اللہ اس کو آزمائے گا، مسلسل بندہ پر مصائب آتے رہتے ہیں حتی کہ وہ اس حال میں زمین پر چلتا پھرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ .... دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر

(۲۴۴) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ و اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ اَىْ تَعَبٍ وَّلَا وَصَبٍ

اَیْ دَوَامِ الوَجعِ وَلا هَمٍّ وَلا حُزنٍ وَلا اَذیً وَلا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ۔ (رواه البخاری و مسلم و رواه الترمذی باسناد حسن و لفظه:

مَا مِنْ شَیْءٍ یُصِیبُ المُؤْمِنَ نَصَبٍ وَّلَا حُزنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّی الْهَمِّ یَهُمُّهُ اَیْ یُکَدِّرُهُ اِلَّا یُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنهُ بِه سَیِّئَاتِه۔ (ترغیب جلد ۴، صفحه ۲۸۴، بخاری ۲/۸۴۳)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ''مسلمان کو کوئی تھکن، مشقت فکراور رنج اور اذیت اور غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کانٹا ہی لگ جائے مگر اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو معاف فرمائے دیں گے۔''

اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں ہے:

''مؤمن کو کوئی مصیبت نہیں پہنچتی یعنی تھکن، غم اور دائمی درد یہاں تک کہ وہ غم جو اس کو فکر میں مبتلا کردے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں''

(۲۴۵) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی الله عنه اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللهِ! اَرَأَیْتَ هٰذِهِ الْاَمْرَاضَ الَّتِیْ تُصِیْبُنَا مَالَنَا بِهَا اَیْ مِنَ الْاَجْرِ فَقَالَ صلی الله علیه و سلم کَفَّارَاتٌ اَیْ هِیَ کَفَّارَاتٌ لِلذُّنُوْبِ۔ قَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ رضی الله عنه (وکَانَ حَاضِرًا) یَا رَسُوْلَ اللهِ وَ اِنْ قَلَّتْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم وَ اِنْ شَوْکَةٌ فَمَا فَوْقَهَا۔(اخرجه احمد و ابن ابی الدنیا و ابو یعلی و ابن حبان فی صحیحه کذا فی الترغیب جلد ۴، صفحه ۲۹۶، مسند احمد ۳/۲۳ : ۱۱۱۹۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان نے عرض کیا یا رسول

اللہ! آپ ہم کو بتلائیے یہ امراض جو ہم کو پہنچتے ہیں ان کی وجہ سے ہمیں کیا اجر ملے گا؟ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''یہ گناہوں کا کفارہ ہیں۔'' ابی بن کعب نے عرض کیا وہ مجلس شریف میں حاضر تھے، اے اللہ کے رسول! خواہ وہ بیماری تھوڑی سی ہی ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا'' خواہ وہ کانٹا ہی کیوں نہ ہو یا اس سے کوئی بڑی چیز۔''

(۲۴۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَیَبْتَلِیْ عَبْدَهٗ بِالسَّقَمِ (اَیْ بِالْاَمْرَاضِ) حَتّٰی یُکَفِّرَ ذٰلِکَ عَنْهُ کُلَّ ذَنْبٍ (اخرجه الحاکم و صحّحهٗ کذا فی الترغیب و الترهیب ۲۹۷/۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماریاں دے کر آزماتے ہیں حتیٰ کہ ان بیماریوں کی وجہ سے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔''

(۲۴۷) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ اَحَداً مِنَ الدُّنْیَا اُرِیْدُ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ کُلَّ خَطِیْئَةٍ فِیْ عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ فِیْ بَدَنِهٖ وَ اِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِهٖ۔ (اخرجه رزین کذا فی الترغیب جلد ۴ صفحه ۲۹۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''رب سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! جس بندے کی مغفرت کرنا چاہتا ہوں اس کو دنیا سے اس وقت تک نہیں نکالتا جب تک اس کی خطاؤں کو جو اس کی گردن میں ہیں بدن کو بیمار کر کے اور اس کے رزق میں کمی کر کے پورا نہ کروں۔''

(۲۴۸) عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ رضی الله عنها قَالَتْ عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم وَ اَنَا مَرِیْضَةٌ فَقَالَ صلی الله علیه و سلم اَبْشِرِیْ یَا اُمَّ الْعَلَاءِ فَاِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ یُذْهِبُ اللّٰهُ بِهٖ خَطَایَاهُ کَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ

وَالفِضَّةِ۔(اخرجه ابوداؤد جلد ۴، صفحه ۲۹۸، سنن ابی داؤد کتاب الجنائز ۲/۴۴۱)

حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے میری عیادت فرمائی جب کہ میں بیمار تھی۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے ام العلاء! تمہیں بشارت ہو کیوں کہ مسلمان کا مرض اس کی خطاؤں کو ایسے لے جاتا ہے جیسے آگ لوہے اور چاندی کی کھوٹ کو دور کر دیتا ہے۔

طلب معاش میں جو تھکا اس کے گناہ معاف

(۲۴۹) عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ مَنْ اَمْسٰی كَالًّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ اُمْسٰی مَغْفُوْرًا لَهٗ۔(رواه الطبرانی فی الاوسط و رواه الاصبهانی من حدیث ابن عباس كذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۵۲۴ كنز العمال ۴/۷ : ۹۲۱۴ و عزاه للطبرانی عن ابن عباس)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص نے شام کی اس حالت میں کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی وجہ سے تھکا ہوا تھا تو اس نے شام کی اس حالت میں کہ اس کی مغفرت ہو چکی۔''

رنج وغم اور معاشی تفکرات سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں

(۲۵۰) عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ العَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مِنَ العَمَلِ مَا يُكَفِّرُ هَا ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ۔(اخرجه احمد باسناد حسن ترغیب جلد ۴، صفحه ۲۸۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

''جب بندے کے گناہ بہت ہو جائیں اور اس کا کوئی عمل ایسا نہیں ہوتا جو ان گناہوں کا کفارہ بن سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو غم میں مبتلا کر دیتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ اس غم کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرمادیں۔''

(۲۵۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ نَبِیَّ صلی الله عليه و سلم قَالَ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَ هُوَ التَّعْبُ الشَّدِيْدُ وَلَا وَصَبٍ وَهُوَ الْمَرَضُ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا اَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔ (اخرجه البخاری و مسلم)

و عند الترمذی عن طريق ابی سعيد و لفظه عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه و سلم قَالَ اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ ذُنُوْبًا لَا يُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَلَا الصِّيَامُ وَلَا الْحَجُّ وَلَا الْعُمْرَةُ يُكَفِّرُهَا الْهُمُوْمُ فِیْ طَلَبِ الْمَعِيْشَةِ۔ (اخرجه ابو نعيم و ابن عساكر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مومن کو جو تھکن پہنچتی ہے اور مرض پہنچتا ہے اور فکر و رنج اور اذیت اور غم حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان تمام کی وجہ سے اس کی خطاؤں کو معاف فرما دیتے ہیں۔''

اور امام ترمذی کے نزدیک ابو سعید کے واسطہ سے الفاظِ حدیث یوں ہیں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہیں کہ نہ تو نماز اور روزہ ان کا کفارہ بن سکتے ہیں اور نہ حج نہ عمرہ بلکہ معاش کی طلب میں لگ کر پیش آنے والے تفکرات ہی ان کا کفارہ بنتے ہیں۔''

مالدار کو مہلت دیجیے اور غریب کا قرضہ معاف کر دیجیے آپ کے گناہ معاف

(۲۵۲)اُتِیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِہٖ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالاً فَقَالَ لَہٗ مَاذَا عَمِلْتَ فِی الدُّنْیَا؟ فَقَالَ مَا عَمِلْتُ مِنْ شَیْئٍ یَا رَبِّ اِلَّا اَنَّکَ اٰتَیْتَنِیْ مَالاً فَکُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ وَ کَانَ مِنْ خُلُقِیْ اَنْ اُیَسِّرَ عَلَی الْمُوسِرِ وَ اَنْظُرَ الْمُعْسِرَ قَالَ اللّٰہُ:اَنَا اَحَقُّ بِذٰلِکَ مِنْکَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ۔(اخرجه الحاكم عن حذيفه و عقبة بن عامر الجهنى و ابى مسعود الانصارى رضى الله عنهم اجمعين كذا فى الترغيب ج ۲، صفحه ۴۳، حاكم عن ابى مسعود ۲/۲۹ : ۲۲۲۶)

قیامت کے دن اللہ کے پاس اس کے بندوں میں سے ایک بندے کو لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مال عطا فرما رکھا تھا، ارشاد فرمائے گا ’’دنیا میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا ’’یا اللہ! میں نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا (جس کو تیری جناب میں پیش کرسکوں) البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ تو نے مجھے مال عطا فرمایا تھا۔ میں لوگوں سے تجارت کیا کرتا تھا اور میری یہ خصلت تھی کہ مالدار کو مہلت دے دیتا تھا اور تنگدست کو معاف کر دیا کرتا تھا۔‘‘ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرمائے گا’’ (یہ کریمانہ رویہ) میرے لیے زیادہ سزاوار ہے۔ اور میں اس کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں کہ معافی اور درگزر کا معاملہ کروں۔‘‘ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ ’’میرے اس بندے سے درگزر کرو۔‘‘

ایک دوسرے سے نہ بولنے والے باہم صلح کرلیں گناہ معاف

(۲۵۳)اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُاللّٰہُ فِیْھِمَا لِکُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا

مُهْتَجِرَيْنِ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا. (رواه ابن ماجه كتاب الصيام، صيام يوم الاثنين و الخميس صفحه ۱۲۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیر اور جمعرات میں اللہ ہر مسلمان کی مغفرت فرما دیتا ہے سوائے ان دو شخصوں کے جنہوں نے آپس میں بولنا چھوڑ رکھا ہے۔ ''ارشاد ہوتا ہے کہ'' ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔''

آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو معاف کردیجیے آپ کا ایک گناہ معاف

(۲۵۴) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضى اللّٰهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يُصَابُ بِشَيْئٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ (اَىْ يَعْفُوْ عَمَّنْ اَصَابَهٗ بِهٖ) اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِيْئَةً. (كذا فى الترغيب جلد ۲، صفحه ۳۰۶، رواه ابن ماجه و احمد)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس کسی مسلمان کو اپنے جسم میں کوئی تکلیف کسی آدمی کی طرف سے پہنچے، پھر وہ اس کو معاف کردے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرمادے گا اور ایک خطا اس کی معاف فرمادے گا۔'' (کنز العمال ۱۲/۱۵: ۳۹۸۵۰ ورواہ ابن ماجہ باب العفو فی القصاص اشرفی ۱۹۳)

آپ کو کوئی زخم پہنچائے تو معاف کردیجیے آپ کے گناہ معاف

(۲۵۵) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يُجْرَحُ فِيْ جَسَدِهٖ جَرَاحَةً فَيَتَصَدَّقُ بِهَا اَىْ يَعْفُوْ عَمَّنْ اَصَابَهٗ بِهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَ مَا تَصَدَّقَ. (كذا فى الترغيب جلد ۳ صفحه ۳۰۵، اخرجه احمد و الضياء فى المختارة)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی کے جسم کو زخمی کر دیا جائے پھر یہ زخمی جارح کو معاف کردے تو بقدر معافی اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔'' (کنز العمال ۱۵/۱۲: ۳۹۸۵۱)

(۲۵۶) عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ : مَنْ اُصِیْبَ فِی جَسَدِهٖ بِشَیْئٍ فَتَرَکَهٗ لِلّٰهِ کَانَ کَفَّارَةً لَهٗ۔(اخرجه احمد کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحه ۳۰۶)

ایک صحابی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ''جس کے بدن کو کسی آلہ کے ذریعہ سے زخمی کیا گیا پھر اس زخمی نے اس جارح کو اللہ کے لیے چھوڑ دیا تو یہ معافی اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی۔'' (کنز العمال ۱۵/۱۳: ۳۹۸۵۳)

جس نے نابینا آدمی کو اس کے گھر تک پہنچا دیا

اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف

(۲۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ قَادَ اَعْمٰی حَتّٰی یَبْلُغَ مَاْمَنَهٗ، غُفِرَتْ لَهٗ اَرْبَعُوْنَ کَبِیْرَةً وَ اَرْبَعُ کَبَائِرَ تُوْجِبُ النَّارَ۔ (رواه الطبرانی فی الکبیر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نابینا آدمی کو لے چلا حتی کہ اس کے گھر تک پہنچا دیا تو اس کے چالیس کبیرہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی اور چار کبائر بھی دوزخ کو واجب کر دیتے ہیں۔'' (کنز العمال ۱۵/۷۹۲: ۴۳۱۳۸)

لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے گناہ معاف

(۲۵۸) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ حُسْنُ الْخُلُقِ یُذِیْبُ الخَطَایَا کَمَا تُذِیْبُ الشَّمْسُ الْجَلِیْدَ۔(اخرجه ابن عدی و اخرجه الطبرانی کنزالعمال ۳/۳:۱۳۳ ۵ و البیهقی و لفظه)

اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ یُذِیْبُ الْخَطَایَا کَمَا یُذِیْبُ الْمَاءُ الْجَلِیْدَ وَالْخُلُقُ السُّوْءُ یُفْسِدُ الْعَمَلَ کَمَا یُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ۔ (کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحه ۴۰۹ : ۵۱۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’خوش خلقی گناہوں کو ایسے پگھال دیتی ہے جیسے سورج برف کو پگھال دیتا ہے۔‘‘

بیہقی کے الفاظِ حدیث یوں ہیں

’’خوش خلقی خطاؤں کو یوں پگھلا دیتی ہے جس طرح پانی برف کو پگھال دیتا ہے اور بدخلقی عمل کو یوں بگاڑتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔

لوگوں پر رحم کیجئے اور ان کی خطائیں معاف کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۲۵۹) عَنْ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا وَاغْفِرُوْا یُغْفَرْ لَکُمْ وَیْلٌ لِأَقْمَاعِ الْقَوْلِ وَیْلٌ لِلْمُصِرِّیْنَ الَّذِیْنَ یُصِرُّوْنَ عَلیٰ مَافَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ۔(اخرجه احمد و کنز العمال ۳/۱۶۴ : ۵۹۷۶ عن ابن عمر)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’رحم کرو، تم پر بھی رحم کیا جائے گا۔ بخش دیا کرو تم کو بھی بخش دیا جائے گا، خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو قیف کی طرح (علم کی بات سنتے ہیں لیکن نہ اس کو یاد رکھتے

ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قیف سے تشبیہ دی جس میں تیل یا شربت یا عرق گذر کر دوسرے برتن میں چلا جاتا ہے اس میں کچھ نہیں رہتا) اور خرابی ہے ضد کرنے والوں کے لیے جو گناہوں پر اصرار کرتے ہیں حالانکہ ان کو علم ہے۔''

دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کریں

اور مسکرائیں گناہ معاف

(۲۶۰) عَنْ أَبِیْ دَاوُدَ الْاَعْمیٰ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَیْنِ اِذَا الْتَقَیَا وَ تَصَافَحَا وَضَحِکَ کُلٌّ مِّنْهُمَا فِیْ وَجْهِ صَاحِبِهٖ لَا یَفْعَلَانِ ذٰلِکَ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالیٰ لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَهُمَا۔ (رواہ الطبرانی کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحہ ۴۳۱)

حضرت ابوداوٗد الاعمیٰ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو مسلمان جب آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں اور ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے چہرے کو دیکھ کر مسکرائے اور یہ تمام عمل اللہ ہی کے لیے ہو تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔''

بھوکوں کو کھلائے گناہ معاف

(۲۶۱) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ اِطْعَامَ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانَ (اَیْ الْجَوْعَانَ)۔ (اخرجہ الحاکم و صححہ کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۶۴۔ کنز العمال ۶/۴۲۴: ۱۶۳۸۲ (حب عن جابر) کنز العمال ۹/۲۴۳: ۲۵۸۳۹)

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ

اهْتَمَّ بِجُوْعَةِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَهُ حَتّٰى شَبِعَ وَ سَقَاهُ حَتّٰى رَوِىَ غُفِرَلَهٗ۔
(رواه ابويعلیٰ كنز العمال ٦/ ٤٢٤ : ١٦٣٧٦ عن انس)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا بھی مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی بھوک کی وجہ سے (کھانے کا) اہتمام کرے، اور پھر اس کو کھانا کھلاوے حتیٰ کہ وہ سیر ہو جائے اور اس کو پلائے یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جائے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔''

پیاسوں کو پانی پلائے گناہ معاف

(٢٦٢) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِىْ بِطَرِيْقٍ اِشْتَدَّبِهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرىٰ مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِىْ كَانَ بَلَغَ بِىْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهٗ ثُمَّ أَمْسَكَهَا بِفِيْهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَلَهٗ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ اِنَّ لَنَا فِىْ الْبَهَائِمِ اَجْرًا؟ فَقَالَ صلى الله عليه و سلم فِىْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔(اخرجه البخارى و مسلم و ابن حبان وغيرهم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس اثناء میں کہ ایک آدمی راستہ میں چلا جا رہا تھا، اسے سخت پیاس لگی، چلتے چلتے اسے ایک کنواں ملا وہ اس کے اندر اترا اور پانی پی کر باہر نکل آیا۔ کنویں کے اندر سے نکل کر اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہے جس کی زبان باہر نکلی ہوئی ہے اور پیاس کی شدت سے وہ کیچڑ چاٹ رہا ہے اس آدمی نے دل میں کہا کہ اس کتے کو بھی پیاس کی ایسی

ہی تکلیف ہے جیسی کہ مجھے تھی اور وہ اس کتے پر رحم کھا کر پھر اس کنویں میں اترا اور اپنے چمڑے کے موزہ میں پانی بھر کر اس نے اس کو اپنے منہ میں تھاما اور کنویں سے نکل آیا اور اس کتے کو وہ پانی پلا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی رحم دلی اور اس محنت کی قدر فرمائی اور اسی عمل پر اس کی بخشش کا فیصلہ صادر فرمایا۔'' بعض صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ سن کر دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا جانوروں کی تکلیف دور کرنے میں بھی ہمارے لیے اجر وثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ''ہاں ہر زندہ اور تر جگر رکھنے والے جانور (کی تکلیف دور کرنے) میں ثواب ہے۔'' (بخاری جلد ۱، صفحہ ۳۱۸، ۳۳۳، مسلم ۲/ ۲۳۷)

اگر کوئی فریق سودا ختم کرنا چاہتا ہے تو ختم کر دیجئے گناہ معاف

(۲۶۳) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه و سلم مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا بَیْعَتَهٗ اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

(رواه ابو داؤد ۴۹۰ و ابن ماجه كذا فی الترغیب جلد ۲، صفحه ۵۶۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اِقالہ کا معاملہ کرے (یعنی اس کی بیچی ہوئی یا خریدی ہوئی چیز کی واپسی پر راضی ہو جائے) تو اللہ تعالیٰ اس کی غلطیاں (یعنی گناہ) بخش دے گا۔''

جو بگڑے ہوئے تعلقات کو ہموار کرنے میں پہل کرے گا اس کے گناہ معاف

(۲۶۴) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه

و سلم قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ یُصَارِمُ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ، فَاِنْ هُمَا صَارَمَا فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ فَاِنَّهُمَا نَاکِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَادَامَا عَلٰی صِرَامِهِمَا وَ اِنَّ اَوَّلَهُمَا فَیْئًا (اَیْ رُجُوْعًا) یَکُوْنُ کَفَّارَةً لَهٗ سَبْقُهٗ بِالْفَیْئِ وَ اِنْ هُمَا مَاتَا عَلٰی صِرَامِهِمَا لَمْ یَدْخُلَا الْجَنَّةَ.(رواه البخاری فی الادب المفرد، باب هجرة مسلم صفحه ۱۴۲، باختصار یسیر)

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان سے تین دن سے زائد قطع تعلق رکھے پس اگر وہ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کیے رہیں تو وہ دونوں حق سے تجاوز کرنے والے ہیں جب تک وہ دونوں اپنی لڑائی پر قائم رہیں، اور ان دونوں میں سے پہلے صلح کی طرف رجوع کرنے والے کے لیے صلح کی طرف سبقت اور پہل اس کے گناہ کا کفارہ بن جائے گی اور اگر وہ دونوں اپنی لڑائی کو باقی رکھتے ہوئے مر گئے تو جنت میں داخل نہ ہوں گے۔''

آپ کے گناہ زیادہ ہیں تو پانی پلایئے آپ کے گناہ معاف

(۲۶۵) عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم اِذَا کَثُرَتْ ذُنُوْبُکَ فَاسْقِ الْمَاءَ عَلَی الْمَاءِ (اَیْ لَوْ کُنْتَ عَلٰی حَافَةِ الْمَاءِ) تَتَنَاثَرُ (اَیْ ذُنُوْبُکَ الْمَذْکُوْرَةُ) کَمَا یَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فِیْ الرِّیْحِ الْعَاصِفِ. (اخرجه الخطیب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو بار بار پانی پلا (اگر تو پانی کے کنارے پر ہو) اس عمل سے تیرے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جس طرح سخت ہوا میں درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔'' (کنز العمال ۶/۲۰۹:۱۰۱۸۳)

مہمان کا اعزاز واکرام کیجئے آپ کے گناہ معاف

(۲۶۶) عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَدْخُلُ عَلَیْهِ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فَیُلْقِیْ لَهٗ وِسَادَةً (لِیَجْلِسَ أَوْ یَتَّکِئَ علیها او لِیَسْتَنِدَ الیها) اِکْرَامًا وَ اِعْظَامًا لَهٗ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ۔ (رواہ الطبرانی فی الصغیر)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب کبھی بھی کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کے لیے جائے اور میزبان مہمان کا اعزاز واکرام کرنے کی غرض سے مہمان کو تکیہ پیش کرے تو اللہ تعالیٰ اس میزبان) کی مغفرت فرمادیں گے۔'' (کنز العمال ۹/ ۱۵۵: ۲۵۴۰۴)

سوار ہوتے وقت اپنے بھائی کی رکاب تھامئے آپ کے گناہ معاف

(۲۶۷) مَنْ اَمْسَکَ بِرِکَابِ اَخِیْهِ لَا یَرْجُوْهُ وَلَا یَخَافُهٗ غفر اللہ لَهٗ۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط کذا فی جمع الفوائد صفحہ ۴۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اپنے مسلمان بھائی (کے سوار ہوتے وقت اس) کی رکاب کو تھامنا اس سے کوئی توقع رکھتا ہو نہ کوئی ڈر (بلکہ محض اخلاص اس کا سبب ہو) تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔'' (کنز العمال ۹/ ۲۴۸: ۲۵۸۷۳ و فیه بر کاب "اخیه المسلم" (و عزاہ للکبیر عن ابن عباس طب ابن عباس)

جس نے مسلمان بھائی کی کوئی حاجت پوری کی اس کے گناہ معاف

(۲٦۸) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ مَشٰی فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ کَتَبَ اللّٰہُ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ سَبْعِیْنَ حَسَنَۃً وَ مَحَاعَنْہُ سَبْعِیْنَ سَیِّئَۃً اِلٰی اَنْ یَّرْجِعَ مِنْ حَیْثُ فَارَقَہٗ فَأِنْ قُضِیَتْ حَاجَتُہٗ عَلٰی یَدَیْہِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ وَ اِنْ ھَلَکَ فِیْمَا بَیْنَ ذَالِکَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔(اخرجہ ابن ابی الدنیا والْاَصْبَھَانِیُّ کذا فی الترغیب جلد ۳، صفحہ ۳۹۲)

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ مَنْ وَافَقَ مِنْ اَخِیْہِ شَھْوَۃً اَیْ رَغْبَۃً وَ مَطْلَبًا غُفِرَلَہٗ۔ (رواہ الطبرانی و البزار، کنز العمال ٦/ ۴۴۷ : ۱٦۴۷۹ و عزاہ لابی یعلی و ابن عدی و ابو الشیخ و الخراسطی و ابن عساکر وغیرھم عن انس ثم قال : وھو ضعیف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کسی حاجت میں چلا تو اللہ تعالیٰ ہر قدم کے بدلے ستر نیکیاں لکھیں گے اور ستر گناہوں کو مٹائیں گے یعنی معاف فرمائیں گے یہاں تک کہ وہ اس مقام پر لوٹ کر واپس آجائے جہاں اس نے اپنے بھائی کو چھوڑا تھا اب اگر اس نے اس کی حاجت پوری کر دی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل آئے گا جس طرح اپنی ماں سے پیدائش کے دن تھا (یعنی کچھ بھی گناہ باقی نہیں رہیں گے) اور اگر اسی سعی و کوشش میں وفات پا گیا تو جنت میں بغیر حساب داخل ہو جائے گا۔''

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی کی (جائز) رغبت وخواہش کو پورا کر دیا تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔''

جس نے مسلمان بھائی کو خوش کر دیا اس کے گناہ معاف

(۲٦۹) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنھما أَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ و سلم قَالَ اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ اِدْخَالَ السُّرُوْرِ عَلیٰ اَخِیْکَ الْمُسْلِمِ۔(رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۳۹۴، کنز العمال ۴۳۳/٦ : ۱٦۴۱۸ و عزاہ لمحمد بن الحسین بن عبدالملک البزار عن جابر)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ تو اپنے مسلمان بھائی کو خوش کر دے۔''

جس نے لوگوں کے درمیان صلح کرادی اس کے گناہ معاف

(۲۷۰) عَنْ أَنَسٍ رضی اللّٰہُ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم مَنْ اَصْلَحَ بَیْنَ النَّاسِ أَصْلَحَ اللّٰہُ لَهٗ اَمْرَهٗ وَاَعْطَاهُ بِکُلِّ کَلِمَةٍ تَکَلَّمَ بِهَا عِتْقَ رَقَبَةٍ وَ رَجَعَ مَغْفُوْرًا لَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔(رواہ الاصبھانی کذا فی الترغیب جلد ۲، صفحہ ۴۸۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو لوگوں کے درمیان مصالحت کرائے گا اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو درست فرما دیں گے اور ہر کلمہ کے بدلے جو دورانِ گفتگو اس نے بولا ایک ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائیں گے اور (اپنے گھر) اس حال میں لوٹے گا کہ اس کے گذشتہ گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہو گی۔''

جس نے راستہ سے **خار**دار ٹہنی ہٹائی اس کے گناہ معاف

(۲۷۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ غُفِرَ لِرَجُلٍ اَخَذَ غُصْنَ شَوْکٍ مِنْ طَرِیْقِ النَّاسِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ وَمَاتَاَخَّرَ ۔(رواه ابن حبان، کنزالعمال بالفاظ متقاربة ٦/ ٤٢٠ : ١٦٣٥١ وعزاه لابن زنجویه عن ابی سعید و ابی هریرة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ''اس شخص کی مغفرت کردی جائے گی جولوگوں کے راستے سے خاردارٹہنی کوہٹادے اوراس کی یہ مغفرت گذشتہ اورآئندہ گناہوں کی ہوگی۔''

اہل خانہ اور پڑوسیوں کی حق تلفی کا کفارہ

(۲۷۲) عَنْ حُذَیْفَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ (اَیْ مَعْصِیَتُهٗ وَتَفْرِیْطُهٗ) فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ یُکَفِّرُهَا الْقِیَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ۔(اخرجه البخاری و مسلم و غیر هم، صحیح بخاری کتاب الصلوة باب الصلوة کفارة ١/٧٥، مسلم کتاب الایمان صفحه ٨٢)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''آدمی اگراپنے اہل وعیال اوراپنے مال جان اوراولاد اور پڑوسی کے بارے میں کسی معصیت میں مبتلا ہوجائے توروزہ، نماز، صدقہ، امر بالمعروف اورنہی عن المنکر اس کا کفارہ بن جائیں گے۔''

سلام کیجئے اور نرم گفتگو کیجئے گناہ معاف

(۲۷۳) عَنْ هَانِيْ بْنِ يزيد رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و سلم اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ بَذْلَ السَّلَامِ وَ حُسْنَ الْكَلَامِ. (رواه الطبرانی، کنز العمال ۱۱۶/۹ : ۲۵۲۵۸)

حضرت ھانی بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے سلام کو پھیلانا اور کلام کو نرمی اور خوبی سے پیش کرنا بھی شامل ہے۔''

اللہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہیئے، آپ کے گناہ معاف

(۲۷۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی يَا ابنَ آدَمَ ثَلَا ثَةٌ (اَیْ هِیَ ثَلَا ثَةُ اُمُوْرٍ) وَاحِدَةٌ لِیْ وَ وَاحِدَةٌ لَّکَ وَ وَاحِدَةٌ بَيْنِیْ وَ بَيْنَکَ، فَاَمَّا الَّتِیْ لِیْ فَاَنْ تَعْبُدَنِیْ لَا تُشْرِکْ بِیْ شَيْئًا وَ اَمَّا الَّتِیْ لَکَ فَمَا عَمِلْتَ مِنْ عَمَلٍ جَزَيْتُکَ بِهٖ فَاِنْ اَغْفِرْ فَاَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَ اَمَّا الَّتِیْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَکَ فَعَلَيْکَ الدُّعَاءُ وَالْمَسْئَلَةُ وَ عَلَیَّ الْاِجَابَةُ والْعَطَاءُ. (اَخْرَجه الطبرانی فی الکبیر عن سلمان رضی الله عنه و اسناده حسن)

اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے ''اے ابن آدم تین باتیں ہیں ایک میرے لیے اور ایک تیرے لیے اور ایک تیرے اور میرے درمیان مشترک ہے۔ بہرحال جو میرے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تو میری اس طرح عبادت کر کہ میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرا۔ اور جو تیرے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تو جو بھی عمل کرے گا (بھلا یا برا) میں تجھے اس کا بدلہ دوں گا، پھر اگر میں تجھ کو معاف کروں تو میں غفور رحیم ہوں، اور وہ بات جو میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ دعا اور سوال کی ذمہ داری

تیری اور عطا اور قبولیت کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔"

اگر نامۂ اعمال کے شروع میں اور آخر میں خیر لکھی ہوئی ہے تو درمیان کے گناہ معاف

(۲۷۵)مَامِنْ حَافِظَيْنِ رَفَعَا اِلَى اللهِ تَعَالىٰ مَا حَفِظَا فَيَرَى اللّٰهُ فِيْ اَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ خَيْرًا وَفِيْ آخِرِهَا خَيْرًا اِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ لِمَلَائِكَتِهٖ : اَشْهِدُوْا اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ۔(اخرجه ابو يعلى و ابن النجار عن انس)

کراماً کاتبین اپنا نوشتہ جب اللہ تعالیٰ کی جناب میں پیش کرتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہ نامہ اعمال کے شروع میں اور آخر میں ملاحظہ فرماتا ہے کہ خیر لکھی ہوئی ہے تو حق تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: "تم گواہ رہو کہ میرے بندے کے نامۂ اعمال کے درمیان میں جو کچھ ہے اس کو میں نے معاف کر دیا۔" (کنز العمال ۱۵/۷۸۱)

(۲۷۶) مَا مِنْ حَافِظَيْنِ يَرْفَعَانِ اِلَى اللهِ فِيْ يَوْمٍ صَحِيْفَةً فَيَرٰى فِيْ اَوَّلِ الصَّحِيْفَةِ وَ فِي آخِرِهَا اِسْتِغْفَارًا اِلَّا قَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ مَا بَيْنَ طَرَفَيِ الصَّحِيْفَةِ۔(بزار عن انس)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ "اعمال لکھنے والے فرشتے جب بھی کسی دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (کسی بندہ کے) نامۂ اعمال پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نامۂ اعمال کے اول و آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندہ کے وہ تمام گناہ اور قصور معاف کر دیئے جو اس کے نامۂ اعمال کے اول و آخر کے درمیان لکھے ہوئے ہیں۔"

منتخب ابواب

اس میں دو ہزار تین سو بیس (۲۳۲۰) احادیث مبارکہ کا نہایت آسان اردو ترجمہ اور مختصر وضاحت ہے، جو کوئی اصلاح کی نیت سے اس کو پڑھے گا ان شاء اللہ اس کے لیے احادیث مبارکہ کا یہ ترجمہ بہترین مرشد ثابت ہوگا۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ اس ترجمہ کو مسجد نبوی کے ذمہ دار علماء نے مسجد نبوی کے کتب خانہ میں اس غرض سے شامل کیا ہے کہ پوری دنیا کے اردو داں مسلمان اس سے استفادہ کریں۔۔۔ نیز بنات (لڑکیوں) کے بعض مدارس میں بھی اس کو داخل نصاب کیا گیا ہے۔

تالیف:
حضرت مولانا محمد انعام الحسن صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ

ترجمہ:
حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالن پوری دامت برکاتہم

دار الھدیٰ

امراضِ رُوحانیہ کے علاج کیلئے ستّر رُوحانی پرھیزوں کا بہترین مجموعہ

اِصلاحِ باطِن

کے

ستّر رُوحانی پرہیز

حافظ مُحمّد ھارُون معاویہ
فاضِل جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

زمزم پبلشرز

جدید نظرِ ثانی شدہ ایڈیشن

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دن رات کے اعمال

(یعنی آپ ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور بندوں سے سلوک)

اردو ترجمہ

عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی

سُنّتِ نبوی کے پروانوں کیلئے ایک انمول خزانہ جس میں تمام اُمورِ زندگی میں سُنّتِ نبوی سے رہنمائی بیان کی گئی ہے۔

سونے، جاگنے، کھانے، پینے، وضو، نماز، پیدائش، موت، نکاح، ولیمہ سلام وکلام، مسلمانوں کے حقوق، صبح وشام اور مختلف اوقات کی دعائیں

مع فوائد وتشریح

اَحادیث کا ترجمہ آسان، عام فہم اور سلیس زبان میں۔ احادیث کے فوائد وتشریح، احادیث کی تخریج۔

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا ارشاد احمد فاروقی

اُستاذ مدرسہ بابُ الاسلام مسجد پرنس روڈ۔ کراچی

زمزم پبلشرز